بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 39

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ایڈیٹر
منصور احمد

www.akhbarbadr.in

12 ربیع الاوّل 1445 ہجری قمری ● 28 تبوک 1402 ہجری شمسی ● 28 ستمبر 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَبِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰہُ وَبِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا

(سورۃ بنی اسرائیل:106)

ترجمہ : اور ہم نے حق کے ساتھ اسے اُتارا ہے اور ضرورتِ حقہ کے ساتھ یہ اُترا ہے۔ اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر ایک مبشر اور ایک نذیر کے طور پر

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 ستمبر 2023 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اخلاقِ فاضلہ حاصل کرو کہ نیکیوں کی کلید اخلاق ہی ہیں

سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے جس کا کل اسلامی دنیا پر اثر ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علوِ شان

سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے۔ جس کا کل اسلامی دنیا پر اثر ہے۔ آپؐ ہی کی غیرت نے پھر دنیا کو زندہ کیا۔ عرب جن میں زنا، شراب اور جنگ جوئی کے سوا کچھ رہا ہی نہ تھا اور حقوق العباد کا خون ہو چکا تھا۔ ہمدردی اور خیر خواہی نوعِ انسان کا نام ونشان تک مِٹ چکا تھا اور نہ صرف حقوق العباد ہی تباہ ہو چکے تھے بلکہ حقوق اللہ پر اس سے بھی زیادہ تاریکی چھا گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پتھروں، بوٹیوں اور ستاروں کو دی گئی تھیں۔ قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ عاجز انسان اور انسان کی شرمگاہوں تک کی پوجا دنیا میں ہو رہی تھی۔ ایسی حالتِ مکروہ کا نقشہ اگر ذرا دیر کیلئے ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آجاوے تو وہ ایک خطرناک ظلمت اور ظلم وجور کے بھیانک اور خوفناک نظارہ کو دیکھے گا۔ فالج ایک طرف گرتا ہے، مگر یہ فالج ایسا فالج تھا کہ دونوں طرف گرا تھا۔ فساد کامل دنیا میں برپا ہو چکا تھا۔ نہ بحر میں امن وسلامتی تھی اور نہ برّ پر سکون وراحت۔ اب اس تاریکی اور ہلاکت کے زمانہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ آپؐ نے آکر کیسے کامل طور پر اس میزان کے دونوں پہلو درست فرمائے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے اصلی مرکز پر قائم کر دکھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی طاقت کا کمال اس وقت ذہن میں آسکتا ہے جبکہ اُس زمانہ کی حالت پر نگاہ کی جاوے۔ مخالفوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو جس قدر تکالیف پہنچائیں اور اس کے بالمقابل آپؐ نے ایسی حالت میں جب کہ آپؐ کو پورا اقتدار اور اختیار حاصل تھا، ان سے جو کچھ سلوک کیا، وہ آپؐ کی علوِ شان کو ظاہر کرتا ہے۔

ابوجہل اور اسکے دُوسرے رفیقوں نے کونسی تکلیف تھی جو آپؐ کے جاں نثار خادموں کو نہیں دی۔ غریب مسلمان عورتوں کو اُونٹوں سے باندھ کر مخالف جہات میں دوڑایا اور وہ چیری جاتی تھیں۔ محض اس گُناہ پر کہ وہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی کیوں قائل ہوئیں۔ مگر آپؐ نے اسکے مقابل صبر و برداشت سے کام لیا۔ اور جبکہ مکہ فتح ہوا، تو لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ (یوسف:93) کہہ کر معاف فرمایا۔ یہ کس قدر اخلاقی کمال ہے۔ جو کسی دُوسرے نبی میں نہیں پایا جاتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

غرض بات یہ ہے کہ اخلاقِ فاضلہ حاصل کرو کہ نیکیوں کی کلید اخلاق ہی ہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 484، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

افسوس مسلمانوں نے یورپین اقوام کے مقابلہ پر بار بار جہاد کے اعلانات کر کے اسلام کے رعب کو مٹا دیا

جن خیر خواہوں نے ان کو اس قسم کی باتوں سے روکا ان کو اسلام کا دشمن قرار دیا

اور یہ نہ سمجھے کہ جو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف بلاتے ہیں وہ اسلام کے دشمن نہیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ کہف کی آیت 24، 25 وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَایۡءٍ اِنِّیۡ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ○ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ۫ وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیۡتَ وَقُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّہۡدِیَنِ رَبِّیۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ ہٰذَا رَشَدًا ○ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت میں پھر اس قوم کی ترقی کے زمانہ کے متعلق ایک خبر دی ہے اور وہ یہ کہ اس قوم کے مقابلہ پر دعویٰ نہ کرنا اور یہ نہ کہنا کہ بس ہم کل ان کو تباہ کر دیں گے سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان کے متعلق کوئی خبر دے یعنی الہام سے بتائے کہ ان سے اب فلاں سلوک ہونے والا ہے۔

بعض لوگوں نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں کہ اَے محمد رسول اللہ کوئی بات بغیر اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ کے نہ کہا کرو اور اس حکم کے متعلق بعض نہایت افسوس ناک روایات نقل کی ہیں جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صریح ہتک ہے۔ حالانکہ آیت کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یہاں اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ کہنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اگر وہ مضمون ہوتا تو الفاظ یوں چاہئے تھے اِلَّاۤ اَنۡ تَقُوۡلَ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ۔ مگر یہاں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ۔ یعنے اوپر والا فقرہ اس وقت تک نہ کہیو جب تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس فقرہ کے کہنے کا حکم نہ دے۔ پس آیت کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ اس قوم کا مقابلہ مسلمان اپنی طاقت سے نہ کر سکیں گے بلکہ وہ ان کا مقابلہ کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے ان کے مقابلہ کیلئے کھڑا کرے گا۔

اس آیت میں مسلمانوں کی اس وقت کی حالت کی طرف اشارہ ہے جب وہ ان اقوام کی ترقی کو دیکھ کر جوش میں آئیں گے اور ان کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دائیں طرف کو ترجیح

(2451) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پینے کی چیز دی گئی تو آپؐ نے اس میں سے پیا اور آپ کے داہنی طرف ایک لڑکا اور آپؐ کے بائیں طرف عمر رسیدہ لوگ تھے تو آپؐ نے اس لڑکے سے پوچھا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مَیں یہ ان کو دے دوں؟ اس لڑکے نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ یا رسول اللہ! آپؐ سے جو حصہ مجھے ملا ہے وہ تو مَیں اپنے آپ کو چھوڑ کر کسی اور کو دینے کا نہیں۔ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے ہاتھ میں وہ (پیالہ) رکھ دیا۔

اس شخص کا گناہ
جو کسی زمین سے ناجائز طور سے کچھ لے

(2452) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے کسی زمین سے ناجائز طور پر کچھ لے لیا تو وہ سات زمینیں بن کر اس کے گلے کا طوق ہوگا۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب المظالم، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

ادار یہ
جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار منصف کے اعتراضات کا جواب
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 8 ستمبر 2023 (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ (جرمنی 2023)
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز جوابات
واقفات نو لجنہ اماء اللہ سویڈن کی حضور انور سے ملاقات
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال و جواب
نماز جنازہ حاضر و غائب
اعلان وصایا
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

”مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر
یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار“

(منظوم کلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)......(7)

جماعت احمدیہ مسلمہ پر اخبار ’منصف‘ حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

گزشتہ چھ شماروں سے ہم اخبار ”منصف“ حیدر آباد کے، بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں۔ اعتراضات کی تفصیل اور اسکا پس منظر 17 اگست کے شمارہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ منصف کا ایک اعتراض یہ کیا تھا کہ :

”مرزا غلام احمد قادیانی نے مجددیت، محدثیت، مہدویت، مثلیت مسیح، مسیحیت، ظلی نبی، بروزی نبی، حقیقی نبی، ظل محمد ﷺ حتی کہ خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے باوجود اس کو ماننے والے خود کو احمدی مسلمان کہلوانا پسند کرتے ہیں اور یہ اُمید رکھتے ہیں کہ مسلمان بھی انہیں ایسا ہی خیال کریں۔“

اسکے جواب میں ہم نے عرض کیا تھا کہ ایک نبی کی کئی حیثیتیں ہو سکتی ہیں اور اُسے اُن حیثیتوں کے لحاظ سے کئی ناموں سے پکارا جا سکتا ہے۔ آخری زمانے میں آنیوالے مصلح کا نام خود آنحضرت ﷺ نے مسیحؑ ابن مریم رکھا۔ پھر اُسے مہدی کا بھی نام دیا۔ اور ہر مصلح اپنے زمانے کا مجدد ہوتا ہے اور اُس کا مُحَدَّث ہونا بھی لازمی ہے۔ اس لحاظ سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح بھی ہیں، مہدی بھی ہیں، مجدد بھی ہیں، مُحَدَّث بھی ہیں۔ تفصیلی جواب ہم گزشتہ شمارہ میں دے چکے ہیں۔

اب رہا ”مثلیت مسیحؑ“ کا اعتراض یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مثیلِ مسیح کس طرح ہو گئے۔ سو اس کے جواب میں عرض ہے کہ ایک نبی دوسرے کا مثیل کیوں نہیں ہو سکتا؟ جب شریعت ایک نبی کو دوسرے کا مثیل قرار دیتی ہے تو منصف کے ایڈیٹر کو اس پر کیا اعتراض ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ موسیٰؑ کے مثیل نہیں تھے؟ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ○ (سورۃ المزمل) کَمَآ کا لفظ جو مشابہت کے لئے آتا ہے بتاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے۔ اور کیا یحییٰ علیہ السلام ایلیا کے مثیل نہ تھے؟ پھر اگر اُمت محمدیہ میں آنے والا ایک اُمتی مسیح بنی اسرائیل کے مسیح ابن مریم کا مثیل بن گیا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ اور مسیحؑ کا خطاب دینے والے خود آنحضرت ﷺ ہیں۔ اور مسیح کا خطاب دینے کی وجہ یہی تھی کہ وہ مسیح ابن مریم کا مثیل ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کریم اور احادیث کی رُو سے وفات پا چکے ہیں۔ انکا آسمان میں زندہ ہونیکا عقیدہ ایک باطل عقیدہ ہے۔ اب جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں تو اُنکے نام سے آنے والا یقیناً اُنکا مثیل ہی ہوگا۔ ظاہر ہے کہ وفات یافتہ تو دوبارہ اس دُنیا میں نہیں آ سکتا اُسکی صفات والا اور اُسکی خُو بُو والا ہی کوئی آئیگا۔ اور یہی مثیل ہونا ہوتا ہے یعنی کسی کی صفات اور اس کی خُو بُو پر آنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”امام بخاری اور امام ابن حزم اور امام مالک رضی اللہ عنہم اور دوسرے اَئمہ کبار کا یہی مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درحقیقت فوت ہو گئے ہیں۔ اب واضح رہے کہ شیخ محی الدین ابن العربی کا بھی یہی مذہب ہے۔ چنانچہ وہ نزول کی حقیقت اپنی تفسیر کے صفحہ 262 میں یہ لکھتے ہیں ’وَجَبَ نُزُوْلُہٗ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِہٖ بِبَدَنٍ اٰخَرَ‘ یعنی عیسیٰ نازل تو ہوگا مگر ان معنوں سے کہ دوسرے بدن کے ساتھ اس کا تعلق ہوگا یعنی بطور بروز اس کا نزول ہوگا جیسا کہ صوفیاء کرام کا مذہب ہے۔“ (کتاب البریہ رُوحانی خزائن جلد 13، صفحہ 22، حاشیہ)

ملاکی نبی کی کتاب میں یہ پیشگوئی تھی کہ مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا نبی دوبارہ آئیں گے حالانکہ ایلیا کو فوت ہوئے ایک زمانہ گزر گیا تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے یہودیوں نے یہ سوال کیا کہ تُو کس طرح نبی ہو سکتا ہے جبکہ تجھ سے پہلے ایلیا نے آنا تھا جو اب تک نہیں آیا؟ اسکے جواب میں حضرت مسیح علیہ السلام نے یہی فرمایا ایلیا سے مُراد یحییٰ ہے۔ یحییٰ کو حضرت مسیح نے ایلیا کا مثیل قرار دیا۔ یہ ایک زبردست نظیر مسلمانوں کیلئے موجود تھی کہ کسی وفات یافتہ کے آسمان سے نازل ہونے سے مُراد اُسکے مثیل کا نازل ہونا ہوتا ہے نہ کہ عین اُس وفات یافتہ کا نازل ہونا۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ تذکرۃ الشہادتین رُوحانی خزائن جلد 20 سے ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ ارشادات عالیہ پیش کرتے ہیں شاید کہ کوئی دردمند دل سمجھ جائے۔ آپؑ فرماتے ہیں :

☆ حدیثوں میں تو صاف لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے معراج کی رات میں حضرت عیسیٰ کو مردہ رُوحوں میں ہی دیکھا۔ آپ عرش تک پہنچ گئے مگر کوئی عیسیٰ نام ایسا نظر نہ آیا جو معہ جسم عنصری علیحدہ تھا۔ دیکھا تو وہی رُوح دیکھی جو یحییٰ وفات یافتہ کے پاس تھی ظاہر ہے کہ زندوں کو مُردوں کے مکان میں گزر نہیں ہو سکتا۔

☆ خدا تعالیٰ کی عادت نہیں ہے کہ دوبارہ دُنیا میں لوگوں کو بھیجا کرے ورنہ ہمیں تو عیسیٰ کی نسبت حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ کے دوبارہ دُنیا میں آنے کی زیادہ ضرورت تھی۔

☆ یہ بات سوچنے کے لائق ہے کہ اگر دوبارہ دُنیا میں آنے کا دروازہ کھلا تھا تو خدا تعالیٰ نے کیوں چند روز کے لئے الیاس نبی کو دوبارہ دنیا میں نہ بھیجا اور اس طرح پر لاکھوں یہودیوں کو واصل جہنم کیا۔

☆ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلوں میں یہ خیال ہوتا کہ عیسیٰ آسمان پر چھ سو برس سے زندہ بیٹھا ہے تو وہ ضرور حضرت ابوبکر کے آگے یہ خیال پیش کرتے لیکن اُس روز سب نے مان لیا کہ سب نبی مر چکے ہیں۔

(یعنی اُس روز جس روز کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر خطبہ دیا تھا۔ ناقل)

☆ لعنت ہے ایسے اعتقاد پر جس سے آنحضرت ﷺ کی توہین لازم آوے۔ وہ لوگ تو عاشق رسول ﷺ تھے وہ تو اس بات کے سُننے سے زندہ ہی مر جاتے کہ اُنکا پیارا رسول فوت ہو گیا مگر عیسیٰ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔

☆ انسان کا آسمان پر جا کر مع جسم عنصری آباد ہونا ایسا ہی سنّت اللہ کے خلاف ہے جیسے کہ فرشتے مجسم ہو کر زمین پر آباد ہو جائیں وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ○

☆ خوب یاد رکھو کہ تمام خرابی اور تباہی جو اسلام میں پیدا ہوئی یہاں تک کہ اِسی ملک ہندوستان میں 29 لاکھ انسان مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا اسکا سبب یہی تھا کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی نسبت بیجا اور مبالغہ آمیز اُمیدیں رکھ کر اور ان کو ہر یک صفت میں خصوصیّت دیکر قریب قریب عیسائیوں کے پہنچ گئے۔ (صفحہ 22 تا 25)

ہم پھر اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہیں، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام، مسیحؑ کے نام پر آئے۔ آپؑ مثیل مسیح ہیں کیونکہ آپؑ میں حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ سے بہت ساری مشابہتیں ہیں۔ سولہ مشابہتیں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں بیان فرمائی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے آنیوالے کا نام مسیح رکھا، مثیلِ مسیح نہیں رکھا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ غیر المغضوب علیہم کی پیشگوئی کے تحت اِس امت کے ایک طبقہ کو یہود کا خطاب ملنا تھا۔ اس لئے ضرور تھا کہ اُن کے مقابل کسی فرد کا نام مسیح رکھا جاتا۔ اس گہری حکمت کی تشریح کرتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”ایک اُمّتی کا عیسیٰ نام رکھنے میں کیا مصلحت تھی اور کیوں انجیل اور احادیث نبویہ میں اس کا نام عیسیٰ رکھا گیا اور کیوں مثیل موسیٰ کی طرح اس جگہ بھی مثیل عیسیٰ کے لفظ سے یاد نہ کیا گیا؟

اِس سوال کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ ایک عظیم واقعہ میں جو اسرائیلی عیسیٰ پر وارد ہو چکا تھا اِس اُمّت کے آخری خلیفہ کو شریک کرے اور وہ اس واقعہ میں اس حالت میں شریک ہو سکتا تھا کہ جب اس کا نام عیسیٰ رکھا جائے اور چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ دونوں سلسلوں کی مطابقت دکھلاوے اس لئے اس نے آنحضرت ﷺ کا نام مثیل موسیٰ رکھا کیونکہ حضرت موسیٰ کو جو فرعون کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا تھا آنحضرت ﷺ میں اُس واقعہ کی مشابہت اسی صورت میں نمایاں ہو سکتی تھی کہ جب آپ کو مثیل موسیٰ کر کے پکارا جاتا۔ مگر جو واقعہ حضرت عیسیٰ کو پیش آیا تھا وہ اس امت کے آخری خلیفہ میں اس صورت میں متحقق ہو سکتا تھا کہ جب اُس کا نام عیسیٰ رکھا جاتا کیونکہ اُس عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے صرف اِس وجہ سے قبول نہیں کیا تھا کہ **ملاکی نبی کی کتاب میں یہ لکھا گیا تھا کہ جب تک الیاس نبی دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا تب تک وہ عیسیٰ ظاہر نہیں ہوگا لیکن الیاس نبی دوبارہ دنیا میں نہ آیا اور یوحنا یعنی حضرت یحییٰ کو ہی الیاس قرار دیا گیا۔ اس لئے یہود نے حضرت عیسیٰ کو قبول نہ کیا۔** پس خدا تعالیٰ کی تقدیر میں مماثلت پوری کرنے کے لئے یہ قرار پایا تھا کہ آخری زمانہ میں بعض اِسی امّت کے لوگ ان یہودیوں کی طرح ہو جائیں گے جنہوں نے الیاس آنے والے کی حقیقت کو نہ سمجھ کر حضرت عیسیٰ کی نبوت اور سچائی سے انکار کیا تھا **پس ایسے یہودیوں کے لئے کسی ایسی پیشگوئی کی ضرورت تھی جس میں کسی گزشتہ نبی کی آمد کا ذکر ہوتا جیسا کہ الیاس کی نسبت پیشگوئی تھی اور تقدیر الٰہی میں قرار پا چکا تھا کہ ایسے یہودی اس امت میں بھی پیدا ہونگے پس اس لئے میرا نام عیسیٰ رکھا گیا جیسا کہ حضرت یحییٰ کا نام الیاس رکھا گیا تھا۔** چنانچہ آیت غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ پس عیسیٰ کی آمد کی پیشگوئی اِس امّت کے لئے ایسی ہی تھی جیسا کہ یہودیوں کے لئے حضرت یحییٰ کی آمد کی پیشگوئی۔ غرض یہ نمونہ قائم کرنے کے لئے میرا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ اور نہ صرف اِس قدر بلکہ اس عیسیٰ کے مکذب جو اِس امّت میں ہونے والے تھے ان کا نام یہود رکھا گیا چنانچہ آیت غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ میں انہیں یہودیوں کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی وہ یہودی جو اِس امّت کے عیسیٰ سے منکر ہیں جو اُن یہودیوں کے مشابہ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کو قبول نہیں کیا تھا۔ پس اس طور سے کامل درجہ پر مشابہت ثابت ہو گئی کہ جس طرح وہ یہودی جو الیاس نبی کی دوبارہ آمد کے منتظر تھے حضرت عیسیٰ پر محض اس عذر سے کہ الیاس دوبارہ دنیا میں نہیں آیا ایمان نہ لائے۔ اِسی طرح یہ لوگ اِس اُمّت کے عیسیٰ پر محض اِس عذر سے ایمان نہ لائے کہ وہ اسرائیلی عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آیا۔ پس اُن یہودیوں میں جو حضرت عیسیٰ پر ایمان نہیں لائے تھے اس وجہ سے کہ الیاس دوبارہ دنیا میں نہیں آیا اور اِن یہودیوں میں جو حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کے منتظر ہیں مشابہت ثابت ہو گئی اور یہی خدا تعالیٰ کا مقصد تھا۔ اور جیسا کہ اسرائیلی یہودیوں اور اِن یہودیوں میں مشابہت ثابت ہو گئی اسی طرح اسرائیلی عیسیٰ اور اس عیسیٰ میں جو مَیں ہوں مشابہت بدرجہ کمال پہنچ گئی کیونکہ وہ عیسیٰ اسی وجہ سے یہودیوں کی نظر سے ردّ کیا گیا کہ ایک نبی دوبارہ دنیا میں نہیں آیا اِسی طرح یہ عیسیٰ جو میں ہوں اِن یہودیوں کی نگاہ میں ردّ کیا گیا ہے کہ ایک نبی دوبارہ دنیا میں نہیں آیا۔ اور صاف ظاہر ہے کہ جن لوگوں کو احادیث نبویہ اِس امت کے یہودی ٹھہراتی ہیں جن کی طرف آیت غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ بھی اشارہ کرتی ہے وہ اصل یہودی نہیں ہیں بلکہ اِسی اُمّت کے لوگ ہیں جن کا نام یہودی رکھا گیا ہے۔ اِسی طرح وہ عیسیٰ بھی اصل عیسیٰ نہیں ہے جو بنی اسرائیل میں سے ایک نبی تھا بلکہ وہ بھی اِسی اُمّت میں سے ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی اس رحمت اور فضل سے بعید ہے...... کہ وہ اِس اُمّت کو یہودی کا خطاب تو دے...... لیکن اِس اُمّت کے کسی فرد کو عیسیٰ کا خطاب نہ دے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ یہ اُمّت خدا تعالیٰ کے نزدیک کچھ ایسی بدبخت اور بدقسمت ہے کہ اس کی نظر میں شریر اور نافرمان یہودیوں کا خطاب تو پا سکتی ہے مگر اس امّت میں ایک فرد بھی ایسا نہیں کہ عیسیٰ کا خطاب پاوے۔ پس یہی حکمت تھی کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ نے اس امّت کے بعض افراد کا نام یہودی رکھ دیا اور دوسری طرف ایک فرد کا نام عیسیٰ بھی رکھ دیا۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم رُوحانی خزائن جلد 21 صفحہ 406)

امید ہے کہ اس تفصیلی وضاحت کے بعد ”مثلیت مسیح“ کا اعتراض اخبار منصف کے ایڈیٹر کو سمجھ آ گیا ہوگا۔ آئندہ شمارہ میں ہم اعتراض کے اگلے حصہ کا جواب دیں گے۔ وباللہ التوفیق۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اس بات پر جماعت جرمنی کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکرگزار ہونا چاہئے کہ اُس نے اِس جلسے کی وجہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم کو لوگوں پر ظاہر کرنے کی توفیق دی

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ گذشتہ ہفتہ کامیابی سے منعقد ہوا، پس سب سے پہلے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں ایک وقفے کے بعد وسیع پیمانے پر عام حالات کے مطابق جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اس پر سب انتظامیہ کو بھی اور شاملین جلسہ کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے

جہاں جہاں مہمانوں کو تکلیف ہوئی ہے وہاں جلسے کی انتظامیہ کے افسران بھی ذمہ دار ہیں
اور امیر صاحب کو اس بات کو خاص طور پر نوٹ کرنا چاہئے، دیکھنا چاہئے، کیونکہ یہ ان کی ذمہ داری بھی ہے

باقی انتظامی معاملوں میں تو کمیاں برداشت ہو جاتی ہیں لیکن جلسہ سننے کے انتظامات میں کوئی کمی برداشت نہیں ہو سکتی

میں نے یہی دیکھا ہے کہ جہاں افسر عاجزی سے اور محنت سے کام کرنے والا ہو وہ تمام شعبہ بہتر ہوتا ہے

ہر خادم، ہر ناصر اور لجنہ کی ہر ممبر کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی طرف سے بہت محنت کی لیکن افسران کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے

ترقی کرنے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں تو تبھی کامیاب ہوتی ہیں

بلاشبہ اس تقریب نے مجھے روحانی طور پر بحال کیا، تمام تنظیمیں، مرد، عورتیں یہاں تک کہ بچے بھی منظّم تھے،
مجھے ان دنوں جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی دلچسپ چیزیں سیکھنے کو ملیں مثلاً رواداری اور دوسروں کو باوجود اختلافات کے قبول کرنا (ڈاکٹر ویرونیکا ستولی لووا)

خلیفۂ وقت کے مختلف موضوعات پر خطابات نے مجھے متاثر کیا، مقدونیا کے ایک صحافی ہونے کی حیثیت سے
مجھے جلسے پر بہت سے احمدی مسلمانوں سے بات کرنے کی توفیق ملی، جنہوں نے ہمیشہ مسکراہٹ کے ساتھ مجھ سے بات کی،
میں جلسے کی صفائی اور تمام تنظیم سے بہت متاثر ہوں، آپ کا ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں واقعی طور پر دکھائی دیا اور اسی ماٹو سے امن ہو سکتا ہے (سینا دراسیموو صاحب)

اس پورے جلسے نے میرے دل پر ایک گہرا اثر ڈالا اور خاص طور پر بیعت اور نماز کے دوران میں اپنے جذبات پہ قابو نہیں پا سکی، پوری بیعت کی تقریب کے دوران روتی رہی، اس لمحے کو میں زندگی بھر نہیں بھولوں گی کہ کس طرح تمام احمدی خلیفہ کے ہاتھ پر ایک جان ہو کر بیعت میں شامل ہوئے (مارٹینا صاحبہ از سلواکیہ)

جلسہ میں شامل ہو کر مجھے اسلام کی تعلیم، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام کا تعارف حاصل ہوا اور یہ بھی پتہ لگا کہ اسلام دراصل ایک امن پسند مذہب ہے (اُنڈرسکا از سلواکیہ)

یہاں جلسے میں مَیں نے اسلام دیکھا ہے، دوسرے مسلمانوں سے آپ کے پاس واضح فرق خلافت ہے اور اسکی وجہ سے آپ کے پاس اتحاد بھی ہے (پروفیسر ڈاکٹر رجیپ شکورتی صاحب)

میرے ذہن میں ایک اہم بات نقش کر گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے قلمی جہاد کا تصور ہمارے سامنے رکھا جس کی میں سو فیصد تصدیق کرتی ہوں (لیا صاحبہ از جارجیا)

مَیں نے خلیفہ کے خطابات کو غور سے سنا اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ لوگوں کو کافر کہنا بالکل غلط ہے، آپ بھی دوسرے فرقوں کی طرح اسلام کا ایک فرقہ ہیں (مسٹر ویسل از جارجیا)

میرے لیے جلسہ سالانہ علم کی دنیا میں ایک ایسا باغ ہے جو تعاون اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ ایک ایسا موقع تھا جہاں آپ کی کمیونٹی کے مثالی کام اور مسلسل کوششوں کو دکھایا گیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ معاشرے کو فائدہ پہنچانے کی خاطر منصوبے بنا رہی ہے اور اقدامات کر رہی ہے (اونی جشاری صاحب از کوسوو)

مَیں نے جلسے کو بہت غور سے سنا اور لوگوں کو دیکھا اور جماعت احمدیہ کے ان اوصاف کا ذکر کروں گا جو کہ
اب دیگر دینی جماعتوں میں ختم ہو رہے ہیں اور وہ احمدیوں کے اعلیٰ اخلاق ہیں (آرزو کریم صاحب از تاجکستان)

جلسے کے دوسرے ہی دن احمدیت کی صداقت میرے دل میں گھر کر گئی، میں نے بیعت کرنے کا ارادہ کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی توفیق دی (محمد علی صاحب)

میرے لیے بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ جلسہ سالانہ میں مختلف رنگوں کے لوگ سب خوشی سے ملے اور
آپس میں سب ایک فیملی کے افراد کی طرح پیار و محبت سے ملے اور تین دنوں میں مجھے کسی قسم کا کوئی جھگڑا نظر نہیں آیا (دوالا کیمرون کے چیف امام)

امام جماعت نے ایسی تعلیم پیش کی کہ ہر مسلمان کو اپنے دین پر فخر کرنا چاہئے، ہم سب کو عملی طور پر اس تعلیم کو پوری دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہئے (دوالا، کیمران کے چیف امام)

جماعت احمدیہ جرمنی کو جلسہ سالانہ کے حوالے سے بعض نصائح، جلسے پر تشریف لانے والے مہمانوں کے تاثرات، نیز میڈیا کوریج کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8/ستمبر 2023ء بمطابق 8/تبوک 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت السبوح، فرینکفرٹ (جرمنی)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۬ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ گذشتہ ہفتہ کامیابی سے منعقد ہوا۔ پس سب سے پہلے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں ایک وقفہ کے بعد وسیع پیمانے پر عام حالات کے مطابق جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس پر سب انتظامیہ کو بھی اور شاملین جلسہ کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

کارکنوں کو اس بات پر خاص طور پر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دی۔ اسی طرح شاملین کو بھی ان کارکنوں کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے جلسے کے دنوں میں ان کی خدمت کی کوشش کی۔ اس وسیع انتظام میں اور نئی جگہ میں بہت سی کمیاں رہ گئی ہوں گی بلکہ رہیں اور بعض لحاظ سے بعض مہمانوں کو تکلیف بھی برداشت کرنی پڑی ہوگی اور بعض باتیں جو مجھے پہنچی ہیں، تکلیفیں ہوئیں بھی، لیکن کیونکہ دینی مقصد کیلئے آئے تھے اس لیے عموماً مہمانوں نے کوئی شکوہ شکایت نہیں کیا لیکن میرے پیتہ کرنے پر مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض انتظامات صحیح نہیں تھے۔ بعض تو میں نے خود محسوس کیے۔ جہاں تک کارکنوں کا تعلق ہے انہوں نے تو عموماً بڑی محنت سے اپنے فرائض انجام دیے۔ معاونین ہیں یا دوسرے کارکن ہیں، جہاں ان کی طرف سے کوئی کمزوریاں ظاہر ہوئیں یا اس شعبے میں کوئی کمزوری ظاہر ہوئی تو وہ عموماً ان کے افسران کی غلط ہدایات کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ اس لیے جہاں جہاں مہمانوں کو تکلیف ہوئی ہے وہاں جلسے کی انتظامیہ کے افسران بھی ذمہ دار ہیں اور امیر صاحب کو اس بات کو خاص طور پر نوٹ کرنا چاہئے، دیکھنا چاہئے، کیونکہ یہ ان کی ذمہ داری بھی ہے۔ ان کو استغفار کرنا چاہئے اور آئندہ کیلئے اپنی کمیوں کو اپنی سرخ کتاب میں لکھ کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس جگہ پر آئندہ وہ بہتر انتظام کر بھی سکتے ہیں کہ نہیں یا کہیں اور انتظام کیا جائے۔

عمومی طور پر بعض مشکلات کا بعض دفعہ سامنا کرنا پڑا جو یہ ہیں۔ کسی نے مجھے لکھا کہ ایسکیلیٹر (escalator) خراب تھے، اوپر نیچے جانے میں دقت پیدا ہوئی۔ لفٹ کام نہیں کر رہی تھی، اس سے دقت پیدا ہوئی۔ رہائش تو دے دی لیکن غسل خانے کی بہت کمی تھی یا پانی کا انتظام صحیح نہیں تھا۔ کارلسروئے میں جب انہوں نے جگہ لی تھی تو وہاں شروع میں یہ لوگ مجھے لے کر گئے تھے اور میں نے یہ دیکھا تھا اور وہاں انہیں توجہ دلائی تھی کہ غسل خانوں اور پانی کا انتظام بھی صحیح ہونا چاہئے۔ اسی طرح آواز کو میں نے وہاں مختلف جگہوں پہ کھڑے ہو کے چیک کیا تھا اور وہ ہال چھوٹے بھی تھے لیکن اس کے باوجود وہاں کمی نظر آ رہی تھی جس کو حل کرنے کی کوشش کی گئی اور کچھ حد تک حل کر لیا گیا لیکن یہاں اس بات کو صحیح طرح سے دیکھا نہیں گیا۔ مجھے اس دفعہ اس جگہ کی تفصیل تو انہوں نے نہیں بتائی تھی، بس تعریفی رپورٹس بھجواتے رہے کہ یہ بہت اچھی جگہ ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ افسران کی غلط ہدایات کی وجہ سے سیکیورٹی والے بلا وجہ بعض روکیں ڈالتے رہے۔ عمومی طور پر تو انہوں نے اچھا کام کیا ہے لیکن بعض جگہ انفرادی طور پہ ایسی باتیں ہوئیں اور اسی وجہ سے لجنہ کو شکایت ہے کہ وہاں لجنہ کی طرف کھانا پہنچانے میں بھی دقت پیدا ہوتی رہی۔

سیکیورٹی والوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کا کام صرف روکنا نہیں بلکہ راہنمائی کرنا بھی ہے اور اس شعبہ کی ایک ایسی ٹیم ہونی چاہئے جو مہمانوں کو سہولت سے معیّن جگہ پر پہنچائے اور ان کیلئے سہولیات مہیا کرے۔

اسی طرح ٹرانسلیشن کے بارے میں لجنہ کی طرف سے پہلے دن دقت کا سامنا کرنے کی رپورٹ ملی اور یہ مجھے لجنہ نے نہیں بتایا بلکہ ہمارے ایم ٹی اے کے ٹرانسلیشن کے شعبے نے بتایا ہے کہ صحیح طرح ٹرانسلیشن نہیں ہوتی رہی۔ بعد میں باہر سے آئی ہوئی بعض مہمانوں نے شکوہ کیا کہ ٹرانسلیشن نہ ہونے کی وجہ سے ہم خطبہ نہیں سن سکے۔ آواز کا مسئلہ مردانہ ہال میں خاص طور پر رہا اور اس کیلئے میں جلسہ کے دوران بھی انتظامیہ کو توجہ دلاتا رہا ہوں۔ افسر جلسہ سالانہ اور افسر جلسہ گاہ اور آواز کے شعبہ کے انچارج جو لوگ ہیں یہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ لوگ یہاں جلسہ سننے آتے ہیں۔ اگر ان کو اس کے سنانے کا صحیح انتظام نہیں تو پھر جلسے کا فائدہ کیا ہے! باقی انتظامی معاملوں میں تو کمیاں برداشت ہو جاتی ہیں لیکن جلسہ سننے کے انتظامات میں کوئی کمی برداشت نہیں ہوسکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ کوئی میلہ نہیں ہے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395) جہاں لوگ جمع ہو جائیں اور نہ میرا مقصد لوگوں کو اس طرح اکٹھا کرنا ہے کہ لوگوں کو اپنی برتری بتاؤں۔ لیکن آواز نہ آنے کی وجہ سے بعض جگہ پیچھے میلے والا حال تھا۔ بعض لوگوں نے اس کی ویڈیو بنائی، میں نے دیکھی ہیں۔ کوئی جلسے کا ماحول نظر نہیں آ رہا تھا۔ میرے اندازے کے مطابق کم از کم سات آٹھ ہزار افراد ایسے ہوں گے جنہوں نے جلسہ صحیح نہیں سنا۔ انتظامیہ لوگوں کو اس کا ذمہ دار قرار دیتی ہے کہ باتیں کر رہے تھے لیکن میرے نزدیک افسر جلسہ گاہ اور ساؤنڈ سسٹم والے اور تربیت والے اس کے ذمہ دار ہیں اور ان کو اس بات پر غور کرنا چاہئے۔ مجھے تو یہ حالت دیکھ کر شرم آئی، امید ہے ان کو شرم آئی ہوگی۔ اگر لوگ باتیں کر رہے تھے تو پھر بھی تربیت کی کمی ہے اور مشنری انچارج اور مربیان اسکے ذمہ دار ہیں کہ وہ کیوں سارا سال تربیت نہیں کرتے اور لوگوں میں مجالس کے تقدّس کا خیال پیدا نہیں کرتے۔ لوگوں پر الزام نہ دیں۔

احمدی کو تو اگر توجہ دلائی جائے تو عموماً مثبت ردّعمل دکھاتا ہے اور یہ لوگ تو جلسہ پر آئے تھے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اگر توجہ دلائی جاتی تو فوراً اصلاح نہ ہوتی۔ بہرحال اپنے نقص تھے جس کے نتیجہ میں دوسرے نقص پیدا ہوئے۔

میں نے یہی دیکھا ہے کہ جہاں افسر عاجزی سے اور محنت سے کام کرنے والا ہو وہ تمام شعبہ بہتر ہوتا ہے ورنہ اگر عام کارکن اچھا کام کرنا بھی چاہے تو افسران کی وجہ سے صحیح کام نہیں کر سکتے۔ اس لیے مجھے کارکنوں سے شکوہ نہیں ہے۔ ہر خادم، ہر ناصر اور لجنہ کی ہر ممبر کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی طرف سے بہت محنت کی لیکن افسران کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ اس دفعہ عورتوں میں ڈسپلن مردوں کی نسبت کچھ بہتر مجھے نظر آیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مردوں کے شعبہ تربیت کو اپنی فکر کرنی چاہئے۔

ترقی کرنے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں تو تبھی کامیاب ہوتی ہیں۔ 'سب اچھا ہے' یہ کہہ کر اپنی ترقی کے راستے بند نہ کریں اور نہ اس میں کوئی شرم کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ شعبہ جات کے افسران کو اپنی اصلاح کی توفیق دے۔

بہرحال ان سب کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہماری پردہ پوشی فرمائی اور یہاں آئے ہوئے غیر از جماعت مہمانوں نے عموماً جلسے کا بڑا اچھا اثر لیا ہے اور اگر جلسہ میں نے کہا کامیاب ہوا تو اس وجہ سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی نے بہت زیادہ کام کیا اور اتنے غیر معمولی تاثرات ان لوگوں نے دیے۔

اسی طرح دنیا میں جہاں ایم ٹی اے کے ذریعے سے جلسہ دکھایا گیا تھا انہوں نے بھی جلسے کی عمومی رنگ میں تعریف کی ہے۔ اس وقت میں بعض مہمانوں کے تاثرات بھی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ بڑے اچھے خیالات کا عموماً اظہار ہے۔ پس اس بات پر جماعت جرمنی کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے اس جلسے کی وجہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم کو لوگوں پر ظاہر کرنے کی توفیق دی۔

بلغاریہ سے آنے والی عیسائی خاتون ڈاکٹر ویرونیکا ستوئیلووا (Veronika Stoilova) جو وکیل اور یونیورسٹی لیکچرر ہیں، پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں کہتی ہیں کہ ایسا بہترین منظم جلسہ منعقد کیا گیا۔ جو چہرہ بھی میں نے دیکھا کسی پر گھبراہٹ یا غصہ نہیں پایا۔ تمام لوگ بہت مخلص اور ہر طرح ہر وقت مدد کرنے کو تیار نظر آتے۔ ہر شخص اپنی حالت پر شکرگزار تھا۔ بلاشبہ اس تقریب نے مجھے روحانی طور پر بحال کیا۔ تمام تنظیمیں، مرد، عورتیں یہاں تک کہ بچے بھی منظم تھے۔ مجھے ان دنوں جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی دلچسپ چیزیں سیکھنے کو ملیں مثلاً رواداری اور دوسروں کو باوجود اختلافات کے قبول کرنا۔ میں بلاشبہ اس بات سے بہت متاثر ہوں کہ برلن کی مسجد عورتوں نے اپنے زیوروں اور پیسوں سے بنائی۔ عورتوں کا انتظام بھی مجھے بہت اچھا لگا۔ میں بہت سے دوسرے جلسوں میں جاتی ہوں مگر میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ یہ بات میں نے کہیں اور نہیں دیکھی۔ ایسی مثال بہت کم کوئی قائم کر سکے گا۔ پھر میری تقاریر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ روحانیت، انسانیت اور امن کے خیالات نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میرا ماننا ہے کہ ہم سب سے پہلے انسان ہیں، پھر ملک کے شہری اور پھر مذہبی برادری کا حصہ ہیں۔ ہمیں اپنے درمیان مشترکہ چیزوں کو تلاش کرنا چاہئے نہ کہ اختلافات کو جو ہمیں الگ کریں۔

پھر بلغاریہ سے آنے والی ایک عیسائی خاتون نتالیہ صاحبہ پہلی دفعہ جلسے پہ آئیں۔ کہتی ہیں جلسہ میرے ذہن میں نقش رہے گا۔ میں نے پہلی بار ہزاروں مسلمانوں کو ایک ساتھ عبادت کرتے دیکھا۔ یہ نہایت خوبصورت نظارہ تھا۔ میں عیسائی ہوں اور اس طرح کے جلسے میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ تمام لوگ ہم سے بہت ادب اور شائستگی سے پیش آتے جس نے ایک عجیب مسرت کا احساس دیا۔ جلسے کا اختتامی حصہ مجھے بہت اچھا لگا جس میں خلیفہ وقت کی تقریر بہت سبق آموز تھی۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ یہ تھی کہ سب لوگ ہم سے ایسے ادب سے پیش آتے جیسے ہم بہت خاص ہوں۔ ڈیوٹی پر موجود لوگ اس بات کو یقینی بنانے کی پوری کوشش کر رہے تھے کہ کسی مہمان کو کوئی مشکل نہ ہو۔ پھر یہ کہتی ہیں پہلے دن ہمیں ترجمے کے لحاظ سے تھوڑا مسئلہ محسوس ہوا۔ شکایت انہوں نے بڑے ڈھکے چھپے الفاظ میں کی ہے لیکن یہی تھا کہ خطبہ سن ہی نہیں سکی جو کہ بعد میں ٹھیک ہو گیا۔

پھر مقدونیا کے ایک مہمان ہیں۔ ایک عیسائی صحافی لیوبنکا آیتووسکا (Ljubinka Ajtovska) صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ کی تنظیم بہت اعلیٰ سطح پر تھی۔ یہ میرے لیے ایک خاص اعزاز ہے کہ میں ایک اتنے بڑے اور منظم پروگرام کا حصہ بن سکی جس میں مختلف مذاہب اور قوموں کے لوگوں نے شرکت کی۔ یہ بات اس نعرے کی تصدیق ہے کہ صرف محبت ہی دنیا کو ایک بہتر جگہ بنا سکتی ہے۔

پھر مقدونیا سے ہی ایک مسلمان صحافی سینادراسیمو (Senad Rasimov) کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کے مختلف موضوعات پر خطابات نے مجھے متاثر کیا۔ کہتے ہیں مقدونیا کے ایک صحافی ہونے کی حیثیت سے مجھے جلسے پر بہت سے احمدی مسلمانوں سے بات کرنے کی توفیق ملی جنہوں نے ہمیشہ مسکراہٹ کے ساتھ مجھ سے بات کی۔ میں جلسے کی صفائی اور تمام تنظیم سے بہت متاثر ہوں۔ آپ کا ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں واقعی طور پر دکھائی دیا اور اسی ماٹو سے امن ہو سکتا ہے۔ صرف ڈیوٹی والے نہیں بلکہ لوگوں کے رویے نے بھی مہمانوں کو بہت متاثر کیا۔

سلوا کیہ سے آنے والی ایک خاتون ٹیچر مارٹینا صاحبہ کہتی ہیں میں شکرگزار ہوں کہ پہلی مرتبہ جلسے میں شامل ہوئی ہوں۔ میں نے مہمان نوازی کا ایسا منظر دیکھا ہے جو غالباً پوری دنیا میں نہیں پایا جاتا۔ ہر ایک خوش اخلاق اور ایک مسکراتے ہوئے چہرے سے ملتا تھا۔ اس پورے جلسے نے میرے دل پر ایک گہرا اثر ڈالا اور خاص طور پر بیعت اور نماز کے دوران میں اپنے جذبات پہ قابو نہیں پا سکی۔ بیعت کی پوری تقریب کے دوران روتی رہی۔ اس لمحے کو میں زندگی بھر نہیں بھولوں گی کہ کس طرح تمام احمدی خلیفہ کے ہاتھ پر ایک جان ہو کر بیعت میں شامل ہوئے۔ اسی طرح میں احمدیوں کے خلیفہ سے ملاقات کو کبھی نہیں بھولوں گی اور ایک دن بعد بھی ملاقات کا میرے دل پر اثر ہے۔ کہتی ہیں کہ میں ضرور ان سے ایک اَور مرتبہ ملنا چاہتی ہوں (یعنی خلیفہ وقت سے) اور اسلام کے بارے میں براہ راست معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ یہ مسلمان نہیں لیکن ان پہ اثر ہوا۔

سلوا کیہ سے آنے والے ایک مہمان اُنڈرسکا (Ondriska) صاحب، بزنس مین ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ سے قبل مجھے اسلام کے بارے میں کچھ نہیں پتہ تھا۔ میری حالت یہاں تک تھی کہ مجھے لگتا تھا کہ مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خدا مانتے ہیں، نعوذ باللہ۔ جلسہ میں شامل ہو کر مجھے اسلام کی تعلیم، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام کا تعارف حاصل ہوا اور یہ بھی پتہ لگا کہ اسلام دراصل ایک امن پسند مذہب ہے اور یہاں پر خاص طور پر میڈیا اسلام کے بارے میں غلط تاثر پیش کرتا ہے۔ میرے لیے حیرانگی ہے

کہ یہ پورا جلسے کا انتظام احمدی خود کرتے ہیں اور کتنی لگن اور کتنے جوش اور جذبے کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جب میں نے خلیفۂ وقت کو دیکھا تو میرے دل میں امن اور روح پر مثبت اثر پڑا۔ کہتے ہیں میرا پختہ ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہی مجھے اس جلسے میں شامل کیا۔

پھر سلواکیہ سے آنے والے ایک مہمان جُودر مارٹن (Judr Martin) صاحب (مختلف ممالک سے کافی بڑے بڑے گروپ آئے تھے) کہتے ہیں میں نے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی ہے۔ مجھے احمدیوں کے اخلاق اور مہمان نوازی دیکھ کر بڑی خوشی محسوس ہوئی ہے۔ جلسہ سالانہ پر مجھے بہت باتیں سیکھنے کو ملیں۔ مسلمان اور خاص طور پر احمدی امن پسند اور اپنی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔ جماعت نے جو exhibition تیار کی تھی وہ پسند آئی اور مجھے اسلام اور اس کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ احمدیوں کے خلیفہ کے بارے میں میں نے دیکھا کہ ہر احمدی ان سے بڑا پیار کرتا ہے اور وہ بھی۔ ایسا بھائی چارہ اور پیار دنیا میں کم نظر آتا ہے۔

exhibition میں سربیا اور بوسنیا کا جو نقشہ بنایا گیا تھا، اس کے بارے میں میرا خیال ہے غالباً سربین کو شکوہ بھی ہے کہ ہمارا نقشہ صحیح نہیں بنا۔ وہاں نمائش والوں کو وہ دیکھ لینا چاہئے۔

البانیہ کے ایک مہمان پروفیسر ڈاکٹر رجیپ شکورتی (Rexhep Shkurti) صاحب جو فیکلٹی آف نیچرل سائنسز ترانا یونیورسٹی (Tirana University) میں پروفیسر ہیں اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے تھے۔ کہتے ہیں جلسہ بہت عظیم الشان تھا۔ یہ مسلمان ہیں۔ کہتے ہیں میں دس سال سے روزہ رکھتا ہوں اور اسلام کے دوسرے احکام کی بھی تعمیل کرتا ہوں اگرچہ سارے نہیں۔

یہاں جلسے میں مَیں نے اسلام دیکھا ہے۔ دوسرے مسلمانوں سے آپ کے پاس واضح فرق خلافت ہے اور اس کی وجہ سے آپ کے پاس اتحاد بھی ہے۔

البانیہ سے ایک مہمان خاتون ایرمیرا (Ermira) صاحبہ تھیں جو نرس ہیں۔ کہتی ہیں اس سے پہلے بھی جلسے پر آئی تھی اس بار اسی روحانی تڑپ کی وجہ سے دوبارہ جلسے پر آئی ہوں۔ (غیر بھی ہوں تو ایک دفعہ آ گئے تو پھر عادت پڑ جاتی ہے) کہتی ہیں اس بار پہلی دفعہ میں نے نماز پڑھی ہے۔ ان کی کوئی سہیلی تھی وہ نماز پڑھتی تھی کہتی ہیں اس کو دیکھ دیکھ کر میں پڑھتی جاتی تھی۔ کہتی ہیں پہلی بار میری روح کا ہر ذرہ گویا حرکت میں آیا۔ سجدے میں رو رو کر دعائیں کر رہی تھی اور ایسا لگ رہا تھا کہ میری ساری نفرتیں پگھلتی جا رہی تھیں۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ایمان پر مضبوطی عطا کرے اور پھر میرے سے ملاقات کی اس کا بھی کہتی ہیں میں بڑی یاد رکھوں گی۔

پس جلسے کے ماحول کا اثر غیر بھی لیتے ہیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ احمدی نہ لیں؟ پس جہاں عہدیداروں کو احمدیوں سے شکوہ ہوتا ہے ان کو چاہئے کہ اصلاح کے صحیح طریقے اختیار کریں۔ پہلے اپنی اصلاح، اپنا نمونہ۔ پھر لوگوں کو سمجھائیں۔

البانیہ سے آنے والی ایک مہمان خاتون دریتے شکرتی (Drite Shkurti) صاحبہ ہائی سکول کی ٹیچر ہیں۔ کہتی ہیں جلسے کے انتظامات نہایت اعلیٰ تھے۔ میں سکول میں ٹیچر ہوں اور جانتی ہوں کہ آجکل کے بچے کتنے aggressive ہوتے ہیں لیکن یہاں پر بچے بھی اتنے سلجھے ہوئے تھے کہ اپنی ڈیوٹیوں میں مگن تھے۔ (اطفال نے، بچوں نے بھی نیک نمونے دکھا کے تبلیغ کے راستے کھولے) کہتی ہیں میرے لیے بہت حیران کن تھا۔ تجسس مجھے جلسے کے دوران عام کھانے کے ہال کی طرف لے گیا جو بازار سے پہلے تھا۔ وہاں پر بھی میں نے دیکھا کہ ہزاروں مرد کھانا کھا رہے تھے لیکن کوئی جھگڑا، چھینا جھپٹی وغیرہ بالکل نہیں دیکھی۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے سب شہد کی مکھیاں ہیں جو صرف کام کرنا جانتی ہیں۔ لوگ ہر کام کیلئے تیار تھے اور اخلاق اتنے اعلیٰ کہ تھوڑا سا بھی دھکا لگتا تو فوراً سوری (sorry) کہتے۔

البانیہ سے آنے والے ایک مہمان جعفر کوچی (Xhaferr Kuci) صاحب نے اکنامکس میں ماسٹرز کیا ہے اور چار سال کی تحقیق کے بعد انہوں نے بیعت بھی کر لی ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ ان کیلئے بے حد inspiring تھا۔ بہت positive energy دے گیا ہے۔ جلسہ گاہ میں خلیفۂ وقت کے ساتھ نمازوں میں مجھے اپنے آنسوؤں پر اختیار نہیں رہا اور اس طرح بیعت کی تقریب بھی نہایت جذباتی تھی اور مجھے ہمیشہ خلیفۂ وقت کے ساتھ بیٹھ کے تحفظ کا احساس ہوا اور مجھے یہی احساس ہوا کہ خلیفۂ وقت ہی ہے جو میرا عزیز اور مطاع ہے۔ کہتے ہیں اس کے علاوہ ایک بات جو مجھے اچھی نہیں لگی، وہ لوگوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کو بھی لوگوں کو نوٹ کر لینا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ جلسے میں کئی بار بعض لوگ تقریر کے اختتام سے قبل ہی اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ پس ہمیں اس بات کی بھی فکر کرنی چاہئے کہ نومبائعین پر منفی اثر نہ چھوڑیں۔

بوسنیا سے آنے والے تاریخ کے ایک پروفیسر حارث صاحب کہتے ہیں۔ جلسہ پر آنے سے قبل مجھے معلوم ہوا کہ وہاں ہزاروں لوگ ہوں گے اور خلیفہ بھی ہم سے خطاب کریں گے۔ میں قدرے خوفزدہ تھا اور کسی قدر تحفظات بھی رکھتا تھا۔ ہر چیز کے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار تھا۔ کیونکہ احمدیوں کے بارے میں اس قدر وسیع جلسہ اور ان کے مذہبی رسومات کے بارے میں مجھے تفصیل سے علم نہیں تھا اور میں بنیادی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ پھر کہتے ہیں یہ تو میری سوچ تھی اور جب پہنچا تو کیا ہوا کہ اس سے پہلے مجھے اتنے اچھے لوگوں میں وقت گزارنے کا موقع ہی کبھی نہیں ملا۔ جلسے میں ہر چیز کی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ سوچ کیا تھی، عمل کیا دیکھا۔ اچھی منصوبہ بندی۔ ہر کوئی اپنے کام پر لگا ہوا تھا۔ عظیم تنظیم اور خوبصورتی سے منظم۔ کہتے ہیں خلیفہ کی پہلی تقریر کے بعد میرا ذہن صاف ہو گیا تھا۔ میں لوگوں کا پیچھا کرتا تھا کہ وہ کیسے بولتے اور کیا کہتے تھے۔ ان کا ایک دوسرے سے کیا تعلق تھا۔ (تجسس تھا، لوگوں کے پیچھے چلتے رہے) کہتے ہیں میں یہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا رہا۔ میں نے اپنے مسلمان بھائیوں میں خود کو محفوظ پایا۔ میں نے محسوس کیا کہ کسی نے مجھے برا نہیں کہا، نہ ہی مجھے حسد یا اجنبیت کی آنکھ سے دیکھا یا کسی بات پر مجھے تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان تمام باتوں میں جو بات میرے لیے قابل رشک اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے جس کا تجربہ مجھے اپنی زندگی میں اس سے قبل نہیں تھا وہ خلیفۂ وقت کی ملاقات تھی لیکن مجھے سکون محسوس ہوا جیسے میری پیٹھ سے کوئی پتھر گر گیا ہو۔ میں پریشان تھا مگر اب بے فکر ہو گیا ہوں۔ میں مطمئن لوٹ رہا ہوں اور بلاشبہ علم سے مالا مال نئے اور اچھے لوگوں سے مالا مال ہوں جن سے ملا ہوں۔

بوسنیا سے آنے والی ایک خاتون اندرا حیدر (Indira Haidar) صاحبہ جو ریڈ کراس کی سیکرٹری ہیں کہتی ہیں۔ میرے سے ملاقات کا ذکر کر رہی ہیں کہ ان سے ملاقات فرینکفرٹ میں ہوئی اور بڑی پر مسرت رہی اور اس لیے کہ آپ اچھی باتیں کرتے ہیں۔ مجھے خلیفۂ وقت کو براہِ راست سننے کا موقع ملا۔ کہتی ہیں جماعت احمدیہ اور ہیومینٹی فرسٹ مختلف دشواریوں کے باوجود ہمارے ملک میں جس اخلاص سے خدمت خلق کے کام کو کر رہی ہے یہاں آکر مجھے یقین ہو گیا کہ ان کے رضا کاروں میں بنی نوع انسان کی اس قدر بے لوث خدمت کے جذبہ کی وجہ صرف خلافت ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔

اور پھر کہتی ہیں دنیا کے مختلف حصوں سے مختلف انسانوں کو جماعت احمدیہ نے کس قدر وحدت کی لڑی میں پرویا ہوا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ان تمام بنی نوع انسان کو امّتِ واحدہ بنانے میں اور دنیا کو بہتر بنانے کی خاطر اپنا کردار ادا کرنے کے سلسلے میں اس تجربے نے مجھے باہمت بننے میں میری سمجھ کو گہرا کر دیا ہے۔ اس موقع نے نہ صرف مجھے مسلمان ہونے پر فخر محسوس کرنے کی تقویت بخشی بلکہ مجھے انسانی ہمدردی کی کوششوں اور بین المذاہب مکالمے کے فروغ میں مزید شامل ہونے کی ترغیب دی۔

بوسنیا سے آنے والی ایک خاتون مہمان امینہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں رضا کاروں کی تنظیم بہت اچھی تھی۔ خواتین کے حصے میں ترجمے کے مسئلے کی وجہ سے ہم بعض پروگراموں کی پیروی نہیں کر سکے کیونکہ خواتین کے حصے میں کوئی ترجمہ نہیں تھا۔ (جو میں نے شروع میں بات کی اس کی یہ بھی تصدیق کر رہی ہیں) خلیفۂ وقت کی تقریر کا ترجمہ میرے لیے ہماری خواتین کی گروپ لیڈر نے کیا۔ یہ بات مجھے پسند آئی کہ ہمیشہ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمے سے ہوتا تھا اور کہتی ہیں مجھے خلیفۂ وقت کی نصیحت کہ مسلمان اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دیں اور اپنے علم کو عملی جامہ پہنائیں۔ یہی واحد راستہ ہے جس سے امّت کے موجودہ حالات بدلے جا سکتے ہیں۔

دوسرے دن پھر ترجمہ میں مسئلہ ہوا تو ہماری خواتین ترجمہ سننے کیلئے مردوں کے حصے میں گئیں اور کہتی ہیں اس وقت (میرا کہا کہ) وہ خواتین کے حصے میں تھے بہرحال کہتی ہیں کہ جو عورتوں کا خطاب تھا وہ بڑا معاون تھا اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی عورتوں کی مثالیں تھیں جو مجھے بڑی پسند آئیں۔ پھر کہتی ہیں اتوار کے پروگرام میں بھی بنیادی اسلامی اصولوں اور دوسروں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں بات کی۔ ہمیں ہر چیز میں بہتر ہونا چاہئے اس چیز نے مجھ پر بڑا اثر کیا اور اگر ہم انصاف کریں گے تبھی ہم ترقی کریں گے اور معاشرے میں امن قائم ہوگا اس بارے میں بتایا۔ پھر کہتی ہیں یہ سب باتیں جو میں لے کے جا رہی ہوں میرے لیے مشعل راہ ہیں۔

جارجیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون لیا (Lia) صاحبہ کہتی ہیں میں اس وقت ہالینڈ میں تھیالوجی (Theology) اور ریلیجیس سٹڈیز (Religious Studies) میں ماسٹرز کر رہی ہوں۔ رہنے والی جارجیا کی ہیں۔ کہتی ہیں پہلی بار جلسہ دیکھنے کو ملا۔ کس طرح چھوٹے اور بڑے خاص جانفشانی سے اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ عالمی بیعت کو دیکھ کر جذبات کو کنٹرول میں نہیں لایا جا رہا تھا۔ یہ جلسے کے آخری دن میں ایک وعدہ سب سے لیا جا رہا تھا کہ ہم اسلام کے مطابق آئندہ اپنی زندگی سنواریں گے۔ اس بیعت سے یہ انہوں نے سبق سیکھا ہے۔ کہتی ہیں میرے ذہن میں ایک اہم بات نقش کر گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے قلمی جہاد کا تصور ہمارے سامنے رکھا جس کی میں سو فیصد تصدیق کرتی ہوں۔

مجھے بہت پسند آیا کہ عورتوں کو بھی اسلام تلقین کرتا ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم کو پھیلائیں۔ میرا پختہ ایمان ہے کہ مستقبل میں دنیا اسلام کے بارے میں غور و فکر کرے گی اور اسکے ذریعہ لوگ اپنے خدا کو پہچاننے والے بنیں گے۔

جارجیا سے ایک سنی سکالر مسٹر ویسل (Veisel) آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں میں جارجیا میں رہتا ہوں۔ پندرہ سال کی عمر میں مَیں نے عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا۔ اسکے بعد تقریباً پندرہ سال میں نے مدینہ منورہ میں گزارے، اسلام کا علم اور عربی زبان میں نے مدینہ میں سیکھی۔ میری پڑھائی کے دوران مجھے آپ کی جماعت کے بارے میں منفی باتیں سننے کو ملی تھیں کہ احمدی ہمیں کافر کہتے ہیں اور احمدیوں کا عقیدہ ہی مختلف ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

ترجمہ: اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے
پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

کہتے ہیں جارجیا میں مَیں آپ کی جماعت کے مشنری سے ملا ہوں اور جماعت احمدیہ کا تعارف بھی ملا ہے۔آپ نے مختلف دیہات میں قربانی کا گوشت تقسیم کیا۔ہم سے رابطہ کیا، مدد کی۔پھر ان کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے جلسے پر آنے سے پہلے جامعۃ الازہر سے جماعت کے بارے میں فتوے دیکھے کہ احمدیوں کے پاس جا رہا ہوں، جامعہ ازہر کیا کہتی ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے تمام امّتِ اسلامیہ کے جماعت کے بارے میں خیالات کو پڑھا۔تمام فتاویٰ دیکھ کر مَیں نے یہی فیصلہ کیا کہ مَیں جماعت احمدیہ کو نزدیک سے دیکھنا چاہتا ہوں۔لوگ تو کافر کہتے ہیں، میں دیکھوں یہ ہیں کیا۔ پھر جلسے میں آکر جماعت کو قریب سے دیکھ کر کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ یقیناً اسلام کا حصہ ہے۔مزید کہتے ہیں کہ مَیں نے خلیفہ کے خطابات کو غور سے سنا اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ لوگوں کو کافر کہنا بالکل غلط ہے۔آپ بھی دوسرے فرقوں کی طرح اسلام کا ایک فرقہ ہیں۔

کہتے ہیں میں خلیفہ کی بہت قدر کرتا ہوں۔میرے ذہن میں کئی سوالات تھے جو جلسے کے تین دنوں میں مختلف نشستوں میں حل ہوئے۔آپ کی جماعت اور آپ کے بانی کے بارے میں تفصیل سے بات کرنے کا موقع ملا۔واپس جارجیا جا کر آپ کی جماعت کی مختلف کتب کا مطالعہ شروع کروں گا۔ مجھے آپ سے مل کے خوشی ہوئی۔

پھر کوسوو سے آنے والے مہمان جو میونسپلٹی آف دیکان کے آفیشل ڈائریکٹر آف ایجوکیشن ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ کے دنوں میں مَیں نے لیکچر سنے، باتیں سیکھیں میری یادداشت میں ہمیشہ نقش رہیں گی۔ میں کوسوو میں اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو اس جلسے کے حوالے سے بتانے کیلئے بے چین ہوں۔ خاص طور پر میں خلیفۂ وقت کی بیان کردہ تعلیمات پر عمل کروں گا۔ مزید برآں میں نے اور میرے ساتھیوں نے جو غیر معمولی اور محبت سے بھری ہوئی مہمان نوازی کا تجربہ کیا وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ رہے گا۔اللہ آپ سب کو ڈھیروں خوشیاں دے۔

پھر کوسوو سے آنے والے ایک مہمان ہیں اَوْنی جشاری (Avni Jashari) صاحب لپجان Lipjan میونسپلٹی کے میئر کی کابینہ کے سربراہ ہیں۔ کہتے ہیں میرے لیے غیر معمولی اور واقعی متاثر کن تجربہ تھا۔ میں نے خلیفۂ وقت کے خطابات اور دیگر تقاریر کو سنا اور دلچسپ اور متاثر کن معلومات کا خزانہ حاصل کیا جو ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔ کہتے ہیں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ اس تجربے نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ کہتے ہیں میرے لیے جلسہ سالانہ علم کی دنیا میں ایک ایسا باغ ہے جو تعاون اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ ایک ایسا موقع تھا جہاں آپ کی کمیونٹی کے مثالی کام اور مسلسل کوششوں کو دکھایا گیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ معاشرے کو فائدہ پہنچانے کی خاطر منصوبے بنا رہی ہے اور اقدامات کر رہی ہے۔

الیزان (Elez Han) کوسوو کے میئر مسٹر مہمت کہتے ہیں۔اس غیر معمولی جلسے نے مجھ پر ایک گہرا نقش چھوڑا اور میں اتحاد امن اور بھائی چارے کے اس جذبے سے بہت متاثر ہوا ہوں جو اس اجتماع کے ہر پہلو پہ چھایا ہوا تھا۔تقریب کے دوران تقاریر بہت عمدہ تھیں۔ خاص طور پر خلیفۂ وقت کی تقریر میرے لیے حیرت انگیز اور ایمان افروز تھی۔ میں اب اسلام کو صحیح معنوں میں سمجھ چکا ہوں۔ مجھے انتظامیہ کی مہمان نوازی کی تعریف بھی کرنی چاہئے اور سب نے بڑی اچھی مہمان نوازی کی۔

تاجکستان سے آنے والے ایک دوست آرزو کریم صاحب ہیں۔ یہ دوست عربی اور تاجک زبان پر مہارت رکھتے ہیں اور جامعہ ازہر سے تعلیم یافتہ ہیں۔ بہت سی عربی کتب کا تاجک زبان میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں اور کئی تاجک کتب کے مصنف بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے جلسے کو بہت غور سے سنا اور لوگوں کو دیکھا اور جماعت احمدیہ کے ان اوصاف کا ذکر کروں گا جو کہ اب دیگر دینی جماعتوں میں ختم ہو رہے ہیں اور وہ احمدیوں کے اعلیٰ اخلاق ہیں۔

(پس ہر احمدی کو بہت اعلیٰ اخلاق دکھانے چاہئیں) میں نے بہت سے اسلامی فرقوں میں تحقیق کی ہے۔ اگر باقی سب فرقے اس وقت اسلام پر ایک فیصد عمل پیرا ہیں تو یہ جماعت اسلام کی تعلیمات پر ننانوے فیصد عمل پیرا ہے۔ایک بک سٹال پر مختلف زبانوں میں لٹریچر آپ کی تبلیغی کاوشوں کا ثبوت ہے۔ کہتے ہیں میں رابطہ رکھوں گا اور جماعت کے بارے میں مزید جاننا چاہوں گا۔ میں کسی سے نہیں ڈرتا سوائے خدا کے۔اور خلیفۂ وقت سے ملاقات بھی مجھے بہت اچھی لگی۔ میں خلیفۂ وقت کی اس بات سے اتفاق کروں گا کہ اصل کمزوری ہم لوگوں میں ہے اور ہم ہر وقت حکومت اور رجیم (regime) کو کوستے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں امید کروں گا کہ میری دوبارہ ملاقات ہو اور مَیں فائدہ اٹھاؤں۔

تاجکستان کے وفد میں شامل ایک غیر از جماعت تاجک دوست نے کہا کہ خلیفۂ وقت سے ملاقات میں تاجکستان کے سیاسی مسائل اور دینی پابندیوں پر بہت سیر حاصل بات ہوئی۔ مجھے اچھا لگا کہ انہیں ساری انسانیت کی بہت فکر ہے۔ کہتے ہیں آنے سے قبل مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں منفی خبریں دی گئی تھیں لیکن مجھے آپ کی جماعت سے بھائی چارہ اور انسانیت کا درس سیکھنے کا موقع ملا ہے۔

تاجکستان کے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ تاجکستان کے وفد میں بہت معترض طبیعت کے ایک دوست شامل تھے۔ جلسے کے پہلے دو دن اعتراض ہی کرتے رہے۔ایک اعتراض کرتے اور جواب سنے بغیر دوسرا اعتراض کر دیتے۔ان کو اپنے دوستوں نے کہا کہ ہمیں مشاہدہ تو کرنا چاہئے، دیکھیں، یونہی اعتراض نہ کیے جاؤ۔ بہرحال پھر جلسے کے دوسرے دن وفود کی میرے سے ملاقات تھی۔ان کی بھی ملاقات ہوئی تو مَیں نے ان سے ہی بات شروع کی اور ان کا تعارف لیا۔ ماسک پہنا ہوا تھا میں نے کہا اتاریں، ذرا چہرہ دکھائیں۔کافی تفصیلی ان سے باتیں ہوتی رہیں۔ بہرحال مربی صاحب کہتے ہیں ملاقات کے بعد انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ میری ملاقات خلیفۂ وقت سے ہو گئی اور پھر مجھے دعائیں بھی دیتے رہے اور کہتے ہیں لیکن عجیب بات ہے اس کے بعد دو دن انہوں نے کوئی بھی اعتراض نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا دل ایسا صاف ہوا کہ اعتراض ختم ہو گئے۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے بعض عرب احباب کے تاثرات ہیں۔ایک مہمان محمد علی صاحب ہیں، سیریا سے ان کا تعلق ہے۔ کہتے ہیں میرے ایک دوست کے ذریعہ سے مجھے احمدیت کا تعارف ہوا تھا۔ میرا دوست مجھے جلسے پر لے کے آیا میرا ارادہ تھا کہ دن گزار کر شام کو واپس گھر چلا جاؤں گا، گھر قریب ہی ہے کیونکہ یہاں جگہ آرام دہ نہیں تھی۔ جب میں نے ماحول اور تنظیم کو دیکھا کہ ہر شخص مسکراتا ہے اور بڑا اچھا ماحول ہے گویا ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ کہتے ہیں ایسا ماحول میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے اپنا ارادہ بدل دیا اور میں نے سوچا کہ میں یہاں جلسہ پہ زمین پہ ہی سو جاؤں گا۔کوئی فرق نہیں پڑتا نیچے میٹرسیں بچھی ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں جلسے کے دوسرے ہی دن احمدیت کی صداقت میرے دل میں گھر کر گئی۔ میں نے بیعت کرنے کا ارادہ کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی توفیق دی۔ کہتے ہیں میں احمدیوں کے نظام کی پابندی، نظم و ضبط کا خیال رکھنا اور عدم انتشار سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ہر کوئی اپنے فرائض کو جانتا ہے چاہے منتظم ہو یا مہمان۔

عبدالرحمٰن اسماعیل صاحب لکھتے ہیں: جلسہ سالانہ میں پہلی بار شریک ہوا ہوں۔ دنیا بھر میں کوئی ایسا گروہ نہیں جو ایسا کام کرتا ہو۔ حاضرین پوری دنیا سے شامل ہوئے لیکن کسی قسم کی لڑائی جھگڑا نہیں دیکھا۔آپس میں پیار محبت اور بھائی چارے کی اعلیٰ مثالیں دیکھیں۔ کہتے ہیں جو توقع کی جا رہی تھی اس سے بڑھ کر تعداد شامل ہوئی اور مجھے بہت استفادہ کرنے کی توفیق ملی۔

عبداللہ عزت عقیلی صاحب مصر سے ہیں، آجکل فرانس میں فزکس میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں فزکس میں ہر چیز کو شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لیے ہر چیز میں شک کرنا میری طبیعت کا حصہ بن گیا ہے۔ میں نے بیعت تو بہت عرصہ پہلے کی تھی اور جماعت اور خلافت کے ساتھ تعلق بھی تھا لیکن آہستہ آہستہ دیگر امور کے علاوہ جماعت کے بارے میں بھی شکوک پیدا ہو گئے اور میں جماعت سے دور ہونے لگا۔ کہتے ہیں اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کیلئے حاضر ہوا تو رجسٹریشن میں کچھ تاخیر ہو گئی (اور رجسٹریشن کی شکایت یہی تھی کہ رجسٹریشن وقت پہ نہیں ہو رہی تھی اور لوگوں کو بڑی دقّت کا سامنا تھا لیکن بہرحال ان کو اس تاخیر نے، لیٹ ہونے نے فائدہ دے دیا) وہ کہتے ہیں جب میں پہنچا ہوں تو خطبہ شروع ہو چکا تھا اور جب میں جلسہ گاہ میں داخل ہوا تو خطبے کے جو الفاظ میرے کانوں میں پڑے وہ یہ تھے کہ اگر انسان ہر بات پہ بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس میں پڑھ رہا تھا۔ وہ پانی بھی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شئے ہو۔ پھر کس طرح وہ زندہ رہ سکتا ہے۔(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 73، ایڈیشن 1984ء) کہتے ہیں یہ الفاظ سنتے ہی میں اندر سے ہل کے رہ گیا۔ایسے لگا کہ جیسے میرا اس وقت جلسہ گاہ میں آنا خدائی تقدیر تھی کیونکہ پہلا جملہ ہی میرے مرض کا علاج تھا اور جیسے یہ مجھے مخاطب کر کے کہا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں یہ کوئی اتفاقی بات نہیں ہو سکتی۔اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے شکوک اور بدظنیاں ختم ہو گئیں۔ الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی بدولت مجھے شکوک اور بدظنیوں سے نجات دی۔ یہ واقعہ انہوں نے مجھے خود بھی سنایا ہے۔

کیمرون سے امام صاحب آئے ہوئے تھے، وہاں کے بڑے امام ہیں، کیمرون کے دوالا (Dovala) شہر کے چیف امام ہیں اور دور یجنز کی علماء کونسل کے چیئرمین بھی ہیں۔غیر از جماعت ہیں۔ کہتے ہیں میں پہلی دفعہ اتنے بڑے پروگرام میں شامل ہوا ہوں۔

میرے لیے بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ جلسہ سالانہ میں مختلف رنگوں کے لوگ سب خوشی سے ملے اور آپس میں سب ایک فیملی کے افراد کی طرح پیار و محبت سے ملے اور تین دنوں میں مجھے کسی قسم کا کوئی جھگڑا نظر نہیں آیا۔ پھر کہتے ہیں نمائشوں میں جا کر بہت علم میں اضافہ ہوا اور میں جماعت کی خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ پھر کہتے ہیں امام جماعت کے خطابات بہت پُر حکمت تھے۔اسلامی تعلیمات کی بہترین عکاسی کرتے تھے۔عورتوں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

سے خطاب نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اگر ہم سب ان زریں ہدایات کے مطابق زندگی بسر کرنا شروع کر دیں تو یہ زندگی جنت بن جائے۔ پھر کہتے ہیں جلسہ کے دوران امام جماعت کا غیر از جماعت مہمانوں سے خطاب اسلامی تعلیمات سے پُر تھا۔ امام جماعت نے ایسی تعلیم پیش کی کہ ہر مسلمان کو اپنے دین پر فخر کرنا چاہئے۔ ہم سب کو عملی طور پر اس تعلیم کو پوری دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔ اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو بہترین اسلامی تعلیمات دنیا کے سامنے پیش کرنے کیلئے کھڑا کیا ہے۔ اور کہتے ہیں باقی علماء کی جو تقاریر تھیں ان سے بھی میرے علم میں بہت اضافہ ہوا۔

پھر چیک ریپبلک سے اس دفعہ پہلی بار ایک ریٹائرڈ پروفیسر ڈینیئل صاحب شامل ہوئے۔ کہتے ہیں میرا جلسہ سالانہ کا پہلا تجربہ ہے بہت ساری چیزوں نے مجھے متاثر کیا۔ ایک یہ کہ نماز کے وقت میں نے دیکھا کہ خلیفۂ وقت کے ساتھ احباب جماعت جس انداز میں نماز پڑھ رہے تھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خلیفۂ وقت کے سانس کے ساتھ وہ سانس لے رہے ہیں۔ گویا وہ ایک وجود بن گئے ہیں۔ میں نے دنیا میں بہت سی قوموں، مذہبوں اور لوگوں کو دیکھا ہے۔ اس طرح کی یکجہتی اور اکائی آج پہلی دفعہ دیکھنے کو ملی جس کو دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ پھر مزید کہتے ہیں کہ دنیا میں بڑی سے بڑی نمائشوں میں بھی جانے کا موقع ملا۔ ان میں جہاں بھی سیکیورٹی دیکھی وہاں سیکیورٹی اہلکاروں کا رویہ تلخ ہی پایا مگر اس جلسہ سالانہ پر سیکیورٹی سے لے کر ہر کارکن کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی، نرمی دیکھی جس کا یقیناً پورے جلسہ کے ماحول پر مثبت اثر پڑا۔ ایک پُرامن فضا قائم تھی۔ اتنے بڑے مجمع میں بغیر کسی رکاوٹ کے چلنا یقیناً حیران کن ہے۔ بعض احمدیوں کو شکوہ ہے سیکیورٹی سے لیکن شکر ہے کہ غیروں کو سیکیورٹی کا رویّہ اچھا لگا۔ عموماً ایک آدھ ہوگا جو کسی نے دکھایا ہوگا یا بعض دفعہ پابندی کی ہوگی کسی علاقے میں لیکن عمومی طور پر سیکیورٹی والے بھی اچھے ڈیوٹی دینے والے تھے۔ پھر میرے سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پہلے انہوں نے دیکھا بڑا امتاثر ہوا اور مَیں بڑا شکر گزار ہوں۔ یہ ملاقات بھی میری زندگی کا ایک زرّیں حصہ ہے اور میں نے باتوں سے بہت فائدہ اٹھایا۔

پھر ایک اور شخص چیک ریپبلک سے آئے ہوئے ایک نوجوان مہمان ہیں۔ کہتے ہیں مجھے اس جلسہ سالانہ پر احمدیوں کے ذریعہ سے خدا دکھائی دیا ہے۔ بہت سے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے متعلق آگاہ کریں مگر اس جلسے پر لوگوں کے خاموش، اچھے اخلاق کو دیکھ کر مجھے آپ کی جماعت میں خدا کا وجود نظر آیا ہے۔

یہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے۔

لتھوینیا یونیورسٹی کی ایک عربی پروفیسر گنتارے سرے کائتے (Gintare Serekaite) جلسے میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے رضا کارانہ طور پر اسلامی اصول کی فلاسفی کا لتھوینین زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ کہتی ہیں اسلامی دنیا میں جماعت احمدیہ کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ جماعت احمدیہ جس طرح غیر از جماعت اور غیر مسلموں کے ساتھ رابطہ رکھتی ہے کوئی اَور جماعت ایسا نہیں کرتی۔ ایک ریسرچر ہونے کی حیثیت سے مجھے اسلامی کلچر اور اسلامی روایات میں کافی دلچسپی ہے لیکن لتھوینیا میں جماعت احمدیہ کے علاوہ کسی بھی اسلامی جماعت کے ساتھ ملنا اور رابطہ رکھنا بہت مشکل ہے۔ جلسہ سالانہ نے مجھے شاندار موقع دیا کہ میں جماعت احمدیہ کو ہر لحاظ سے پرکھ سکوں۔ یقیناً جماعت احمدیہ اپنے ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں پر حقیقی رنگ میں عمل پیرا ہے۔ اور یہاں مجھے سینتالیس ہزار لوگوں میں کوئی اجنبیت کا احساس نہیں ہوا۔

پھر لتھوینیا سے ایک مصنف اور جرنلسٹ جرونی ماس (Jeronimas) صاحب کہتے ہیں میں دنیا میں موجود بدامنی اور بے انتہا غربت سے بہت پریشان ہوں۔ ہمیشہ سوچتا ہوں کہ ایسے حالات میں ایک عام آدمی کیا کرسکتا ہے؟ لیکن جب یہی سوال میں نے خلیفۃ المسیح سے پوچھا تو مجھے نہایت ہی مطمئن جواب ملا کہ انسان کا مقصد تو وہی ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے کہ انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ لوگوں کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ موت کے بعد بھی ایک زندگی ہے۔ اگر لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو دنیا میں ہمیشہ بدامنی رہے گی۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ خلیفۂ وقت کی توجہ پہلے سے ہی اس مسئلے کی طرف ہے اور وہ لوگوں کو اپنے خطابات اور خطبات میں دنیا کے مسائل کے حل بھی بتا رہے ہیں۔

پھر قرغیزستان سے کاچیو (Kachiev) صاحب آئے تھے۔ وہ کہتے ہیں: جلسے کے دوران میں نے اپنے مذہب اور جماعت کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ مجھے میرے بہت سے سوالات کے جواب مل گئے۔ میں اپنی زندگی میں پہلی دفعہ جلسے میں شامل ہوا ہوں اور پہلی دفعہ ہی بیرون ملک نکلا ہوں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اتنے لوگوں کا ہجوم جلسے کے دوران ہوگا میں نے وہاں ہونے والی تمام باتیں سنیں اور مجھے بہت دلچسپ لگیں۔ سب کچھ بہترین تھا۔

قزاخستان سے آنے والے ایک احمدی دوست علی بیگ صاحب کہتے ہیں: جلسہ میں شامل ہونا بہت اچھا لگا۔ جب بیعت کی تو ایک الگ ہی احساس تھا اور جب خلیفۂ وقت سے ملاقات ہوئی تو میرے سب احساسات، جذبات اپنے آخری نکتہ پر پہنچ گئے اور میرا جلسے پر آنے کا مقصد پورا ہو گیا۔ جلسہ میں شمولیت کا اثر اتنا زیادہ ہے کہ میرے بیوی اور بچے بھی کہہ رہے تھے کہ تم بدل گئے ہو۔ اگلے سال ان شاء اللہ بیوی اور بچوں کے ساتھ جلسے میں شامل ہونے کا ارادہ ہے۔

یاسمین صاحبہ ایک ترک خاتون ہیں۔ پیشے کے اعتبار سے ٹیچر ہیں۔ یہاں جرمنی میں ہی رہتی ہیں۔ وہ شامل ہوئیں۔ کہتی ہیں خلیفۂ وقت کا خطاب میرے سوالوں کا جواب تھا۔ جلسے کا ماحول مجھے بہت پسند آیا۔ اتنے بڑے اجتماع کے باوجود اتنے زیادہ امن اور سکون سے ہر کام کا ہونا مجھے تسکین قلب عطا کرتا رہا۔ اتنے زیادہ لوگوں کا صرف رضائے باری کیلئے اکٹھے ہونا اور پھر ان سب کا محبت کی لڑی میں پروئے ہونا ایک غیر معمولی حیران کن بات تھی۔ کہتی ہیں مختصر یہ کہ وہاں جو کچھ کہا گیا اور جس سوچ کا اظہار کیا گیا مجھے اسی کی تلاش تھی۔ اس دن میں نے ایک پزل (puzzle) کے ہر حصے کو اپنی اپنی جگہ فٹ بیٹھتے دیکھا۔

سربیا سے آنے والے ایک جرنلسٹ ستانیس لاؤ (Stanislav) صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں کہ باوجود ایک آرتھوڈوکس عیسائی ہونے کے اور باوجود اس کے کہ انٹرنیٹ میں آپ کے خلاف بہت نفرت پھیلی ہوئی ہے میں آپ کی جماعت سے بہت متاثر ہوا۔ آپ کی انتظامیہ اور سسٹم نے مجھے حیران کر دیا ہے۔

میں بہت ہی افسردہ ہوں کہ ہم احمدیت کی حقیقی تعلیم دنیا میں وسیع پیمانے پر پھیلا نہیں سکتے۔ ہم نے آپ کے ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا ہر قدم پر مشاہدہ کیا۔ ہمیں نہ انتظامیہ میں اور نہ چھیالیس ہزار افراد میں کوئی بری بات نظر آئی۔ ہر جگہ امن تھا۔ ہر ایک نے دوسرے کی عزت کی اسی طرح جس طرح آپ کی تعلیم ہے۔ کہتا ہے میرے لیے الفاظ میں یہ بیان کرنا مشکل ہے۔

سربیا سے آنے والی ایک جرنلسٹ خاتون میا (Mia) صاحبہ کہتی ہیں میرے دل میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ، مقررین اور تمام شامل ہونے والوں کے بارے میں بہت مثبت تاثرات ہیں۔ سب سے زیادہ میں خلیفہ کے لجنہ کی طرف خطاب سے متاثر ہوئی۔ اسی طرح میں تمام انتظامیہ کی انتہائی شکر گزار ہوں۔

پھر ایک لوکل پولش احمدی خاتون کہتی ہیں: تین سال پہلے ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک ملاقات میں ہوں اور مجھ سے وہ کچھ سوال کرنا چاہتی ہیں۔ کہتی ہیں لیکن مجھے سوال کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اس پر کہتی ہیں میں بہت پریشان ہوئی۔ سوال میرا بہت ضروری تھا۔ لیکن کہتی ہیں اس مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی اور ملاقات کا موقع ملا تو مجھے وہ سوال کرنے کا موقع مل گیا اور خلیفۂ وقت کی طرف سے ایک نہایت مطمئن کر دینے والا جواب بھی مجھے مل گیا۔ اس کے بعد مجھے ایک عجیب سی سکینت حاصل ہوئی۔ میں بہت مشکور ہوں۔

ایک جرمن مہمان گونتا مووا (Gunter Moar) صاحب نے کہا۔ میں مذہب اسلام کو critical نظر سے دیکھتا ہوں۔ مگر میں نے پھر بھی خلیفہ کے خطاب کو بہت توجہ سے سنا ہے یہاں تک کہ خلیفہ نے جو حوالے اپنے خطاب میں بیان کیے تھے میں نے ان کو بھی چیک کیا ہے۔ (اتنی گہرائی سے بعض لوگ دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف کی جو آیتیں مَیں نے quote کی تھیں، کہیں وہ غلط تو نہیں، صرف دکھانے کیلئے تو نہیں۔ جا کے قرآن شریف چیک کیا ہے) کہتے ہیں میں تسلیم کرنے پر مجبور ہوں کہ خلیفہ کا خطاب سن کر مجھے بہت حیرانگی ہوئی کہ خلیفہ نے امن اور بھائی چارے پر اتنا زور دیا ہے۔ بلاشک خلیفہ نے بہت اچھا خطاب کیا۔

مَیں یہ بار بار کہنے پر مجبور ہوں کہ میری حیرانگی کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کیونکہ اسلام کی ایک امن پسند تصویر آپ نے دکھائی ہے جو یہاں عموماً نظر نہیں آتی۔ یقیناً اسلام کے بارے میں میرے نظریہ میں آج بہت بڑا اضافہ ہوا ہے کیونکہ اس سے پہلے میں اسلام کو امن کا مذہب تصور بھی نہیں کرسکتا تھا اور اسلام کی امن کی تعلیمات کا مجھے علم نہیں تھا۔

میں نے آج سب سے پہلے خلیفہ کا لجنہ سے خطاب مردانہ ہال کی سکرین پر دیکھا۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ خلیفہ ہیں مگر اس خطاب کو سن کے بھی بہت متاثر ہوا اور جب مہمانوں کے سٹیج پہ آئے تب مجھے پتہ لگا۔ تب مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میں براہ راست آپ کو سنوں گا۔

ایک جرمن مہمان کیون (Kevin) صاحب کہتے ہیں میں تو خلیفہ کے خطاب کو سن کر حیران رہ گیا ہوں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ کیا کہوں لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ ہر ایک کو ان سب باتوں پر عمل کرنا چاہئے جو خلیفہ نے بیان کیں اور خلیفہ نے مسکراہٹ کے بارے میں جو بات بیان کی ہے وہ بہت ضروری ہے۔ اس کی کمی جرمنی میں بہت زیادہ ہے۔ خود اپنی باتیں بتا رہے ہیں کہ ہمیں مسکراتے رہنا چاہئے جو ہم میں نہیں ہے۔ اور ہمارے لوگ متاثر ہو جاتے ہیں۔ عورتوں کے مقام کے بارے میں آپ کے ارشادات سے مکمل طور پر متفق ہوں اور سمجھتا ہوں کہ جو بھی خلیفہ نے بیان کیا وہ سب سچ ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ

بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے

کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ایک جرمن مہمان عیسائی کرسٹیان (Christian) کیتھولک ٹی وی کے نمائندے ہیں۔ کہتے ہیں: خلیفہ کا خطاب بہت متاثر کن تھا۔ خطاب کا دائرہ سامعین کی وسعت کے مطابق تشکیل دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح خلیفہ نے بنیادی اصول بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کر دیا کہ یہ بنیادی اصول بھی خدا نے سکھائے ہیں نہ کہ آج یونائیٹڈ نیشنز یا کسی اَور کے قائم کردہ ہیں۔ اس طرز پر باقی مذہبی راہنماؤں کو اس وضاحت کے ساتھ اپنے خطاب دینے چاہئیں۔ کہتے ہیں خلیفہ کا خطاب ایسا تھا کہ محض سن لینا کافی نہیں بلکہ اس پر بہت غور و فکر کرنا چاہئے کہ آپ کی بیان کردہ باتوں سے مراد کیا ہے۔ میں نے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں بہت تحقیق کی ہے اور اسلام کے بارے میں میرا تصور بہت اچھا ہے۔ خلیفہ نے اسلام میں عورتوں کے بارے میں جو تعلیمات بیان کی ہیں وہ بہت دلچسپ ہیں مگر میری خواہش ہے کہ لوگ یہ یاد رکھیں کہ یہ حقوق اور مقام کسی این جی او یا یو این او نے قائم نہیں کیے بلکہ خدا تعالیٰ نے مذہب کے ذریعہ سے قائم کیے ہیں۔

ایک جرمن مہمان یولیان (Julian) صاحب کہتے ہیں میری بات کر رہے ہیں کہ بڑے اوپن تھے اور میں نے ان کی مجلس میں بڑا ہمدرد انہیں محسوس کیا۔ جو باتیں کیں گہرے تجربے کی بنیاد پر بڑی گہری باتیں تھیں اور یہ کہ انسان جس ملک میں رہے اس ملک کی خدمت کرے۔ ہمسایوں کی تعریف کے ساتھ چالیس گھروں تک وسعت دینا یہ میرے لیے بڑی بات تھی کیونکہ یونہی حقیقی طور پر ہر ایک کا خیال رکھا جا سکتا ہے۔ عیسائیت نے بھی ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں تعلیمات دی ہیں مگر یہ نہیں بتایا کہ ہمسائیگی میں کون کون شامل ہیں۔ اسی وجہ سے صرف ساتھ والے کو ہمسایہ شمار کیا جاتا ہے جبکہ اسلام نے اس سے زیادہ بہتر تعلیم پیش کی ہے۔ یہ ایک عیسائی کہہ رہے ہیں۔

ایک جارجین خاتون کہتی ہیں، میں نے آج خلیفہ کے دونوں خطاب سنے۔ بہت متاثر ہوئی۔ ان خطابات نے آج یہ بات مجھے سمجھائی ہے کہ حقیقی integration کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے مذہب قوم اور انسانیت کی خدمت کرے۔ کہتی ہیں مجھے جلسہ سالانہ کا ماحول پسند آیا کیونکہ یہاں ہر قسم کی قوم و نسل کے اور ہر قسم کے لوگ بڑی محبت اور اتفاق سے اور پُرامن طور پر اکٹھے ہوئے تھے جو کہیں اَور دیکھنے کو نہیں ملتا۔ لجنہ کا جو خطاب تھا اس میں مجھے پہلی دفعہ پتہ لگا کہ اسلام میں عورتوں کا کیا مقام ہے۔ ایسی مسلمان عورتیں بھی گزری ہیں جنہوں نے جنگوں میں بھی حصہ لیا۔ یہ میرے لیے بڑی حیران کن بات تھی۔

مہمان علی بکر صاحب گرین مسلم پارٹی کے ترجمان کہتے ہیں خلیفہ کا خطاب دلچسپ، متاثر کن تھا۔ آپ نے جو باتیں بیان کی ہیں وہ نہ صرف مسلمانوں کیلئے بلکہ معاشرے کے ہر طبقے کیلئے ضروری ہیں اور یہ کہنا کہ امن صرف مسلمان ممالک میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے میرے لیے بہت دلچسپ بات تھی۔

پھر ایک جرمن خاتون مہمان ماری (Marie) صاحبہ ہیں۔ یہ مسلمان نہیں تھیں اس کے باوجود وہاں احترام کیلئے دوپٹہ اوڑھ کر بیٹھی تھیں۔ کہتی ہیں میں عیسائی ہوں اور خلیفہ کے خطاب کے دوران مجھے محسوس ہوا کہ ہمارا آپس میں فرق صرف معمولی ہے۔ ہم مل جل کر پُرامن طریقے سے رہ سکتے ہیں اور میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ دوران خطاب میرے دل پر اتنا اثر ہوا کہ میری آنکھیں نم ہو گئیں۔ انہوں نے عورتوں کے بارے میں جو تعلیمات بیان کی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام عورتوں کو جو حقوق دیتا ہے وہی ہیں جو خلیفہ کی تقریر میں بیان ہوئے اور جو دوسری کمیونیٹیز بیان کرتی ہیں۔ میں نے خود جلسہ سالانہ پر مشاہدہ کیا ہے کہ ان تعلیمات پر عمل بھی کیا جاتا ہے، صرف تعلیم نہیں۔ کہتی ہیں: ان کی باتیں سیدھا دل کو چھونے والی تھیں اور میں نے یہاں لوگوں کو باتیں سن کے روتے بھی دیکھا ہے۔

جلسے پر سات ممالک کے اکتالیس افراد نے بیعت کی بھی توفیق پائی جو ان دنوں متاثر ہوئے۔

اور ایک سربیا سے آنے والے مہمان اُورش (Uros) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں: جلسہ سالانہ دنیا بھر کی احمدیہ جماعت کے ممبروں کو جمع کرنے والی عالمی تقریب ہے۔ سب سے زیادہ بیعت کی تقریب نے میرے پر روحانی اور جذباتی اثر ڈالا ہے۔ پہلے لمحے سے ہم سب نے ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ دیے۔ مجھے ایک بھی لفظ سمجھ نہیں آ رہا تھا مگر جو کچھ بھی کہا گیا وہ کسی طرح میرے جسم اور دماغ سے گزرا اور کپکپی طاری ہو گئی جو مجھے روحانی طور پر اللہ تعالیٰ کے قریب تر لے گئی۔ بیعت کی وجہ سے مجھے آنسو آ گئے تھے۔

ایک ترک نوجوان جان مرت (Jan Mert) صاحب ہیمبرگ سے ہیں۔ کہتے ہیں اس جلسے میں شامل ہو کر میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیوں کے دلوں میں فتح اسلام کیلئے ایک نہ بجھنے والی آگ جلا دی ہے۔ جان مرت صاحب نے جلسے کے آخری دن تحریری بیعت کرنے کے بعد میرے ہاتھ پر بھی بیعت کی۔

یہ حالات تھے ان کے بعض لوگوں کے جو میں نے بیان کیے۔

جلسہ جرمنی میں میڈیا کوریج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی ہوئی۔ چار ٹی وی چینل میں اے آر ڈی (ARD)، آر ٹی ایل، Regio ٹی وی، ایس ڈبلیو آر۔ ان ٹی وی چینل کے ذریعہ سے کہتے ہیں کہ اکتالیس ملین لوگوں تک جماعت کی، جلسے کی خبر پہنچی۔

اخبارات جرمنی کی گیارہ اخبارات نے مختلف خبریں اور آرٹیکل شائع کیے۔ اس کے ذریعہ سے بھی پچاس ملین سے زائد لوگوں تک جماعت کا پیغام اور جلسے کی خبر پہنچی۔

ریڈیو سٹیشن جو ہیں، پانچ ریڈیو سٹیشنز نے خبریں نشر کیں۔ ان کے ذریعہ بھی کہتے ہیں چودہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

آن لائن میڈیا کوریج کے ذریعہ دو ملین لوگوں تک پیغام پہنچا اور ٹوٹل اعداد و شمار جو ہیں اس کے ذریعہ سے ان کا خیال ہے ایک سو آٹھ ملین سے زائد افراد تک جلسہ سالانہ کی کوریج پہنچی ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اس کے آئندہ بھی بہتر نتائج بھی پیدا کرے۔

یہ مختصر کوائف تھے جیسا کہ میں نے کہا میں نے لوگوں کے جو تاثرات لیے ہیں، بہت سے تاثرات تھے ان میں سے چند ایک میں نے لیے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ شکر اور احسان ہے کہ وہ ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے۔ اسی طرح مختلف مساجد کے جو افتتاح ہوئے ہیں ان میں بھی لوگوں نے اپنے مثبت تاثرات دیے ہیں۔ بعض نے اظہار کیا کہ ہمیں پتہ نہیں تھا کہ احمدیت کیا ہے، اسلام کی تعلیم کیا ہے، اسلام کس طرح حقوق العباد اور حقوق اللہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ مختلف فنکشنوں میں لوگوں نے اظہار کیا ہے، یہ سب باتیں سن کر آج ہمیں اسلام کی تعلیم کے بارے میں پتہ لگا اور ہماری رائے بدل گئی ہے۔

لوگوں نے شکوہ یہ بھی کیا ہے کہ ہمارے واقف احمدیوں نے بھی کبھی ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ نہیں کیا۔ پس اس بارے میں بھی تبلیغ کا مؤثر پروگرام بنانے کی ضرورت ہے۔

ہر احمدی کو بغیر کسی احساس کمتری کے اسلام کا تعارف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف کروانا چاہئے۔ مثلاً جلسے پر ایک ایرانی لڑکا آیا ہوا تھا۔ ہمارے ایک احمدی سے اس کی بات ہوئی۔ اس کو اس کا ایک احمدی دوست لے کے آیا ہوا تھا۔ کہنے لگا کہ میں یہاں آ کے بڑا اپ سیٹ ہوں۔ انہوں نے وجہ پوچھی۔ اس نے کہا مجھے آج یہاں پتہ لگا ہے کہ تم لوگ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو نبی مانتے ہو۔ بہر حال جب اس کو تفصیل سے سمجھایا گیا کہ کس قسم کا نبی ہم مانتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آیا ہوا نبی مانتے ہیں، آپؑ کے دین کو پھیلانے والا اور آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والا سمجھتے ہیں اور وہی عیسیٰ ہیں جس نے آنا تھا۔ کہتا ہے یہ سب تو ٹھیک ہے۔ میں مانتا ہوں مہدی عیسیٰ کا جو تمہارا نظریہ ہے ٹھیک ہے، عقل کو لگتا ہے لیکن میرے دوست نے مجھے کیوں نہیں بتایا! کئی سالوں سے میرا دوست تھا۔ تو بہر حال بغیر کسی احساس کمتری کے اپنے دوستوں کو، واقف کاروں کو ہمیں تبلیغ کرنی چاہئے اور اس بارے میں مؤثر تبلیغ کی ضرورت ہے۔ شعبہ تبلیغ کا صرف پمفلٹ تقسیم کر دینا، لیف لیٹس بانٹ دینا یا لیٹر بکسوں میں لیف لیٹس ڈال دینا مقصد پورا نہیں کرتا۔

امن کی باتیں تو ہم نے کر لیں اب اگلی بات کی ضرورت ہے کہ امن کس طرح قائم ہوگا۔ مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کو مان کے قائم ہوگا اس لیے اس کو قبول کرو۔ تبلیغ کیلئے ہر موقع سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

یہاں میں نے دیکھا ہے کہ لوگوں کو ابھی بھی مذہب کی باتیں سننے میں دلچسپی ہے، ایک طبقہ ایسا ہے۔ پس ہمیں ایسے پروگرام بنانے چاہئیں کہ جہاں ایسے لوگوں کو بلایا جائے، ان سے باتیں کی جائیں۔

بہر حال ہمیں ہر جگہ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ جہاں جہاں انتظامی کمزوریاں ہیں جلسہ کے انتظامات میں کسی بھی مستقل شعبہ میں، ان پر خاص طور پر غور کرنا چاہئے۔ صرف جلسے کے انتظامات نہیں، ہر شعبہ کو دیکھنا چاہئے۔ تبلیغ کا شعبہ اللہ کے فضل سے اچھا کام کرتا ہے لیکن ابھی بہتری کی بہت گنجائش ہے۔ خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہمیں رہنا چاہئے۔ اچھی پلاننگ کر کے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے، دعا کرتے ہوئے اپنے کام کریں۔ بعض لوگوں نے بعض شکوے بھی کیے ہیں، آئندہ ان شکووں کو بھی دُور کرنا ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا۔ ان شاء اللہ ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ ہم نے، انتظامیہ نے بھی اور شاملین نے بھی جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہے۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ایک مہمان نے ذکر کیا کہ شاملین جلسہ کی کارروائی کے دوران اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ ان کو اچھا نہیں لگا۔ تو اس بات کو بھی خاص طور پہ دیکھنا چاہئے تربیت کے شعبے کو۔ اَور بہتر رنگ میں اس میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور آئندہ سب کو بہتر رنگ میں جلسے کے مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یہی آئینہ خالق نما ہے ✿ یہی اک جوہر سیف دعا ہے

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے ✿ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا ✿ میرا بستاں کلامِ احمد ہے

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو ✿ اُس سے بہتر غلامِ احمد ہے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعدد ازدواج اور اسکی حکمتیں (بقیہ)

اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں میں کون سی اغراض مدِّ نظر تھیں کیونکہ ہمارا اصل مضمون یہی ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ عام اغراض تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیوں میں وہی تھیں جو اسلام نے عام طور پر نکاح اور تعدّدِ ازدواج کی بیان کی ہیں اور جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے اور ان اغراض میں سے خصوصیت کے ساتھ آپؐ کے مدِّ نظر بقائے نسل محبت اور رحمت کے تعلقات کی توسیع اور انتظام یتامیٰ و بیوگان کی غرضیں تھیں اور محبت اور رحمت کے تعلقات کی توسیع کی غرض کے ماتحت آپ کے پیشِ نظر ایسی عورتیں تھیں جو مصالح مذہب، مصالح قوم و ملت اور مصالح سیاست وحکومت کے لحاظ سے زیادہ مناسب تھیں، لیکن ان عام اغراض کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوص حالات کے ماتحت آپؐ کی شادیوں کی بعض خاص وجوہات بھی تھیں اور یہ اغراض دو تھیں۔ اوّل آپؐ کے ذاتی نمونہ سے بعض جاہلانہ رسوم اور غلط عقائد کی عملی تردید۔ دوم بعض مناسب عورتوں کو آپؐ کی تربیت میں رکھ کر ان کے ذریعہ اسلامی شریعت کے اس حصہ کا استحکام جو مستورات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور مسلمان عورتوں کی تعلیم وتربیت، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا یعنی ’’اے رسول! جب تیرے مُنہ بنائے بیٹے زید بن حارثہ نے اپنی بیوی زینب کو طلاق دیدی تو ہم نے اس کی شادی کی تجویز خود تیرے ساتھ کر دی تا کہ اس ذریعہ سے یہ جاہلانہ رسم مِٹ جاوے کہ مُنہ بُلایا بیٹا اصل بیٹے کی طرح ہو جاتا ہے اور اسکی مطلقہ بیوی یا بیوہ بیٹا بنانے والے شخص کیلئے جائز نہیں ہوتی اور آئندہ کیلئے مومنوں کے دلوں میں اس امر کے متعلق کوئی دبدبہ یا خلش باقی نہ رہے۔‘‘

اس آیت میں پہلی غرض بیان کی گئی ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عملی نمونہ کے ذریعہ سے بعض ان جاہلانہ رسوم کا استیصال کیا جاوے جو عربوں کی طبیعت میں اس قدر راسخ ہو چکی تھیں کہ ان کا حقیقی استیصال بغیر اس کے ناممکن تھا کہ آپ اس معاملہ میں خود ایک عملی نمونہ قائم کریں چنانچہ متبنّٰی بنانے کی رسم عرب میں بہت راسخ اور رائج تھی اور اس معاملہ میں الٰہی حکم نازل ہونے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کو متبنّٰی بنایا ہوا تھا، اس لیے جب یہ حکم نازل ہوا کہ کسی شخص کو محض منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ اصل بیٹا نہیں ہو جاتا اور اس کے بعد یہ واقعہ پیش آ گیا کہ زید بن حارثہ نے اپنی بیوی زینب بنت جحش کو طلاق دیدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت زینب کے ساتھ خود شادی فرمائی اور اس طرح اس جاہلانہ رسم کا استیصال کیا جو آپؐ کے عملی نمونہ کے بغیر پوری طرح مِٹنی محال تھی۔ علاوہ ازیں آپؐ نے زینب کے ساتھ شادی کر کے اس بات میں بھی عملی نمونہ قائم فرمایا کہ کسی طلاق شدہ عورت کے ساتھ شادی کرنا کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔

پھر فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ○ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ○ یعنی ’’اے نبی! تم اپنی بیویوں سے کہدو کہ اگر تمہیں یہ خواہش ہے کہ دنیا کی زندگی کا ساز و سامان تمہیں مل جاوے تو آؤ میں تمہیں دنیا کا مال و متاع دیئے دیتا ہوں، مگر اس صورت میں تم میری بیویاں نہیں رہ سکتیں بلکہ پھر میں احسان و مروت کے ساتھ تمہیں رخصت کر دوں گا۔ لیکن اگر تم خدا اور اسکے رسول کی خواہش رکھتی ہو اور آخرت کا اجر چاہتی ہو تو سُن لو کہ تم میں سے ان نیکو کاروں کیلئے جو خدا کے منشاء کو پورا کریں خدا نے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے...... اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور نماز کو اسکی اصلی صورت میں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور خدا اور اسکے رسول کی پوری پوری اطاعت کرو (کیونکہ خدا نے تمہیں ایک خاص کام کیلئے چُنا ہے) اے نبی کے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی کمزوریوں اور نقصوں کو دُور کر کے تمہیں خوب اچھی طرح پاک وصاف کر دے تا کہ تم ان آیاتِ الٰہی اور ان حکمت کی باتوں کو لوگوں تک پہنچاؤ جو نبی کے ذریعہ سے تمہارے گھروں میں سُنائی جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے یہ کام اس لیے لینا چاہتا ہے کہ وہ اگر بوجہ لطیف ہونے کے خود لوگوں کی نظروں سے اوجھل اور مخفی ہے تو بوجہ خبیر ہونے کے وہ لوگوں کی ضروریات سے آگاہ بھی ہے۔ پس ضروری ہے کہ وہ ہدایتِ خلق کا کام انسانوں کے واسطے سے سرانجام دے۔‘‘

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعدد ازدواج کی مخصوص غرض میں سے دوسری اور بڑی غرض بتائی گئی ہے یعنی یہ کہ آپؐ کے ساتھ مناسب مستورات کو بطور بیویوں کے رکھ کر انہیں مسلمان عورتوں کی تعلیم وتربیت کیلئے تیار کیا جاوے۔ یہ وہ خاص الخاص غرض ہے جس کے ماتحت آپؐ کی شادیاں وقوع میں آئیں اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ ایک ایسی غرض ہے جو آپؐ کی ذات کے ساتھ مخصوص تھی اور اسی لیے عام مسلمانوں کیلئے جو حد بندی تعدّدِ ازدواج کی مقرر کی گئی ہے اس سے آپ مستثنٰی تھے۔ دراصل چونکہ آپ ایک شرعی نبی تھے اور آپؐ کے ذریعہ سے دنیا میں ایک نئے شرعی قانون اور نئے تہذیب وتمدن کی بنیاد پڑنی تھی اس لیے صرف اس قدر کافی نہیں تھا کہ آپؐ کے ذریعہ نئے احکام کی اشاعت ہو جاتی بلکہ اس بات کی بھی ضرورت تھی کہ آپ خود اپنی نگرانی میں اس نئی شریعت کو تفصیلاً جاری فرماتے اور لوگوں کی زندگیوں کو اس جدید داغ بیل پر عملاً چلا دیتے جو اسلام نے قائم کی تھی۔ یہ کام ایک نہایت مشکل اور نازک کام تھا اور گو مردوں کے معاملہ میں بھی آپ کے رستے میں بہت سی مشکلات تھیں لیکن مستورات کے متعلق تو یہ ایک نہایت ہی مشکل کام تھا کیونکہ اوّل تو بوجہ ان کے عموماً اپنے گھروں میں رہنے اور اپنے خانگی مشاغل کی مصروفیت کے انہیں آپؐ کی صحبت سے مستفیض ہونے کے زیادہ موقعے نہیں تھے۔ دوسرے اس طبعی حیاء کی وجہ سے جو عورتوں میں ہوتی ہے وہ ان مخصوص مسائل کو جو عورتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں زیادہ آزادی کے ساتھ آپؐ سے دریافت نہیں کر سکتی تھیں اور اس کے مقابلہ میں عورتوں میں تعلیم کی نسبتاً کمی اور جاہلانہ رسوم کی پابندی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے مقررہ طریق میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کیلئے جلد تیار نہیں ہوتیں ان حالات میں عورتوں کی تعلیم وتربیت کے متعلق خاص انتظام کی ضرورت تھی اور اسکی بہترین صورت یہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناسب عورتوں کے ساتھ شادی کر کے انہیں اپنی تربیت میں اس کام کے قابل بنا دیں اور پھر آپ کی یہ ازواج مسلمان عورتوں کی تعلیم وتربیت کا کام سرانجام دیں؛ چنانچہ یہ تجویز کارگر ہوئی اور مسلمان عورتوں نے بڑی خوبی کے ساتھ اور نہایت قلیل عرصہ میں اپنی زندگیوں کو جدید شریعت کے مطابق بنا لیا۔ حتّٰی کہ دنیا کی کسی قوم میں یہ مثال نظر نہیں آتی کہ طبقہ نسواں نے ایسے قلیل عرصہ میں اور اس درجہ تکمیل کے ساتھ ایک بالکل نئے قانون اور نئے تہذیب وتمدن کو اختیار کر لیا ہو۔

اس بات کا ایک عملی ثبوت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیاں نفسانی اغراض کے ماتحت نہیں تھیں بلکہ دینی اغراض کے ماتحت تھیں اس بات سے بھی ملتا ہے کہ آپؐ نے بعض ایسی عورتوں کے ساتھ شادی فرمائی جو اتنی عمر کو پہنچ چکی تھیں کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہی تھیں۔ مثلاً حضرت ام سلمہؓ جن سے آپؐ نے 4 ہجری میں شادی فرمائی۔ ان کی عمر شادی کے وقت پیدائش اولاد وغیرہ کی حد سے تجاوز کر چکی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اس بناء پر عذر بھی کیا، مگر چونکہ آپؐ کی غرض و غایت دینی تھی اور اس غرض کیلئے وہ بہت مناسب تھیں۔ اس لیے آپؐ نے ان کو باصرار رضا مند کر کے ان کے ساتھ شادی فرمالی۔

الغرض وہ اغراض جن کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیاں وقوع میں آئیں نہایت مبارک اور پاکیزہ تھیں اور ان میں غالب طور پر فرائضِ نبوت کی ادائیگی مدِّ نظر تھی اور شادیوں پر ہی موقوف نہیں بلکہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کیا جاوے تو پتہ لگتا ہے کہ آپؐ جو کام بھی کرتے تھے خواہ وہ بظاہر دنیا کا ہو یا دین کا اس میں بلا واسطہ یا بالواسطہ آپؐ کی مقدم اور غالب غرض فرائض نبوت کی ادائیگی ہوتی تھی اور دنیا کی نعمتوں سے آپؐ کو کبھی بھی شغف نہیں ہوا اور مندرجہ ذیل حدیث یقیناً آپ کی زندگی کا بہترین نقشہ ہے: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَامَ عَلٰی حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا یعنی ’’ابنِ مسعود روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک موٹی اور کھردری چٹائی پر لیٹ کر سو گئے جب آپؐ اُٹھے تو اس چٹائی کا نشان آپؐ کے جسم پر نظر آتا تھا۔ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پسند فرمائیں تو ہم آپؐ کیلئے آرام وآسائش کا سامان مہیا کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا ابنِ مسعود! مجھے دنیا کی نعمتوں سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال تو یہ ہے کہ ایک سوار راستہ پر چلا جاتا ہو اور وہ تھوڑی دیر کیلئے کسی درخت کے سایہ کے نیچے دم لینے کیلئے ٹھہر جاوے اور پھر اُٹھ کر اپنا راستہ لے لے۔

اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے کہ دُنیا کی نعمتوں سے متمتّع ہونا منع ہے کیونکہ اسلام کسی جائز نعمت سے جائز طور پر مُتمتّع ہونے سے منع نہیں کرتا بلکہ خود قرآن شریف میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً یعنی ’’اے ہمارے رب ہمیں دنیا کی نعمتوں سے بھی حصہ دے اور آخرت کی نعمتوں سے بھی حصہ دے۔‘‘

پس حدیث مندرجہ بالا سے صرف مراد یہ ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کا اصل مقصد دنیا کی نعمتوں کا حصول نہیں سمجھنا چاہئے اور نیز اس حدیث سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاتی طور پر دنیا کی نعمتوں سے قطعاً کوئی شغف نہیں تھا اور جہاں تک نعماء دنیا کا تعلق ہے آپ کی زندگی ایک محض مسافرانہ زندگی تھی۔

تعدّد ازدواج کے متعلق اس نوٹ میں یہ ذکر بھی بے موقع نہ ہوگا کہ تعدّد ازدواج کی اجازت دینے میں اسلام اکیلا نہیں ہے بلکہ دُنیا کے اکثر مذاہب میں تعدّد ازدواج کی اجازت دی گئی ہے مثلاً موسوی شریعت میں اسکی اجازت ہے۔ اور بنی اسرائیل کے بہت سے انبیاء اس پر عملاً کاربند رہے ہیں۔ ہندوؤں کے مذہب میں تعدّد ازدواج کی اجازت ہے۔ اور کئی ہندو بزرگ ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے رہے ہیں مثلاً کرشن جی تعدّدِ ازدواج پر عملاً کاربند تھے۔ اور ہندو راجے مہاراجے تو اب تک تعدّد ازدواج پر کاربند ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح ناصری کا بھی کوئی قول تعدّد ازدواج کے خلاف مروی نہیں ہے اور چونکہ شریعت موسوی میں اس کی اجازت تھی اور عملاً بھی حضرت مسیح ناصری کے زمانہ میں تعدّد ازدواج کا رواج تھا، اس لیے ان کی خاموشی سے یہی نتیجہ نکالا جائیگا کہ وہ اسے جائز سمجھتے تھے۔ پس اسلام نے اس میں کوئی جدّت نہیں کی البتہ اسلام نے یہ کیا کہ تعدّدِ ازدواج کی حد بندی کر دی اور اسے ایسے شرائط کے ساتھ مشروط کر دیا کہ افراد اور اقوام کے استثنائی حالات کیلئے ایک مفید اور بابرکت نظام قائم ہو گیا۔

اس نوٹ کے خاتمہ پر یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ گو مخالفین کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیوں پر بہت سخت سخت اعتراض کئے گئے ہیں اور ہر شخص نے اپنی فطرت اور اپنے خیالات کے مطابق آپؐ کے تعدّدِ ازدواج کے مسئلہ کو دیکھا ہے مگر پھر بھی صداقت کبھی کبھی مخالفین کے قلم وزبان پر بھی غالب آ گئی ہے اور انہیں اگر کلی طور پر نہیں تو کم از کم جزواً حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا ہے، چنانچہ مسٹر مارگولیس بھی جن کی آنکھ عموماً ہر سیدھی بات کو اُلٹا دیکھنے کی عادی ہے اس معاملہ میں حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہوئے ہیں۔ وہ اپنی کتاب ’’محمد‘‘ میں لکھتے ہیں: ’’محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بہت سی شادیاں جو خدیجہؓ کے بعد وقوع میں آئیں بیشتر یورپین مصنفین کی نظر میں نفسانی خواہشات پر مبنی قرار دی گئی ہیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ تر اس جذبہ پر مبنی نہیں تھیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بہت سی شادیاں قومی اور سیاسی اغراض کے ماتحت تھیں کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ چاہتے تھے کہ اپنے خاص خاص صحابیوں کو شادیوں کے ذریعہ سے اپنی ذات کے ساتھ محبت کے تعلقات میں زیادہ پیوست کر لیں۔ ابوبکر و عمر کی لڑکیوں کی شادیاں یقیناً اسی خیال کے ماتحت کی گئی تھیں۔ اسی طرح سربرآوردہ دشمنوں اور مفتوح رئیسوں کی لڑکیوں کے ساتھ بھی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شادیاں سیاسی اغراض کے ماتحت وقوع میں آئی تھیں ...... باقی شادیاں اس نیت سے تھیں کہ تا آپ کو اولاد نرینہ حاصل ہو جاوے جس کی آپؐ کو بہت آرزو رہتی تھی۔‘‘

یہ اس شخص کی رائے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح نگاروں میں عناد اور تعصب کے لحاظ سے غالباً صفِ اوّل میں ہے اور گو مارگولیس صاحب کی یہ رائے غلطی سے بالکل پاک نہیں ہے۔ مگر اس سے یہ ثبوت ضرور ملتا ہے کہ صداقت کس طرح ایک عنید دل کو بھی مغلوب کر سکتی ہے۔

والفضل ما شھدت بہ الاعداء۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 441 تا 446، مطبوعہ قادیان 2011)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1144) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ رسول بی بی بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ہمارے گاؤں موضع کرالیاں میں تشریف لائے۔ میاں چراغ دین ساکن تھہ غلام نبی نے اپنی بیوی مسماۃ حسو کو طلاق دے دی ہوئی تھی۔ حضرت جی وہاں صلح کرانے گئے تھے تو وہاں جا کر رات رہے اور دوبارہ نکاح کرادیا۔ اور رات کو دیر تک وعظ بھی کیا۔ اس کے بعد آپ ایک جگہ پیشاب کرنے لگے تو مہر علی ساکن کرالیاں کو کہا کہ مجھے کوئی ڈھیلا دو۔ تو اس نے کسی دیوار سے ایک روڑا توڑ کر دے دیا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ ڈھیلا کہاں سے لیا۔ تو اس نے کہا کہ فلاں دیوار سے۔ آپ نے فرمایا جہاں سے لیا ہے وہیں رکھ دو۔ بغیر اجازت دوسرے کی چیز نہیں لینی چاہئے۔

(1145) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ رسول بی بی بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا ایک دفعہ قحط پڑا تو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے حضرت اُم المومنین سے روپیہ قرض لیا اور گندم خرید کی اور گھر کا خرچ پورا کیا اس کے بعد آپ نے چوہدری رستم علی صاحب سے حافظ حامد علی صاحب کے ذریعہ سے 500 روپیہ منگوایا اور کچھ گھی کی چاٹیاں منگوائیں۔ روپیہ آنے پر آپ نے حضرت ام المومنین کا قرض ادا کردیا اور میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حافظ صاحب تھیلیوں کے تھیلے روپوں کے لایا کرتے تھے۔ جن کی حفاظت رات کو مجھے کرنی پڑتی تھی۔

(1146) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ رسول بی بی بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین بعض دفعہ حافظ حامد علی صاحب کے متعلق حضرت جی سے شکایت کرتیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں سودے میں حافظ صاحب نے کچھ پیسے رکھ لئے ہیں۔ جس پر ہمیشہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ حافظ صاحب ایسے نہیں۔ ہاں سودا مہنگا لائے ہوں گے۔

(1147) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے عید الاضحیٰ کے روز مسجد اقصیٰ میں کھڑے ہوکر فرمایا کہ میں الہاماً چند الفاظ بطور خطبہ عربی میں سنانا چاہتا ہوں۔ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب دونوں صاحب تمام و کمال لکھنے کی کوشش کریں۔ یہ فرما کر آپ نے خطبہ الہامیہ عربی میں فرمانا شروع کردیا۔ پھر آپ اس قدر جلدی بیان فرمارہے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہورہا تھا اور ہم نے اس خطبہ کا خاص اثر یہ دیکھا کہ سب سامعین محویت کے عالم میں تھے اور خطبہ سمجھ میں آرہا تھا۔ ہر ایک اس سے متاثر تھا۔ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب بعض دفعہ الفاظ کے متعلق پوچھ کر لکھتے تھے۔ ایک لفظ خناطیل مجھے یاد ہے کہ اس کے متعلق بھی پوچھا۔ خطبہ ختم ہونے پر جب حضور مکان پر تشریف لائے تو مجھے اور مولوی عبداللہ صاحب سنوری اور میر حامد شاہ صاحب ہم تینوں کو بلایا اور فرمایا کہ خطبہ کا جو اثر ہوا ہے اور جو کیفیت لوگوں کی ہوئی ہے۔ اپنے اپنے رنگ میں آپ لکھ کر مجھے دیں۔ مولوی عبداللہ صاحب اور میر صاحب نے تو مہلت چاہی لیکن خاکسار نے اپنے تاثرات جو کچھ میرے خیال میں تھے اسی وقت لکھ کر پیش کردیئے۔ میں نے اس میں یہ بھی لکھا کہ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب بعض الفاظ دوران خطبہ میں دریافت فرماتے رہے۔ وغیرہ۔ حضور کو میرا یہ مضمون بہت پسند آیا اس میں لوگوں کی محویت کا عالم اور کیفیت کا ذکر تھا کہ باوجود بعض لوگوں کے عربی نہ جاننے کے وہ سمجھ میں آرہا تھا۔ حق بات یہ ہے کہ اس کا عجیب ہی اثر تھا جو ضبط تحریر میں نہیں آسکتا۔ دوران خطبہ میں کوئی شخص کھانستا تک نہیں تھا۔ غرض حضرت صاحب کو وہ مضمون پسند آیا اور مولوی عبدالکریم صاحب کو بلا کر خود حضور نے وہ مضمون پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ خطبہ کے ساتھ اس مضمون کو شائع کردو۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ حضور اس نے تو ہمیں زندہ ہی دفن کردیا ہے۔ (مولوی عبدالکریم صاحب کی خاکسار سے حد درجہ دوستی اور بے تکلفی تھی) حضرت صاحب نے ہنس کر فرمایا اچھا ہم شائع نہیں کریں گے۔ پھر میں کئی روز قادیان میں رہا اور خطبہ الہامیہ کا ذکر اذکار ہوتا رہا۔ مولوی عبدالکریم صاحب عربی زبان سے بہت مذاق رکھتے تھے۔ اس لئے خطبہ کی بعض عبارتوں پر جھومتے اور وجد میں آجاتے تھے اور سناتے رہتے تھے اور اس خطبے کے بعض حصے لکھ کر دوستوں کو بھی بھیجتے رہتے تھے۔

(1148) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سیالکوٹ میں ایک ماہ تک ٹھہرے رہے۔ حضور کا وہاں لیکچر تھا۔ عبدالحمید خاں صاحب، مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی اور خاکسار لیکچر والے دن پہنچے۔ تقریر کے ختم ہونے پر میں نے جا کر مصافحہ کیا۔ گاڑی کا وقت قریب تھا اس لئے رخصت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا آپ کو ایک ماہ کے قریب یہاں ٹھہرے ہوئے ہوگیا ہوگا۔ اچھا اب آپ گھر جائیں۔ جب میں اجازت لے کر نیچے اُترا تو سید حامد شاہ صاحب نے کہا کہ ایک مہینے کی خدمت کا ثواب آپ نے لے لیا۔ گویا حضور کے نزدیک آپ ایک مہینہ سے آئے ہوئے ہیں۔ اور میر حامد شاہ صاحب نے یہ بھی ذکر کیا کہ ایک عورت خادمہ حضور کو کھانا کھلاتی رہتی اور اس کے اولاد نہ تھی۔ اس لئے دعا کیلئے عرض کرتی رہی۔ ایک دفعہ پھر جو اس نے دعا کیلئے دس پندرہ دن بعد عرض کی تو حضور نے فرمایا تم کہاں رہتی ہو۔ اس نے کہا میں تو حضور کو دونوں وقت کھانا کھلاتی ہوں۔ فرمانے لگے اچھا تم کھانا کھلانے آیا کرتی ہو۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور کو ایسا انہماک کبھی کبھی خاص استغراق کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ ہمیشہ یہ کیفیت نہ ہوتی تھی۔ گو ویسے حضرت صاحب کی یہ عام عادت تھی کہ آنکھیں اُٹھا اُٹھا کر اِدھر اُدھر زیادہ نہیں دیکھا کرتے تھے۔

(1149) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے عہد مبارک میں ایک دفعہ قادیان میں زیادہ عرصہ تک نمازیں جمع ہوتی رہیں۔ مولوی محمد احسن صاحب نے مولوی نورالدین صاحب کو خط لکھا کہ بہت دن نمازیں جمع کرتے ہوگئے ہیں۔ لوگ اعتراض کریں گے تو ہم اسکا کیا جواب دیں گے۔ حضرت مولوی صاحب نے جواب دیا کہ اُسی سے پوچھو (یعنی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے) مولوی انوار حسین صاحب شاہ آبادی اس خط وکتابت میں قاصد تھے۔ اُن سے مجھے اس کا حال معلوم ہوا تو میں نے حضرت صاحب سے جا کر عرض کردی۔ اس وقت تو حضور نے کچھ نہ فرمایا لیکن بعد عصر جب حضور معمولاً مسجد کی چھت پر تشریف فرما تھے تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ ایسے اعتراض دل میں کیوں اُٹھتے ہیں۔ کیا حدیثوں میں نہیں آیا کہ وہ نماز جمع کرے گا۔ ویسے تو نماز جمع کا حکم عام ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے کاموں میں اس قدر منہمک ہوگا کہ اس کو نمازیں جمع کرنی پڑیں گی۔ اس وقت سید محمد احسن صاحب زار زار رورہے تھے اور توبہ کررہے تھے۔

(1150) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ رسول بی بی بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ میں اکثر دفعہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو کھانا پکا کر کھلاتی تھی۔ جس دن کوئی اچھا کھانا ہوتا تو آپ اس پر بہت خوش ہوتے اور اُس دن مجھے اس میں سے ضرور کچھ نہ کچھ دے دیتے اور میں وہ کھانا بعض دفعہ خود کھالیتی اور اکثر دفعہ حافظ حامد علی صاحب کو دے دیتی۔

(1151) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں رحمت اللہ صاحب ولد میاں عبداللہ صاحب سنوری مرحوم مختار عام سنور ریاست پٹیالہ نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ اس وقت میری عمر قریباً 54 سال کی ہے۔ میں گو بہت چھوٹی عمر کا بچہ تھا اور ابھی بولنے نہیں لگا تھا جب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ہمارے گھر سنور تشریف لائے تھے۔ مجھے اس وقت کا نظارہ صرف اتنا یاد ہے کہ ہمارے گھر میں کوئی شخص آیا تھا۔ لوگوں کا بہت ہجوم تھا اور مجھے گود میں لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا میں ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ نعمت مجھے ملی۔ شاذ کے طور پر جماعت میں کوئی اور بھی ہوگا جس کو حضور علیہ السلام کی گود میں کھیلنے کا فخر حاصل ہو۔

والد صاحب مرحوم نے کئی بار مجھ سے ذکر کیا کہ اپنے مکان میں جس جگہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام بیٹھے تھے اس جگہ پر بیٹھ کر دعا کرنے کیلئے حضریوں کے خطوط آتے رہتے تھے۔ مگر میں نے کسی کو اجازت نہیں دی کہ کہیں رفتہ رفتہ رسم نہ ہوجائے۔ یا شاید کچھ اور فرمایا تھا مجھے یاد نہیں۔

پھر جب میں کچھ بڑا ہوگیا اور سکول میں جانا شروع کردیا تو میرے طالب علمی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پھر پٹیالہ تشریف لائے۔ لوگ زیارت کیلئے جانے شروع ہوئے اور آپس میں باتیں کرتے تھے کہ چلو پٹیالہ میں مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں اُن کو دیکھنا ہے۔ میں نے بڑے تعجب کے ساتھ اُن کو کہا کہ وہ مرزا کیسا ہے جن کو دیکھنے پٹیالہ جانا ہے۔ ہمارے محلہ میں بھی تو مرزے رہتے ہیں اُن کو تو دیکھنے کوئی نہیں جاتا (ہمارے محلہ میں چند مغل رہتے ہیں جن کو مرزا کہتے ہیں) لیکن تھوڑی دیر بعد مجھے بھی شوق پیدا ہوا۔ میں بھی پٹیالہ پہنچ گیا جہاں حضور ٹھہرے ہوئے تھے اور آپ کی زیارت کی۔

پھر جب میں کچھ اور بڑا ہوگیا اور پانچویں چھٹی جماعت میں تعلیم حاصل کرنے لگا تو لوگوں میں عام چرچا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کا ہونے لگا۔ کوئی اعتراض کرتا ہے، کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ سب کو اپنی اپنی بولیاں بولتے سنا کرتا تھا۔ مجھے اس وقت اتنی بھی خبر نہ تھی کہ حضور کا دعویٰ کیا ہے۔ اور نہ ہی میں اُن دنوں احمدی ہی ہوا تھا (اُس زمانہ میں ہم حضرت صاحب کے ماننے والوں کو مرزائی کہا کرتے تھے) میری طبیعت بہت ڈگمگاتی رہتی تھی۔ کبھی مخالفین کی باتوں کا دل پر اثر اور کبھی موافقین کی باتوں کا اثر ہوتا تھا۔ غرضیکہ دل ایک طرف قائم نہ رہتا تھا۔ ایک رات کو سوتے سوتے بڑے زور کے ساتھ متواتر دو تین دفعہ یہ آواز آئی۔ ''کیا کوئی مر کر بھی زندہ ہوا ہے۔ لا المهدی الا عیسی یہی ہے۔'' اس آواز کے بند ہونے کے معاً بعد دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام آمنے سامنے دوزانو بیٹھے ہیں اور میرے والد صاحب مرحوم قریب کھڑے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد تینوں آسمان کی طرف پرواز کرنے لگ گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اوپر ہیں اور نیچے والد صاحب ہیں۔ جب آسمان کے قریب پہنچے تو آسمان پھٹ گیا اور تینوں داخل ہوگئے۔ میری آنکھ کھل گئی۔ یہ آواز اور نظارہ بچپن سے ہی میرے دل میں میخ کی طرح گڑا ہوا ہے اور میں اُسی وقت سے آپ پر ایمان لے آیا کہ یہ نبی ہیں۔ اور اس کا اتنا گہرا اثر خدا کے فضل سے آج تک ہے کہ کبھی ظلی بروزی کی بحث میں نہیں پڑا۔

(1152) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ پیر منظور محمد صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے پیر میں نقرس کا درد تھا۔ میں بھی وہیں بیٹھا تھا۔ فرمانے لگے کہ ایک بزرگ کے پیر میں نقرس کا درد تھا۔ انہیں الہام ہوا کہ کدو کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ سبب کے ذریعہ ہی کام کرتا ہے۔ فرمایا نہیں۔ بے سبب بھی کرتا ہے۔

(1153) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ پیر منظور محمد صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک روز میں نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ بمقام سرہند مجدد الف ثانی کے عرس میں ایک مولوی وعظ کر رہا تھا کہ ایک عیسائی نے کہا کہ دیکھو ہمارا یسوع آسمان پر ہے اور تمہارا پیغمبر زمین میں ہے۔ تو اس عیسائی کو جواب دیا گیا کہ

حُباب بر سرِ آب و گہر تہ دریا است

حضور نے مجھ سے یہ قصہ سن کر فرمایا ''طفل تسلیاں ہیں''

(سیرۃ المہدی، جلد2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (آل عمران: 60)

ترجمہ: یقیناً عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے۔
اسے اس نے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ہوجا تو وہ ہونے لگا (اور ہو کر رہا)

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (اگست، ستمبر 2023ء)

جو کھانا کھلانے والے ہیں ان کا کام ہے کہ ہر کسی کو خوش اخلاقی سے کھانا serve کریں اور کسی قسم کی بدمزگی نہیں ہونی چاہئے

ہر کارکن کا فرض ہے کہ ہمیشہ مسکرائے اور آرام سے اور پیار سے ہر آنے والے مہمان سے بات کریں

اپنے کام پر پوری طرح توجہ بھی دینی ہے لیکن ساتھ ہی اخلاق بھی اچھے ہونے چاہئے

مختلف شعبہ جات ہیں، ہر جگہ اپنی بھرپور صلاحیت کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دیں
اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے مسکراتے چہروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرنی ہے

معائنہ انتظاماتِ جلسہ، جلسہ سالانہ جرمنی 2023ء کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کارکنان سے خطاب اور زرّیں نصائح

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

31 اگست 2023ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 40 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں جرمنی کے سفر کے دوران بھی دنیا کے مختلف ممالک سے باقاعدہ خطوط اور مختلف رپورٹس حضور انور کی خدمت میں موصول ہو رہی ہیں۔ اور جرمنی سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں خطوط حضور انور کی خدمت میں موصول ہو رہے ہیں۔ حضور انور ان تمام خطوط، رپورٹس اور ڈاک کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازتے ہیں۔ یہ سلسلہ روزانہ جاری ہے۔

2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Stuttgart کیلئے روانگی تھی۔ سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ بعدازاں یہاں سے Stuttgart کیلئے روانگی ہوئی۔

بیت السبوح فرنکفرٹ سے Stuttgart کا فاصلہ 220 کلومیٹر ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی کا یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جو ایک نئی جگہ Messe Stuttgart میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی انتہائی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ جماعت جرمنی کے قیام کے سو سال مکمل ہونے پر یہ ان کا صد سالہ جوبلی جلسہ سالانہ ہے اور جماعت جرمنی کا یہ 47واں جلسہ سالانہ ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کا آغاز 1975ء میں مسجد فضل ہمبرگ میں ہوا۔ جہاں تقریباً 70 افراد شامل ہوئے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر آنے والا سال مزید سے مزید برکتیں لے کر آتا رہا اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھتی رہی۔ جب تعداد زیادہ بڑھی تو کئی سال جلسہ سالانہ ناصر باغ (Gross-Gerau) میں منعقد ہوتا رہا۔ جب یہ جگہ کم پڑ گئی تو پھر جلسہ سالانہ کا انعقاد فرنکفرٹ سے 92 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع شہر Mannheim میں منتقل ہوا اور سالہا سال 2010ء تک یہاں جلسہ کا انعقاد ہوتا رہا۔ جماعت کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر تیزی سے بڑھی کہ وہ وسیع و عریض جگہ بھی چھوٹی ہوگئی اور سال 2011ء سے فرنکفرٹ سے 160 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع شہر Karlsruhe میں جلسہ کا انعقاد شروع ہوا۔

یہ جگہ K.Messe کہلاتی ہے۔ اس کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Covered حصہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال تھے اور ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے۔ ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور 18 ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

سال 2019ء کا آخری جلسہ جو حضور انور کی موجودگی میں یہاں ہوا، 42 ہزار سے زائد افراد اس میں شامل ہوئے اور جلسہ کے سارے دیگر انتظامات کے باعث باوجود اپنی وسعت کے یہ جگہ بھی کم پڑ گئی۔ تو جماعت جرمنی نے نئی جگہ کی تلاش شروع کی اور مختلف جگہوں کو دیکھا اور بالآخر Messe Stuttgart میں جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔

سٹٹ گارٹ (Stuttgart) شہر جرمنی کے صوبہ Baden Wurtenberg کا دارالحکومت ہے۔ چھ لاکھ تیس ہزار افراد کی آبادی پر مشتمل یہ جرمنی کا چھٹا بڑا شہر ہے اور جرمنی کی مشہور گاڑیوں کی کمپنی مرسیڈیز اور پورشے کا ہیڈ کواٹر ہے۔ مذہبی لحاظ سے عیسائیت کے دونوں بڑے فرقوں کا صوبائی مرکز بھی ہے۔ معیشت کے اعتبار سے یہ شہر دنیا کے ترقی یافتہ شہروں میں شمار ہوتا ہے۔

Messe Stuttgart دس ہالوں پر مشتمل ہے جن میں سات ہال تقریباً دس ہزار 500 مربع میٹر پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح ایک ملٹی فنکشنل ہال 26800 مربع میٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ اس جگہ کا سب سے بڑا ہال ہے۔

ہال نمبر دس کا رقبہ 14600 مربع میٹر ہے اور ایک ہال انٹرنیشنل کانگرس سینٹر تقریباً 4900 مربع میٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ اس طرح کل رقبہ جہاں اس سال جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار مربع میٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ اسی طرح کھلے آسمان تلے پھرنے کی جگہ بھی 35 ہزار مربع میٹر بنتی ہے۔ یوں یہ جگہ اپنے رقبہ کے لحاظ سے جرمنی کی آٹھویں بڑی جگہ ہے۔

ہالوں کے درمیان ایک خوبصورت Atrium بھی ہے جس کا پھیلاؤ ایک ہزار پندرہ مربع میٹر ہے جہاں سے گرتا پانی دیکھنے والوں کو دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ تمام ہالوں کے شمال اور جنوب میں WC (بیوت الخلا) بنائے گئے ہیں جن کی تعداد تقریباً 900 ہے جب کہ غسل خانوں کی تعداد 400 ہے۔ یہاں مجموعی طور پر دس ہزار گاڑیاں پارک ہوسکتی ہیں۔

شہر کا انٹرنیشنل ایئرپورٹ اس جگہ سے پیدل 10 منٹ کی مسافت پر ہے۔ بہت سے مسافر ایئرپورٹ سے پیدل ہی جلسہ گاہ پہنچ رہے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق روزانہ دس ہزار مسافر اس ایئرپورٹ سے سفر کرتے ہیں۔

جلسہ گاہ کے قریب مختلف لوکل جماعتیں بھی ہیں۔ جماعت Stuttgart کے علاوہ جماعت Filderstadt اور جماعت Esslingen پندرہ سے بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہیں۔ اسی طرح جماعت Waiblingen، جماعت Reutlingen اور جماعت Renningen بیس سے پچیس منٹ کی مسافت پر ہیں۔

جلسہ گاہ کے قریب ایک نئی مسجد Waiblingen جماعت میں تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک مسجد Renningen میں بھی موجود ہے جس کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال 2018ء میں فرمایا تھا۔

2 گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 7 بجکر 50 منٹ پر جلسہ گاہ Messe Stuttgart تشریف آوری ہوئی۔ یہاں پر موجود جلسہ سالانہ کے کارکنان اور احباب جماعت نے جو کہ ہزاروں کی تعداد میں تھے، بڑے پُرجوش اور والہانہ انداز میں نعرے بلند کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب افسر جلسہ سالانہ، مکرم صداقت احمد صاحب افسر جلسہ گاہ اور مکرم طارق ظفر صاحب افسر خدمت خلق نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعدازاں حضور انور کچھ دیر کیلئے اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

8 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ سب سے پہلے Messe Stuttgart کی انتظامیہ نے (جن میں اِس کمپلیکس کی مینیجمنٹ کے چیف ایگزیکٹو بھی شامل تھے) حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

چیف ایگزیکٹو نے عرض کیا کہ ہم نے Karlsruhe جا کر جلسہ دیکھا تھا۔ ہماری خواہش تھی کہ جماعت یہاں آکر اپنا جلسہ کرے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کا شکریہ کہ آپ نے بڑی اچھی جگہ جلسے کیلئے دی ہے۔

موصوف نے عرض کیا کہ احمدی کارکنان زبردست کام کرتے ہیں جس طرح پروفیشنل کام کرتے ہیں۔ میں توانہیں اپنی کمپنی میں رکھنے کیلئے تیار ہوں۔ اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا میری طرف سے اجازت ہے۔

حضور انور نے استفسار فرمایا آپ کی یہ جگہ شہر کے اندر ہے اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ جگہ شہر سے قدرے باہر ہے لیکن جلسہ کے جو یہ دو تین روز ہیں اس میں ہم اپنے آپ کو شہر کے اندر ہی محسوس کر رہے ہیں۔ پارکنگ کے حوالہ سے حضور انور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔ اسی طرح یہاں کا ایئرپورٹ بہت نزدیک ہے 300 میٹر واک کرکے یہاں لوگ آجاتے ہیں۔

بعدازاں حضور انور نے جلسہ سالانہ کے معائنہ کا آغاز فرمایا۔ ایک جگہ برطانیہ سے سائیکل پر سفر کرکے آنے والے گروپ کے ممبران کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا حال دریافت فرمایا اور فرمایا سب خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ نیز حضور انور نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ آخری دن کل کتنا فاصلہ طے کیا ہے۔ اس پر امیر قافلہ حافظ اعجاز احمد طاہر صاحب نے عرض کیا کہ آخری دن 129 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا ہے اور اس میں سے قریباً ایک ہزار میٹر چڑھائی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصار اللہ کو سائیکلنگ کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور کی تحریک پر مجلس انصار اللہ نے لبیک کہتے ہوئے جرمنی کے صد سالہ جوبلی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سائیکل سفر کرکے شامل ہونے کا پروگرام بنایا۔

26 اگست بروز ہفتہ 16 سائیکل سواروں پر مشتمل قافلہ اسلام آباد یوکے سے روانہ ہوا۔ مسجد مبارک

اسلام آباد سے نماز فجر کے بعد حضور انور نے ازارہ شفقت دعاؤں کے ساتھ اس قافلہ کو رخصت کیا۔ قافلہ کے امیر حافظ اعجاز احمد طاہر صاحب تھے موصوف مجلس انصار اللہ یو.کے کے سائیکلنگ کلب کے چیئرمین بھی ہیں۔ Dover سے بذریعہ فیری سفر کر کے Dunkirk پہنچے اور پھر 105 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے بلجیم کے شہر Ostende پہنچے اور رات جماعتی سینٹر میں قیام کیا۔ پھر 27/اگست کو 110 کلومیٹر، 28/اگست کو 167 کلومیٹر، 29/اگست کو 149 کلومیٹر اور 30/اگست کو 181 کلومیٹر کا سفر طے کیا اور آخری دن 31/اگست کو Mannheim جرمنی سے روانہ ہو کر 129 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے Stuttgart جلسہ گاہ پہنچے۔ اس طرح مجموعی طور پر 842 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔ اس سفر میں شامل ہونے والے تین انصار کی عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ تاریخ کے تحت لگائی جانے والی نمائش کا معائنہ فرمایا۔ نمائش کے وزٹ کے دوران حضور انور نے دو ویب سائٹس کا افتتاح فرمایا۔ ایک ویب سائٹ جرمنی کے ماہانہ رسالہ اخبار احمدیہ کی تھی۔ دوسری ویب سائٹ شعبہ تاریخ جماعت احمدیہ جرمنی کی تھی۔ اس نمائش میں مختلف فلیکس لگائی گئی تھیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دور سے لے کر خلافت خامسہ کے دور تک جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ کے مختلف ادوار کو آسان فہم زبان میں پیش کیا گیا تھا۔ یہ فلیکس جرمن اور انگریزی دونوں زبانوں میں تھی۔

اِس نمائش میں ان خطوط کا بھی ذکر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1885ء میں مختلف قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیان ملک کے نام لکھے تھے اور اسکے نتیجہ میں جرمنی سے جن احباب و خواتین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رابطہ کیا۔

اسی طرح 1923ء میں تعمیر نہ ہو سکنے والی مسجد برلن اور ابتدائی مساجد مسجد فضل عمر ہمبرگ اور مسجد نور فرنکفرٹ کا بھی ایک فلیکس پر ذکر کیا گیا ہے۔ نیز ان فلیکس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ہائے جرمنی کو بھی نہایت دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

اسکے بعد حضور انور نے شعبہ تبلیغ کے تحت لگنے والی نمائش کا معائنہ فرمایا۔

شعبہ تبلیغ نے اسلام سے متعلق نیز مختلف زبانوں میں موجود احمدیہ لٹریچر کی نمائش لگائی تھی۔ ترکی، فارسی، Balkan زبانیں، بنگلہ، رشین، چینی اور مختلف افریقن زبانوں میں لٹریچر کو مختلف سٹینڈز پر دلکش انداز میں پیش کیا گیا تھا۔

اسلام سے متعلق نمائش میں بنیادی اسلامی عقائد سے متعلق مختلف فلیکس بنائی گئیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ، قرآن مجید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے متعلق مختلف مفکرین کی آرا، اسلام اور سائنس، ارکان اسلام، صحاح ستّہ، جہاد، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، کسوف و خسوف، دس شرائط بیعت، خلافت احمدیہ، خلفائے احمدیت، قادیان، منارۃ المسیح، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے امن کے بارہ پیغامات وغیرہ شامل تھے۔

اس نمائش میں مختلف تراجم قرآن مجید بھی رکھے گئے تھے اور سنہ 20ء سے اب تک ہونے والی تبلیغی مساعی کے اعداد و شمار پیش کیے گئے تھے۔

نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ باہر تشریف لائے تو ایک جگہ افریقی احباب اپنے مخصوص انداز میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کر رہے تھے اور بلند آواز سے ''انّی معک یا مسرور'' پڑھ رہے تھے۔ حضور انور ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے ان کے پاس کھڑے رہے اور ان سے دریافت فرمایا کہ کس ملک سے ہیں جس پر انہوں نے بتایا کہ ان کا تعلق ملک گنی بساؤ سے ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لنگر خانہ کے معائنہ کیلئے تشریف لائے۔ ایک حصہ میں مختلف اجناس اور اشیاء کو سٹور کیا گیا تھا۔ حضور انور اس جگہ سے گزرتے ہوئے لنگر خانہ میں تشریف لے گئے۔ شام کے کھانے کیلئے دال اور آلو گوشت پکایا گیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت آلو گوشت سے ایک لقمہ لے کر تناول فرمایا اور اس بات کا جائزہ لیا کہ یہ سالن صحیح پکا ہوا ہے یا نہیں۔ حضور انور نے دال کا بھی جائزہ لیا اور کھانے کے معیار کے بارہ میں منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لنگر خانہ کے اُس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں مختلف ممالک سے آنے والے اور مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کیلئے ان کی ضرورت اور مزاج کے مطابق کھانا تیار کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا بھی جائزہ لیا۔

لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کیلئے کیک کے مختلف حصے کیے۔ بعد ازاں لنگر خانہ کے کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔

لنگر خانہ کے باہر دیگ واشنگ مشین لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گذشتہ بارہ تیرہ سال سے لگائی جا رہی ہے اور وقتاً فوقتاً اس میں بہتری لائی جاتی رہی ہے۔ یہ مشین احمدی انجینئرز نے مل کر خود تیار کی ہے۔ اس مشین کی ایک خوبی یہ ہے کہ جونہی دیگ صفائی کیلئے رکھی جاتی ہے۔ خود بخود آٹومیٹک فنکشن شروع ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے خود بخود فنکشن شروع ہو جاتا ہے اور دیگ دھلنے کا پراسس مکمل ہونے کے بعد خود بخود باہر آ جاتی ہے۔

Messe Stuttgart میں جو دس بڑے ہالز ہیں ان میں مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ اور رہائشی حصوں اور کھانا کھلانے کے انتظام کے علاوہ مختلف شعبہ جات کے دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔

ہال نمبر 1: اس میں مردانہ جلسہ گاہ ہے۔

ہال نمبر 2: اس میں شعبہ تاریخ کی نمائش ہے، شعبہ تبلیغ کی نمائش ہے۔ قرآن کریم کیلی گرافی کی نمائش ہے، غیر ملکی مہمانوں کیلئے شعبہ ریزرو کے تحت ضیافت کا انتظام بھی اسی ہال میں کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے دن کا جرمن مہمانوں سے خطاب بھی اسی ہال کے ایک حصہ میں ہوگا۔

ہال نمبر 3: مرد احباب کیلئے کھانا کھانے کا انتظام اس ہال میں ہے۔

ہال نمبر 4: اس میں مرد احباب کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے اور شعبہ امانات بھی اسی ہال میں قائم ہے۔

ہال نمبر 5: اس کا ایک حصہ مردوں کے بازار کیلئے مخصوص کیا گیا ہے، اس کے علاوہ یہاں مختلف شعبہ جات، بک سٹال، رشتہ ناطہ، ریویو آف ریلیجنز، الفضل، نور میگزین، IHRC، جامعہ احمدیہ، تعلیم القرآن وقف عارضی، وقف نو، تعلیم، وصایا، صنعت و تجارت قائم کیے گئے ہیں۔ ایک حصہ سٹور کیلئے مخصوص کیا گیا ہے۔

ہال نمبر 6: اس ہال کے دو حصے کر کے ایک حصہ مردوں کو اور دوسرا حصہ خواتین کو رہائش کیلئے مہیا کیا گیا ہے۔

ہال نمبر 7: اس میں خواتین کی جلسہ گاہ ہے۔

ہال نمبر 8: اس میں خواتین کیلئے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

ہال نمبر 9: اسکے ایک حصہ میں بچوں والی خواتین کا انتظام کیا گیا ہے اور دوسرے حصہ میں خواتین کیلئے بازار کا انتظام کیا گیا ہے۔

ہال نمبر 10: یہ لجنہ کی رہائش کیلئے مخصوص کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں مختلف جگہوں پر درج ذیل دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔ دفتر جلسہ سالانہ، استقبالیہ، نظافت، رہائش، ضیافت، ٹرانسپورٹ، سمعی بصری، سوشل میڈیا، رابطہ مستورات، شعبہ IT، رجسٹریشن، نظم و ضبط، دفتر جلسہ گاہ، آب رسانی، ریڈیو، دفتر عمومی، دفتر خدمت خلق، حفاظت پرچم، شعبہ تربیت، شعبہ پریس۔

اس کمپلیکس کے بڑے داخلی دروازہ کے سامنے والے حصہ میں ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے بھی ایک نمائش لگائی گئی ہے۔

لنگر خانہ کے معائنہ اور گروپ تصویر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ جلسہ گاہ کے انتظامات کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے لجنہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ان کے انتظامات کا جائزہ لیا اور صدر لجنہ و ناظمہ اعلیٰ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

یہاں معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ تمام ناظمین اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ ایک ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔

افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے علاوہ نائب افسران کی تعداد 15 ہے۔ ناظمین کی تعداد 83 ہے۔ نائب ناظمین کی تعداد 296 ہے جب کہ منتظمین کی تعداد 504 ہے اور معاونین کی تعداد 6691 ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر 7589 مرد حضرات اور اطفال ڈیوٹی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

تقریب کا آغاز 9 بجکر 5 منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ اویس احمد قمر صاحب نے کی اور احسان احمد صاحب نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں 9 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
معائنہ ڈیوٹیز جلسہ سالانہ جرمنی 2023ء

تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد جماعت جرمنی کو دوبارہ وسیع پیمانے پر جلسہ کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یہاں جگہ کے مسائل رہے، لیکن خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ایک جگہ میسر آ گئی اور آئندہ امید ہے جماعت جرمنی والے کوشش کرتے رہیں گے اور اپنی جگہ بھی تلاش کر لیں گے پھر زیادہ آسانی اور آزادی سے پروگرام ہو سکیں گے۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے جگہ میسر کر دی۔ بڑا وسیع علاقہ ہے۔ وسیع علاقہ ہونے کی وجہ سے ڈیوٹی کے کارکنان کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے۔ خاص طور پر سیکیورٹی والوں کو اتنے وسیع علاقہ کو ہر طرف سے کور کرنا پڑے گا۔ احتیاط کرنی پڑے گی۔ آجکل بعض لوگوں کے مسلمانوں کے متعلق اچھے خیالات نہیں ہیں تو ان کی وجہ سے پریشانی بھی ہو سکتی ہے۔ یا یہاں پر رہنے والے مسلمان جو ہماری جماعت کے خلاف ہیں وہ بھی پریشانی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس لیے پہلی بات تو یہ ہے کہ سیکیورٹی والوں کو اس وسیع علاقہ میں اپنی ڈیوٹیز بہت محتاط ہو کر دینی پڑیں گی۔

دوسرے ایک لمبے عرصہ کے بعد وسیع پیمانے پر آپ کو مہمان نوازی کا بھی موقع مل رہا ہے۔ کھانا پکانے والے تو کھانا پکا دیں گے اور مجھے امید ہے وہ اس میں کسی قسم کی کنجوسی نہیں کریں گے اور جو اندازہ ہے اس کے مطابق کھانا پکتا رہے گا اور ہر ایک کو کھانا میسر آ جائے گا۔ جو کھانا کھلانے والے ہیں ان کا کام ہے کہ ہر کسی کو خوش اخلاقی سے کھانا serve کریں اور کسی قسم کی بدمزگی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یو.کے جلسہ میں میں نے کارکنان کو کہا تھا کہ ہر کارکن کا فرض ہے کہ ہمیشہ مسکراتا رہے اور یہی بات میں آپ کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہر کارکن کا فرض ہے کہ ہمیشہ مسکرائے اور آرام سے اور پیار سے ہر آنے والے مہمان سے بات کریں۔ بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں جس میں بدمزگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن اگر اس صورت حال میں کارکن صبر و تحمل اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ایسے موقع پر avoid کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سیکیورٹی کے حوالہ سے پہلے بات کی تھی، اب عورتوں کے بارہ میں بھی کہہ دوں۔ بعض دفعہ آنے والیاں اور بعض مرد بھی تنگ کرتے ہیں، یہاں آپ نے خوش اخلاقی کا

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

مظاہرہ کرنا ہے۔ بیت السبوح میں نمازوں اور ملاقاتوں کے دوران لوگ آتے رہے، وہاں چیکنگ ہو رہی تھی تو ایک شکایت مجھے پہنچی، ایک عورت کہتی ہے مجھے دھکا دیا اور چیک کرنے والی عورت صحیح طرح پیش نہیں آئی۔ تو اس بات کا خیال رکھیں کہ نظر بھی رکھنی ہے، احتیاط بھی کرنی ہے، اپنے کام پر پوری طرح توجہ بھی دینی ہے لیکن ساتھ ہی اخلاق بھی اچھے ہونے چاہئیں۔ چیک بھی کریں تو نرمی، پیار اور محبت سے کریں اور کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی جو تیاری ہوئی ہے، اس نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ خوف کہ چار سال کے عرصہ کے بعد اتنے وسیع پیمانے پر شاید تیاری صحیح نہ ہو سکے، یہ دور ہو گیا اور والنٹیئر ز نے، خدام، انصار اور جماعت کے افراد نے مل کر جلسہ گاہ کو جلسہ کیلئے تیار کر دیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اپنا کام بھولے نہیں اور آئندہ آنے والے اور وہ بچے جو اب جوان ہو رہے ہیں وہ بھی آپ سے سیکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک نسل کے بعد دوسری نسل تک یہ جو کام کرنے کی روح ہے، ہنگامی اور ایک جذبہ سے کام کرنے کی روح، جماعت کی خاطر کام کرنے کی روح یہ آئندہ نسلوں میں بھی پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ جس کی جو کوئی بھی ڈیوٹی ہے، چاہے وہ پارکنگ کی ہے، تربیت کی ہے اور مختلف شعبہ جات ہیں، ہر جگہ اپنی بھرپور صلاحیت کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دیں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے مسکراتے چہروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ دعا کرلیں۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں 9 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کے بعد اپنی رہائش گاہ کی طرف جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ کھڑے ہو کر بالائی منزل سے ہیومینٹی فرسٹ کی نمائش کا نظارہ کیا۔ حضور انور نے امیر صاحب جرمنی کو ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں میں مدد کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا ہیومینٹی فرسٹ خلیفۃ المسیح کی ہدایت پر قائم کردہ تنظیم ہے اور خلیفہ وقت کی ہدایت اور ارشادات کے مطابق یہ یہاں کام کر رہے ہیں۔

انچارج ہیومینٹی فرسٹ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم نے جتنے بھی Merchandise بنائے، خود تیار کیے ہیں۔ اپنی مشین لے لی ہے۔ لیزر کی مشین بھی لے لی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا آپ نے کمال کر دیا ہے۔ بہت اچھی بات ہے خود تیار کیے ہیں۔

حضور انور نے انچارج صاحب کو ہدایت فرمائی کہ واٹر فار لائف (Water for Life) کے تحت ایک گندے پانی کی بالٹی اپنی نمائش میں رکھوائیں تاکہ لوگوں کو علم ہو کہ افریقہ کے بعض علاقوں کے لوگ اس قسم کا گندا پانی پیتے ہیں۔ اس سے ایک تو شکر گزاری ہوگی اور دوسرے لوگوں میں ان کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوگا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ کا قیام جلسہ گاہ کے اندر ہی ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

......☆......☆......☆......

یکم ستمبر 2023ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 40 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 47ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کے قیام پر سو سال مکمل ہونے پر اس کا انعقاد ہو رہا ہے۔

پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ سے جلسہ سالانہ جرمنی کا آغاز

پروگرام کے مطابق دوپہر 1 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کیلئے جلسہ گاہ کے مختلف ہالوں کے درمیان واقع کھلے لان میں تشریف لے آئے۔

حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

MTA انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے LIVE نشریات صبح سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں LIVE نشر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح ہوا۔

خطبہ جمعہ کیلئے مردانہ جلسہ گاہ میں درج ذیل زبانوں کے تراجم کا انتظام کیا گیا تھا: جرمن، انگلش، عربی، فرانسیسی، بوزنین، بنگالی، ترکش، روسی، بلغارین، البانین، سپینش۔

لجنہ کے جلسہ گاہ میں ویب سٹریم کے ذریعہ تمام زبانوں میں تراجم سننے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب کہ مردانہ جلسہ گاہ میں ریڈیو اور ویب سٹریم کے ذریعہ تمام زبانوں میں تراجم سننے کا انتظام کیا گیا تھا۔

MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ یہاں سے نو زبانوں انگریزی، عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، انڈونیشین، رشین، سواحیلی اور سپینش میں خطبہ جمعہ کے LIVE ترجمہ کا انتظام تھا۔ جب کہ یوربا، ہاؤسا، TWE، تامل اور ملیالم میں بھی Live ترجمہ کا انتظام تھا۔

2 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا۔ (خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر مورخہ 21 ستمبر 2023 شمارہ نمبر 38 میں شائع ہو چکا ہے) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ 3 بجکر 13 منٹ تک جاری رہا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف آتے ہوئے راستہ میں ہیومینٹی فرسٹ کی نمائش میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُس گندے پانی کی بالٹی کے بارہ میں دریافت فرمایا جس کی ہدایت حضور انور نے ایک روز قبل فرمائی تھی۔ اس پر انچارج صاحب ہیومینٹی فرسٹ جرمنی نے عرض کیا کہ یہ بالٹی نمائش کے ایک حصہ میں رکھوا دی گئی ہے۔ انچارج صاحب ہیومینٹی فرسٹ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ اب ہم نے اپنا FUNK سسٹم بھی تیار کر لیا ہے۔ تاکہ ہم Disaster Relief کے دوران آپس میں رابطے قائم کر سکیں۔ اگر کسی وجہ سے ٹیلیفون سسٹم بند ہو جاتا ہے تو تب بھی اپنے سسٹم کے ذریعہ آپس میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

’’مسجد مبارک‘‘ FLORSTADT کا افتتاح

28 اگست 2023ء کو ہوا تھا۔ علاقہ کے پرنٹ میڈیا نے اس کی درج ذیل کوریج دی۔

اخبار Wetterauer Zeitung نے اپنی اشاعت میں لکھا: حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے مسجد کے قیام کی غرض بیان فرمائی حقیقت میں مساجد کو اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ مختلف اقوام اور مذہب کے لوگوں کے درمیان امن قائم کیا جائے۔ اس اخبار کی اشاعت ایک لاکھ 12 ہزار ہے۔

اسکے علاوہ اخبار Kreis Anzeiger اور اخبار Frankfurter Neue Presse نے بھی مسجد کے افتتاح کی خبر دی۔ ان دونوں اخبارات کی اشاعت 74,300 ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر ان تینوں کی اشاعت ایک لاکھ 86 ہزار 300 ہے۔

اسکے علاوہ ٹیلیویژن HR-Fernshen کے پروگرام Hessenschau میں مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے درج ذیل خبر دی گئی:

شہر Florstadt میں احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر بہت اعلیٰ مہمان آئے۔ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے مسجد کا افتتاح فرمایا۔ کچھ ماہ قبل ہی یہ عمارت Nieder- Florstadt میں مکمل ہوئی تھی۔ دنیا بھر کے دس ملین سے زائد مسلمانوں کے روحانی سربراہ آج کل جلسہ سالانہ کی غرض سے جو کہ اس ویک اینڈ کو Stuttgart میں منعقد ہوگا تشریف لائے ہیں۔

بدھ کے روز شہر Karben میں خلیفہ نے ایک اور مسجد کا افتتاح فرمانا ہے۔

مسجد صادق Karben کے افتتاح کے حوالہ سے

اخبار Frankfurter Neue Presse نے درج ذیل خبر دی: خلیفہ صاحب نے اس بات کی تلقین کی کہ ’’ہر مذہب کو امن اور رواداری کی کوششیں کرنی چاہئیں اور ہمارے انبیاء نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کیا جائے اور امن اور پیار کی زندگی گزاری جائے۔‘‘ مزید انہوں نے کہا ’’اسلام کی حقیقی تصویر ہماری مساجد میں دیکھنے کو ملتی ہے اور ہم اس کی تصدیق اپنے اعمال سے دکھانا چاہتے ہیں۔‘‘

اس اخبار کی اشاعت تقریباً 50 ہزار ہے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں
اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہو سکتی ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ سادگی اختیار کر کے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جا سکتی ہے......شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہو سکتی ہیں۔ مساجد کی تعمیر میں دیا جا سکتا ہے اور کاموں میں دیا جا سکتا ہے۔ مختلف تحریکات میں دیا جا سکتا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 نومبر 2006ء)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالب دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

آغاز اسلام میں عرب کے معاشرہ میں دو قسم کی لونڈیاں پائی جاتی تھیں

ایک وہ جو جنگوں کے علاوہ بعض اَور ذرائع سے مسلمانوں کی ملکیت میں آئی ہوئی تھیں، ایسی لونڈیوں کے بارے میں اسلام نے تعلیم دی کہ جو مسلمان اپنی ملکیت میں موجود لونڈی کی بہترین تعلیم و تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اسکی مرضی سے اس سے نکاح کر لے تو ایسے مسلمان کیلئے دوہرا ثواب ہے، ایسی لونڈیوں کے ساتھ کسی مسلمان کو نکاح کے بغیر جسمانی تعلق قائم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوتی تھی

وہ لونڈیاں جو رسول کریم ﷺ کے مقابل پر حملہ کرنے والے لشکر کے ساتھ ان کی مدد کرنے کیلئے ان کے ساتھ آتی تھیں اور وہ جنگ میں قید کر لی جاتی تھیں، تو اگر وہ مکاتبت کا مطالبہ نہ کریں تو ان کو بغیر نکاح کے اپنی بیوی بنانا جائز ہے یعنی نکاح کیلئے ان کی لفظی اجازت کی ضرورت نہیں تھی

نکاح ایک اعزاز ہے جو عورت کو حاصل ہوتا ہے، لونڈی کو یہ اعزاز دینے کا کیا مطلب؟

وہ تو اس قوم سے تعلق رکھنے والی ہوتی ہے جو اسلام کو مٹانے کیلئے حملہ آور ہوتی ہے، یہ دراصل اس قوم کیلئے سزا ہے جو مذہب بدلوانے کیلئے حملہ آور ہو

یہ تو انصاف اور طریق عدل سے بعید تھا کہ کافر تو جب کسی مسلمان عورت کو اپنے قبضہ میں لاویں تو اُس کو لونڈی بناویں اور عورتوں کی طرح اُن کو استعمال کریں اور جب مسلمان اُن کی عورتوں اور اُن کی لڑکیوں کو اپنے قبضہ میں کریں تو ماں بہن کر کے رکھیں

اسلام اس بات کا حامی نہیں کہ کافروں کے قیدی غلام اور لونڈیاں بنائی جائیں بلکہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں اِس قدر قرآن شریف میں تاکید ہے کہ جس سے بڑھ کر متصور نہیں

غرض ابتداً غلام لونڈی بنانے کی کافروں سے شروع ہوئی اور اسلام میں بطور سزا کے یہ حکم جاری ہوا اور اُس میں بھی آزاد کرنے کی ترغیب دی گئی

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:57)

سوال: جرمنی سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ جماعت کی ایک ویب سائٹ پر مذہبی جنگوں میں پکڑی جانے والی لونڈیوں کے بارے میں ایک آرٹیکل موجود ہے جس کے مطابق ان لونڈیوں کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے قبل نکاح کی ضرورت نہیں، جبکہ یہ موقف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تفسیر کبیر میں بیان موقف کے خلاف ہے۔ نیز یہ موقف تبلیغی رابطوں اور بعض احمدیوں کیلئے بے چینی کا باعث بنتا ہے۔

اسی طرح ایک اور خاتون نے لکھا کہ قرآن کریم میں جو آیا ہے کہ ”جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے“ اس بارے میں مجھے کچھ پریشانی ہے۔ میں بطور ایک عورت کے مطمئن نہیں ہو پا رہی، کیونکہ اسلام میں زنا سے منع فرمایا گیا ہے اور وہ عورتیں بھی کسی کی بیویاں ہوسکتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ کیا ان کے ساتھ تعلق ان کی مرضی کے ساتھ ہوتا تھا یا مرضی کے بغیر بھی اجازت تھی؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوبات مورخہ 6 رجون 2022ء اور مورخہ 20 رمارچ 2023ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اصل بات یہ ہے کہ اس مسئلہ کی اچھی طرح وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے کئی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں جن کی تردید حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں فرمائی ہے اور آپ کے خلفاء بھی حسب موقع وقتاً فوقتاً اسکی تردید کرتے رہے اور اصل تعلیم بیان فرماتے رہے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ اسلام برسرپیکار دشمن کی عورتوں کے ساتھ صرف اس وجہ سے کہ وہ برسرپیکار ہیں قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ جو بھی دشمن ہے ان کی عورتوں کو پکڑ لاؤ اور اپنی لونڈیاں بنالو۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جب تک خون ریز جنگ نہ ہو تب تک کسی کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (الانفال: 68) کسی نبی کیلئے جائز نہیں کہ زمین میں خون ریز جنگ کیے بغیر قیدی بنائے تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جب کہ اللہ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

پس جب خون ریز جنگ کی شرط لگا دی تو پھر میدان جنگ میں صرف وہی عورتیں قیدی کے طور پر پکڑی جاتی تھیں جو محاربت کیلئے وہاں موجود ہوتی تھیں۔ اس لیے وہ صرف عورتیں نہیں ہوتی تھیں بلکہ حربی دشمن کے طور پر وہاں آئی ہوتی تھیں۔

علاوہ ازیں جب اس وقت کے جنگی قوانین اور اس زمانہ کے رواج کو دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ اس زمانہ میں جب جنگ ہوتی تھی تو دونوں فریق ایک دوسرے کے افراد کو خواہ وہ مرد ہوں یا بچے یا عورتیں قیدی کے طور پر غلام اور لونڈی بنا لیتے تھے۔ اس لیے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ: 41) کے تحت ان کے اپنے ہی قوانین کے تابع جو کہ فریقین کو تسلیم ہوتے تھے، مسلمانوں کا ایسا کرنا کوئی قابل اعتراض امر نہیں ٹھہرتا۔ خصوصاً جب اسے اس زمانہ، ماحول اور علاقہ کے قوانین کے تناظر میں دیکھا جائے۔ اس زمانہ میں برسرپیکار فریقین اس وقت کے مروجہ قواعد اور دستور کے مطابق ہی جنگ کر رہے ہوتے تھے اور جنگ کے تمام قواعد فریقین پر مکمل طور پر چسپاں ہوتے تھے، جس پر دوسرے فریق کو کوئی اعتراض نہ ہوتا تھا۔ یہ امور قابل اعتراض تب ہوتے جب مسلمان ان مسلمہ قواعد سے انحراف کر کے ایسا کرتے۔

اسکے باوجود قرآن کریم نے ایک اصولی تعلیم کے ساتھ ان تمام جنگی قواعد کو بھی باندھ دیا۔ فرمایا فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ (البقرۃ: 195) یعنی جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر ویسی ہی زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر کی ہو۔ پھر فرمایا فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (المائدۃ: 95) یعنی جو اس کے بعد حد سے تجاوز کرے گا اس کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔

یہ وہ اصولی تعلیم ہے جو سابقہ تمام مذاہب کی تعلیمات پر بھی امتیازی فضیلت رکھتی ہے۔ بائبل اور دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ میں موجود جنگی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو ان میں دشمن کو تہس نہس کر کے رکھ دینے کی تعلیم ملتی ہے۔ مرد و عورت تو ایک طرف رہے ان کے بچوں، جانوروں اور گھروں تک کو لوٹ لینے، جلا دینے اور ختم کر دینے کے احکامات ان میں ملتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے ان حالات میں بھی جبکہ فریقین کو اپنے جذبات پر کوئی قابو نہیں رہتا اور دونوں ایک دوسرے کو مارنے کے درپے ہوتے ہیں اور جذبات اتنے مشتعل ہوتے ہیں کہ مارنے کے بعد بھی جذبات سرد نہیں پڑتے اور دشمن کی لاشوں کو پامال کر کے غصہ ٹھنڈا کیا جاتا ہے، ایسی تعلیم دی کہ گویا منہ زور گھوڑوں کو لگام ڈالی ہو اور صحابہؓ نے اس پر ایسا خوبصورت عمل کر کے دکھایا کہ تاریخ ایسے سینکڑوں قابل رشک واقعات سے بھری پڑی ہے۔

اُس زمانہ میں کفار مسلمان عورتوں کو قیدی بنا لیتے اور ان سے بہت ہی ناروا سلوک کرتے۔ قیدی تو الگ رہے وہ تو مسلمان مقتولوں کی نعشوں کا مُثلہ کرتے ہوئے ان کے ناک کان کاٹ دیتے تھے۔ ہندہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبانا کون بھول سکتا ہے۔ لیکن ایسے مواقع پر بھی مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی کہ ہرچند کہ وہ میدان جنگ میں ہیں لیکن پھر بھی کسی عورت اور کسی بچے پر تلوار نہیں اٹھانی اور مُثلہ سے مطلقاً منع فرما کر دشمنوں کی لاشوں کی بھی حرمت قائم فرمائی۔

پھر اس بارے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ آغاز اسلام میں عرب کے معاشرہ میں دو قسم کی لونڈیاں پائی جاتی تھیں، ایک وہ جو جنگوں کے علاوہ بعض اَور ذرائع سے مسلمانوں کی ملکیت میں آئی ہوئی تھیں، ایسی لونڈیوں کے بارے میں اسلام نے تعلیم دی کہ جو مسلمان اپنی ملکیت میں موجود لونڈی کی بہترین تعلیم و تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کی مرضی سے اس سے نکاح کر لے تو ایسے مسلمان کیلئے دوہرا ثواب ہے۔ (صحیح بخاری کتاب العلم بَاب تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ) ایسی لونڈیوں کے ساتھ کسی مسلمان کو نکاح کے بغیر جسمانی تعلق قائم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوتی تھی، جیسا کہ حضور ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد میں بھی اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ ایسی لونڈی کی تعلیم و تربیت کرنے کے بعد

اسے آزاد کر دیا جائے۔ اور جب کوئی عورت آزاد ہو جائے تو نکاح کیلئے اس کی مرضی لازمی شرط ہے۔

اور دوسری قسم کی وہ لونڈیاں تھیں جو اس زمانہ کے حالات میں جبکہ دشمن اسلام مسلمانوں کو طرح طرح کے ظلموں کا نشانہ بناتے تھے اور اگر کسی غریب مظلوم مسلمان کی عورت ان کے ہاتھ آجاتی تو وہ اسے لونڈی کے طور پر اپنی عورتوں میں داخل کر لیتے تھے۔ چنانچہ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ:41) کی قرآنی تعلیم کے مطابق ایسی عورتیں جو اسلام پر حملہ کرنے والے لشکر کے ساتھ ان کی مدد کیلئے آتی تھیں اور اُس زمانہ کے رواج کے مطابق جنگ میں بطور لونڈی کے قید کر لی جاتی تھیں۔ اور پھر دشمن کی یہ عورتیں جب تاوان کی ادائیگی یا مکاتبت کے طریق کو اختیار کر کے آزادی حاصل نہیں کرتی تھیں اور انہیں مجاہدین میں تقسیم کر دیا جاتا تھا تو اس مجاہد کا اس لونڈی سے جسمانی تعلق قائم کرنا مذکورہ بالا تعلیم اور رسم و رواج کے مطابق درست ہوتا تھا۔ باقی جہاں تک ان لونڈیوں سے نکاح کا معاملہ ہے تو اس بارے میں دو آراہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تفسیر کبیر میں بیان فرمودہ ایک مؤقف کے مطابق ایسی لونڈیوں کے ساتھ جسمانی تعلق سے قبل نکاح ضروری تھا۔ (تفسیر کبیر، جلد ششم، صفحہ 130) اور یہی مؤقف حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔ (حقائق الفرقان، جلد سوم، صفحہ 418)

دوسرا نقطۂ نظر جس کے مطابق مسلمانوں پر حملہ کرنے والے دشمن کے لشکر میں شامل ایسی عورتیں جب اُس زمانہ کے رواج کے مطابق مسلمانوں کے قبضہ میں بطور لونڈی کے آتی تھیں تو ان سے ازدواجی تعلقات کیلئے رسماً کسی نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی تھی، بھی غلط نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بعض اور مواقع پر ایسی لونڈیوں کے بارے میں جواب دیتے ہوئے اس موقف کو بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس سوال کہ 'لونڈی کو بغیر نکاح کے گھر میں بمنزلہ بیوی کے رکھنا کہاں تک درست ہے۔ علماء کا فتویٰ ہے کہ لونڈی سے نکاح کی ضرورت نہیں۔ بلا نکاح تعلق رکھنا جائز ہے۔ یہ درست ہے یا نا درست؟' کے جواب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سوال کا جواب لونڈی کی تعریف پر منحصر ہے۔ اگر لونڈیوں سے وہ لونڈیاں مراد ہوں جو رسول کریم ﷺ کے مقابل پر حملہ کرنے والے لشکر کے ساتھ ان کی مدد کرنے کیلئے ان کے ساتھ آتی تھیں اور وہ جنگ میں قید کر لی جاتی تھیں، تو اگر وہ مکاتبت کا مطالبہ نہ کریں تو ان کو بغیر نکاح کے اپنی بیوی بنانا جائز ہے یعنی نکاح کیلئے ان کی لفظی اجازت کی ضرورت نہیں تھی۔

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان نمبر 57، جلد 24، مورخہ 5 ستمبر 1936ء صفحہ 5)

پھر اس سوال کہ 'لونڈی سے نکاح کرنے یا نہ کرنے کے متعلق حضور کا کیا خیال ہے؟' کے جواب میں حضورؓ نے فرمایا: نکاح ایک اعزاز ہے جو عورت کو حاصل ہوتا ہے۔ لونڈی کو یہ اعزاز دینے کا کیا مطلب؟ وہ تو اس قوم سے تعلق رکھنے والی ہوتی ہے جو اسلام کو مٹانے کیلئے حملہ آور ہوتی ہے۔ لونڈیاں اس قوم کی عورتیں بنائی جاسکتی ہیں جس نے مسلمانوں پر ان کا مذہب بدلوانے کیلئے حملہ کیا ہو۔ پولیٹیکل جنگ میں اگر فتح حاصل ہو تو لونڈیاں بنانا جائز نہیں۔ یہ دراصل اس قوم کیلئے سزا ہے جو مذہب بدلوانے کیلئے حملہ آور ہو۔ (اخبار الفضل قادیان دارالامان نمبر 20، جلد 22، مورخہ 14 اگست 1934ء صفحہ 5)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی بعض مجالس عرفان میں اور درس القرآن میں لونڈیوں کے مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے اسی مؤقف کو بیان فرمایا ہے کہ ان لونڈیوں سے ازدواجی تعلق استوار کرنے کیلئے رسماً کسی نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔

(مجلس عرفان مورخہ 9 فروری 1994ء، مطبوعہ الفضل 24 اکتوبر 2002ء صفحہ 3، 4) (مجلس عرفان مورخہ 4 نومبر 1994ء مطبوعہ الفضل 4 دسمبر 2002ء صفحہ 4) (درس القرآن مورخہ 14 جنوری 1997ء)

پس قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں میرا یہی مؤقف ہے کہ جو لونڈیاں جنگوں کے بغیر کسی اور ذریعہ سے مسلمانوں کی ملکیت میں تھیں ان کے ساتھ نکاح کے بغیر تعلقات قائم کرنا منع ہوتا تھا۔ لیکن دشمنان اسلام کی جو عورتیں اپنے لشکر کی معاونت کیلئے دشمن کے لشکر کے ساتھ آئی ہوتی تھیں اور دشمن کی شکست کے نتیجہ میں دیگر جنگی قیدیوں کے ساتھ قیدی بنتی تھیں۔ ایسی عورتوں کے ساتھ ان مسلمان مجاہدین کا جن کے حصہ میں وہ مال غنیمت کے طور پر آتی تھیں، جسمانی تعلقات کیلئے باقاعدہ کسی ایسے رسمی نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی تھی، جس میں اس لونڈی کی رضامندی ضروری ہو یا اسلامی دستور کے مطابق اسکے ولی کی رضامندی ضروری ہو، بلکہ جس طرح بہت سے قبائل اور معاشروں میں یہ طریق رائج رہا ہے اور اب بھی بعض ممالک میں یہ طریق موجود ہے کہ معاشرہ میں صرف یہ بتا دیا جاتا ہے کہ ہم میاں بیوی ہیں اور یہی ایک قسم کا اعلان نکاح ہوتا ہے، اسی طرح مذکورہ بالا ان دوسری قسم کی لونڈیوں کا جنگ کے بعد مال غنیمت کی تقسیم میں کسی مجاہد کے حصہ میں آنا ان دونوں کا ایک طرح کا اعلان نکاح ہی ہوتا تھا۔ لیکن اس قسم کے نکاح کے نتیجہ میں مرد کیلئے چار شادیوں تک کی اجازت پر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا یعنی ایک مرد چار شادیوں کے بعد بھی مذکورہ بالا قسم کی لونڈی سے ازدواجی تعلقات قائم کر سکتا تھا۔ البتہ اگر اس لونڈی کے ہاں بچہ پیدا ہو جاتا تھا تو وہ ام الولد کے طور پر آزاد ہو جاتی تھی۔

اسلام نے لونڈیوں سے حسن سلوک کرنے، ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے اور انہیں آزاد کر دینے کو ثواب کا موجب قرار دیا۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ۔ (صحیح بخاری، کتاب العتق، بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ) یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو اور وہ اسے نہایت اچھے آداب سکھائے اور پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرلے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

اسی طرح لونڈیوں کے بارے میں یہ بھی حکم دیا کہ اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کے ساتھ اس وقت تک تعلق قائم نہ کیا جائے جب تک کہ وہ بچہ نہ جن لیں، تا کہ ان کے ہاں پیدا ہونے والے بچہ کا نسب مشتبہ نہ ہو۔ چنانچہ رویفع بن ثابت انصاری روایت کرتے ہیں۔ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ۔ يَعْنِي إِتْيَانَ الْحَبَالَى۔ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ (سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب فِي وَطْءِ السَّبَايَا) یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو حنین کے دن فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنا پانی کسی اور کی کھیتی میں لگائے۔ یعنی حاملہ عورتوں سے ازدواجی تعلق قائم کرے۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ قیدی عورت سے صحبت کرے جب تک کہ استبرائے رحم نہ ہو جائے۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے فروخت کرے۔

حضور ﷺ کا یہ ارشاد آزاد عورتوں اور لونڈیوں ہر دو کیلئے ہے کہ ان کے حاملہ ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ تعلقات زوجیت قائم کرنا منع ہے۔ لیکن اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ غیر حاملہ عورت سے بغیر نکاح کے ازدواجی تعلق قائم کرنا جائز ہے۔ ہرگز نہیں۔ آزاد عورت کے ساتھ شادی کے بغیر تعلقات زوجیت قائم کرنا زنا ہے اور زنا کو اسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے۔

لونڈیوں کا معاملہ آزاد عورتوں سے مختلف ہے جس کی وضاحت اس خط میں بڑی تفصیل کے ساتھ کر دی گئی ہے لیکن اس حدیث کی رو سے ایسی لونڈی جو حاملہ ہو، اسکے بارے میں بھی یہی ہدایت ہے کہ جب تک وہ حمل سے فارغ نہ ہو جائے اسکا مالک اسکے ساتھ تعلقات زوجیت قائم نہ کرے۔

پس اصولی بات یہی ہے کہ اسلام انسانوں کو لونڈیاں اور غلام بنانے کے حق میں ہرگز نہیں ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں، اس وقت کے مخصوص حالات میں مجبوراً اسکی وقتی اجازت دی گئی تھی لیکن اسلام نے اور آنحضرت ﷺ نے بڑی حکمت کے ساتھ ان کو بھی آزاد کرنے کی ترغیب دی اور جب تک وہ خود آزادی حاصل نہیں کر لیتے تھے یا انہیں آزاد نہیں کر دیا جاتا تھا، ان سے حسن و احسان کے سلوک کی ہی تاکید فرمائی گئی۔

اور جونہی یہ مخصوص حالات ختم ہو گئے اور ریاستی قوانین نے نئی شکل اختیار کر لی جیسا کہ اب مروج ہے تو اس کے ساتھ ہی لونڈیاں اور غلام بنانے کا جواز بھی ختم ہو گیا۔ اب اسلامی شریعت کی رو سے لونڈی یا غلام رکھنے کا قطعاً کوئی جواز نہیں ہے بلکہ حکم و عدل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے موجودہ حالات میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام لونڈیوں کے مسئلہ پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رہا یہ امر کہ کافروں کی عورتوں اور لڑکیوں کو جو لڑائیوں میں ہاتھ آویں لونڈیاں بنا کر اُن سے ہم بستر ہونا تو یہ ایک ایسا امر ہے جو شخص اصل حقیقت پر اطلاع پاوے وہ اس کو ہرگز محل اعتراض نہیں ٹھیرائے گا۔

اور اصل حقیقت یہ ہے کہ اُس ابتدائی زمانہ میں اکثر چنڈال اور خبیث طبع لوگ ناحق اسلام کے دشمن ہو کر طرح طرح کے دُکھ مسلمانوں کو دیتے تھے اگر کسی مسلمان کو قتل کریں تو اکثر اس میّت کے ہاتھ پیر اور ناک کاٹ دیتے تھے اور بے رحمی سے بچوں کو بھی قتل کرتے تھے اور اگر کسی غریب مظلوم کی عورت ہاتھ آتی تھی تو اُس کو لونڈی بناتے تھے اور اپنی عورتوں میں (مگر لونڈی کی طرح) اُس کو داخل کرتے تھے اور کوئی پہلو ظلم کا نہیں تھا جو انہوں نے اٹھا (نہ) رکھا تھا۔ ایک مدت دراز تک مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم ملتا رہا کہ ان لوگوں کی شرارتوں پر صبر کرو مگر آخر کار جب ظلم حد سے بڑھ گیا تو خدا نے اجازت دیدی کہ اب ان شریر لوگوں سے لڑو اور جس قدر وہ زیادتی کرتے ہیں اس سے زیادہ نہ کرو لیکن پھر بھی مُثلہ کرنے سے منع کیا یعنی منع فرما دیا کہ کافروں کے کسی مقتول کی ناک کان ہاتھ وغیرہ نہیں کاٹنے چاہئیں اور جس بے عزتی کو مسلمانوں کیلئے وہ لوگ پسند کرتے تھے اس کا بدلہ لینے کیلئے حکم دیدیا۔ اسی بنا پر اسلام میں یہ رسم جاری ہوئی کہ کافروں کی عورتیں لونڈی کی طرح رکھی جائیں اور عورتوں کی طرح استعمال کی جائیں یہ تو انصاف اور طریق عدل سے بعید تھا کہ کافر تو جب کسی مسلمان عورت کو اپنے قبضہ میں لاویں تو اُس کو لونڈی بناویں اور عورتوں کی طرح اُن کو استعمال کریں اور جب مسلمان اُن کی عورتوں اور اُن کی لڑکیوں کو اپنے قبضہ میں کریں تو ماں بہن کر کے رکھیں ...... پس اسی طرح جب عرب کے خبیث فطرت ایذا اور دُکھ دینے سے باز نہ آئے اور نہایت بے حیائی اور بے غیرتی سے عورتوں پر بھی فاسقانہ حملے کرنے لگے تو خدا نے اُن کی تنبیہ کیلئے یہ قانون جاری کر دیا کہ اُن کی عورتیں بھی اگر لڑائیوں میں پکڑی جائیں تو اُن کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے۔ پس یہ تو بموجب مثل مشہور کہ عوض معاوضہ گلہ ندارد کوئی محل اعتراض نہیں۔ جیسے ہندی میں بھی یہ مثل مشہور ہے کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی...... پھر ماسوا اسکے اسلام اس بات کا حامی نہیں کہ کافروں کے قیدی غلام اور لونڈیاں بنائی جائیں بلکہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں اِس قدر قرآن شریف میں تاکید ہے کہ جس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ غرض ابتدا غلام لونڈی بنانے کی کافروں سے شروع ہوئی اور اسلام میں بطور سزا کے یہ حکم جاری ہوا اور اُس میں بھی آزاد کرنے کی ترغیب دی گئی۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 252 تا 255)

حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں: یاد رہے کہ نکاح کی اصل حقیقت یہ ہے کہ عورت اور اس کے ولی کی اور نیز مرد کی بھی رضامندی لی جاتی ہے لیکن جس حالت میں ایک عورت اپنی آزادی کے حقوق کھو چکی ہے اور وہ آزاد نہیں ہے بلکہ وہ ان ظالم طبع جنگجو لوگوں میں سے ہے جنہوں نے مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں پر بے جا ظلم کئے ہیں تو ایسی عورت جب گرفتار ہو کر اپنے اقارب کے جرائم کی پاداش میں لونڈی بنائی گئی تو اس کی آزادی کے حقوق سب تلف ہو گئے لہٰذا وہ اب فتحیاب بادشاہ کی لونڈی ہے اور ایسی عورت کو حرم میں داخل کرنے کیلئے اس کی رضامندی کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے جنگجو اقارب پر فتحیاب ہو کر اس کو اپنے قبضہ میں لانا یہی اس کی رضامندی ہے۔ یہی حکم توریت میں بھی موجود ہے ہاں قرآن شریف میں فَكُّ رَقَبَةٍ یعنی لونڈی غلام کو آزاد کرنا بڑے ثواب کا کام بیان فرمایا ہے اور عام مسلمانوں کو رغبت دی ہے کہ اگر وہ ایسی لونڈیوں اور غلاموں کو آزاد کر دیں تو خدا کے نزدیک بڑا اجر حاصل کریں گے۔ اگرچہ مسلمان بادشاہ ایسے خبیث اور چنڈال لوگوں پر فتح یاب ہو کر غلام اور لونڈی بنانے کا حق رکھتا ہے مگر پھر بھی بدی کے مقابل پر نیکی کرنا خدا نے پسند فرمایا ہے۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ ہمارے زمانہ میں اسلام کے مقابل پر جو کافر کہلاتے ہیں انہوں نے یہ تعدی اور زیادتی کا طریق چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے اب مسلمانوں کیلئے بھی روا نہیں کہ ان کے قیدیوں کو لونڈی غلام بناویں کیونکہ خدا قرآن شریف میں فرماتا ہے جو تم جنگجو فرقہ کے مقابل پر صرف اسی قدر زیادتی کرو جس میں پہلے انہوں نے سبقت کی ہو پس جبکہ اب وہ زمانہ نہیں ہے اور اب کافر لوگ جنگ کی حالت میں مسلمانوں کے ساتھ ایسی سختی اور زیادتی نہیں کرتے کہ ان کو اور ان کے مردوں اور عورتوں کو لونڈیاں اور غلام بناویں بلکہ وہ شاہی قیدی سمجھے جاتے ہیں اس لئے اب اس زمانہ میں مسلمانوں کو بھی ایسا کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 253 حاشیہ)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 جون 2023)

......☆......☆......☆......

اللہ کی عبادت کرنا ہماری تخلیق کا مقصد ہے اس لئے ہمیں اس مقصد کو پورا کرنا چاہئے

اپنی روزمرہ کی پنجوقتہ نمازیں اس طرح ادا کریں کہ آپ کو لذت محسوس ہو، اگر آپ تیزی سے اپنی نمازیں ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں ہوسکتا

ایک بنیادی بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے
اگر کہیں ایسی جگہ پر نوکری ملتی ہے جہاں حجاب کی اجازت نہیں ہے تو آپ اس نوکری کو چھوڑ دیں

جہاں دعا کریں وہاں تبلیغ بھی کریں اور اپنے نمونے بھی دکھائیں تا کہ یہ لوگ جو مغرب میں رہنے والے ہیں یہ مذہب کو سمجھ کے اس کو قبول کریں

ایوولیوشن کو تو ہم مانتے ہیں، یہ ہم نہیں مانتے کہ ڈارون کی تھیوری صحیح ہے، انسان کا ایوولیوشن ہوا لیکن جو بندر تھے وہ بندر تھے، جو بیٹل تھے وہ بیٹل تھے جو جانور تھے وہ جانور تھے

ماحول کو صاف رکھیں، گند اٹھاتے رہیں، ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ماحول کو صاف رکھیں گند نہ ہونے دیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفاتِ نو لجنہ اماء اللہ سویڈن کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 نومبر 2021ء کو ممبرات واقفات نو لجنہ اماء اللہ سویڈن سے آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ واقفات نو لجنہ اماء اللہ نے ناصر مسجد Gothenburg، سویڈن سے شرکت کی۔ ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جس کے بعد واقفات نو کو حضور انور سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا۔

ایک واقفہ نو کا سوال جماعتی پروگراموں میں ماحولیات کو مدنظر رکھنے سے متعلق تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے تو یہ ہے کہ عموماً ہمیں ری سائیکل (recycle) چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔ جو جماعت کے ایونٹس ہوتے ہیں اجتماع ہوتے ہیں جلسے ہوتے ہیں وہاں ایک ہائی جین (hygiene) وغیرہ کی بھی ٹیم ہوتی ہے اس کا یہ کام ہے کہ جہاں دوسری facilities ہیں ان میں ہائی جین (hygiene) کا استعمال رکھیں وہاں جو atmosphere ہے ماحول ہے environment ہے اس کو بھی صاف رکھیں۔ اور وہاں سے گند اٹھاتے رہیں جو ری سائیکل پلاسٹک کی چیزیں ہیں ان کو علیحدہ رکھیں۔ جو ڈسپوزیبل چیزیں ہیں ان کو علیحدہ رکھیں اور گورنمنٹ کے جو بِن (bin) بنے ہوتے ہیں جو ٹرک اٹھا کر لے کر جاتے ہیں تو وہ جو ڈسپوزیبل آئٹم ہیں ری سائیکل آئٹم ہیں ان کو اس بن میں ڈالا، جو ڈسپوزیبل ہیں ان کو اس میں ڈالا تا کہ اس کو وہ ڈسپوز آف کر سکیں اپنے طریقے سے۔ تو ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ماحول کو صاف رکھیں گند نہ ہونے دیں۔ اجتماعوں پہ لجنہ کو بھی ناصرات کو بھی ایجوکیٹ کرنے کی ضرورت ہے بچوں کو بھی کہ اپنی چیزیں جو ہیں اِدھر اُدھر پھینکا نہ کرو اگر استعمال کیا ہے تو اس کو بن میں ڈالو اور جو پھینک دیتے ہیں اس طرح وہاں ایک ٹیم ہونی چاہئے ہمارے اجتماعوں پہ جو سارا کچھ اکٹھا کرے اور اس کو بِن میں ڈالے اور پھر جو ری سائیکل چیزیں ہیں وہ ری سائیکل بن میں چلی جائیں جو دوسری ڈسپوزیبل ہیں ان کو ڈسپوز آف کرنے کیلئے علیحدہ بن میں ڈالا جائے۔

ایک دوسری ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ یورپی یونین نے ایک قانون پاس کیا ہے کہ ایمپلائر ایک باپردہ خاتون کو بغیر کسی وجہ کے نوکری سے نکال سکتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس حوالہ سے راہنمائی کی درخواست ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ یہ نہایت احمقانہ قانون ہے اس کے خلاف آوازیں بھی اٹھ رہی ہیں۔ اور یہ تو ہیومن رائٹس کے خلاف ہے۔ ایک شخص حجاب لیتا ہے وہ کہتا ہے میرے مذہب کا حصہ ہے یا کل کو وہ یہودیوں کو کہیں کہ تم جو ٹوپی پہنتے ہو چھوٹی سی سر پہ رکھتے ہو وہ سر پہ رکھ کے نہیں آسکتے۔ ٹھیک ہے۔ مردوں کو کہیں گے تم ٹوپی نہیں پہن سکتے یا سکھ جو ہیں ان کو کہیں کہ تم پگڑی نہیں باندھ سکتے تو جو ان کے رائٹس ہیں ان کو تم deny کر رہے ہو تو اس لیے یہ قانون ہی غلط ہے۔ آپ یہ عہد کرتی ہیں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی۔ ٹھیک ہے۔ اگر کہیں ایسی جگہ پر نوکری ملتی ہے جہاں حجاب کی اجازت نہیں ہے تو آپ اس نوکری کو چھوڑ دیں۔ انسان کو چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے اور اس کے خلاف لیگل فائٹ بھی کرنی چاہئے اور شور بھی مچانا چاہئے لابنگ بھی کرنی چاہئے قانون جو بنائے ہوئے ہیں انسانوں کی پارلیمنٹوں میں یہ کوئی شریعت کے قانون تو نہیں جو ہمیشہ قائم رہیں گے۔ اس کے خلاف آوازیں اٹھیں گی ایک وقت آئے گا یہ بھی قانون ختم ہو جائیں گے، کئی ان کے اپنے قانون بنائے ہوئے ہیں جو آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں۔ تو ہمارا بھی کام ہے کہ آواز اٹھاتے رہیں۔ آج نہیں تو پانچ سال بعد دس سال بعد یا اگلی نسل کو کم از کم آزادی مل سکتی ہے لیکن ایک بنیادی بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اور جو یہ کر رہے ہیں وہ غلط کر رہے ہیں اور پھر ایک طرف کہتے ہیں ہیومن رائٹس کی باتیں کرتے ہیں دوسری طرف جو رائٹس ہیں عورتوں کے اسلام کے اس کو deny کر رہے ہیں۔ تو اس کے خلاف اخباروں میں لکھو۔ سویڈش اخباروں میں بھی لکھیں یورپین اخباروں میں بھی لکھیں۔ ایک پوٹینشل شخص ہے ایک بڑا اچھا کیلیبر کا شخص ہے ایک اچھی سائنٹسٹ عورت ہے ایک اچھی ڈاکٹر ہے سرجن ہے لیکن اس کو اس کا ایمپلائر صرف اس لیے فائر کر دیتا ہے کہ جی تم حجاب پہنتی ہو تو یہ کوئی انصاف تو نہیں ہے یہ تو اس پوٹینشل کو ویسٹ (waste) کرنا ہے اور ایک اچھے دماغ کو اس کے رائٹ سے محروم کرنے کا سوال ہے۔ تو اس کے خلاف لکھیں لابی کریں۔ شور مچاؤ یہاں شور مچانے سے بڑا کچھ ہو جاتا ہے۔ تم لوگ بھی لکھو۔

ایک اَور ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ اگر ایک انسان پیدائشی عیسائی ہے اور اس نے اپنی پوری زندگی ایک عیسائی کی طرح گزاری ہے تو پھر وہ کس طرح مان سکتا ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اس کو زبردستی منوانا ہے تم نے؟ ہم نے کب کہا ہے اس کو زبردستی مسلمان بناؤ۔ ہم نے تو اس کے سامنے اسلام کی خوبیاں رکھنی ہیں۔ اسلام کے مذہب کی تعلیم کہ Christianity یہ کہتی ہے اسلام یہ کہتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی اپنی پیشگوئیاں ہیں عیسائیت کی اپنی پیشگوئیاں کیا ہیں یا حضرت موسیٰ کی اپنی پیشگوئیاں کیا ہیں جنہیں یہ لوگ مانتے ہیں تورات اور انجیل کو مانتے ہیں بائبل پہ یقین رکھتے ہیں تو وہ جب اس کو دیکھ لیتا ہے بہت سارے practising christians ہیں جب وہ دیکھتے ہیں، سوچتے ہیں اور ساری پیشگوئیاں دیکھتے ہیں اور بائبل کی بھی پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو ہے کہ فاران کے پہاڑوں سے آئے گا اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ہاں بات تو سچی ہے۔ بائبل کی ہی بعض پیشگوئیاں ہیں جن میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنا تھا اور ایک آخری زمانے میں نبی نے آنا تھا۔ یہ سارے پرانے نبیوں نے پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں تو اُس کو اگر اس تعلیم کی سمجھ آجاتی ہے اور وہ سن لیتا ہے اور مان لیتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن قرآن کریم نے تو کہہ دیا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہم نے زبردستی کسی کو مسلمان نہیں بنانا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو کہا ہی نہیں کہ زبردستی بناؤ، نہ اسلام نے کبھی زبردستی بنایا۔ بلکہ جنگیں جو ہوتی ہیں اسلام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ جنگیں اسلام نے کیں اسلام پھیلانے کیلئے اسلام نے جنگیں نہیں کیں اسلام پھیلانے کیلئے مذہب کا معاملہ دل کے ساتھ ہے کسی کے دل کو ہم نہیں بدل سکتے ہاں اگر کسی کو سمجھ آجائے وہ اس سے بدلتا ہے۔ عیسائی جو ہیں افریقن جو ہیں وہ بہت اچھے practising عیسائی ہیں یورپین تو پریکٹسنگ عیسائی ہیں ہی نہیں اور وہاں بہت سارے ہیں جو احمدیت اور اسلام قبول کر رہے ہیں۔ یورپ میں بھی بعض لوگ ہیں جو عیسائیت قبول کر لیتے ہیں لیکن افریقہ میں تو پریکٹسنگ ہیں اور وہ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ہمارے جو شروع کے جو احمدی ہوئے ہیں ویسٹ افریقہ میں مثلاً سارے کے سارے عیسائیت سے ہی اسلام میں داخل ہوئے۔ اور احمدی ہوئے۔ تو اصل چیز یہ ہے کہ دل کا معاملہ ہے ہم نے زبردستی کسی کو نہیں منانا۔

پھر اس ممبر لجنہ نے عرض کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خدام کے ساتھ کلاس میں سورج مغرب سے نکلے گا کی پیشگوئی کے بارے میں دعا کی ہدایت کی۔ پیارے حضور خاکسار اس بارے میں کچھ کہنے کی اجازت چاہتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا 'ہاں فرماؤ'۔ اس پر انہوں نے عرض کی کہ پچھلے تیس سالوں سے خلافت کا سورج مغرب کو اپنی روشنی سے منور کر رہا ہے تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سورج مغرب سے نکلنے کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ ہو رہی ہے ایک لحاظ سے تو ہو رہا ہے مغرب سے اسلام کی تعلیم پھیل رہی ہے دنیا میں، خلافت یہاں ہے اس لحاظ سے ایک لحاظ سے ایک ذوقی تشریح ہے، لے سکتے ہو یہ مطلب۔ لیکن اصل چیز یہ ہے کہ یہاں اسی تبلیغ سے ایک وقت آئے گا یہ بھی اس کا مطلب ہے کہ ایک وقت آئے گا جب مغرب کے لوگ زیادہ اسلام کو قبول کریں گے اور جب یہ اسلام کو قبول کریں گے جس طرح رومن حکومت کے زمانے میں ہوا تھا عیسائیت بادشاہ نے قبول کر لی تھی تو پھر اسلام کی تبلیغ تو جلدی دنیا میں پھیلے گی۔ سمجھ آئی۔ تو یہ بھی ہے کہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جہاں دعا کریں وہاں تبلیغ بھی کریں اور اپنے نمونے بھی دکھائیں تا کہ یہ لوگ جو مغرب میں رہنے والے ہیں یہ مذہب کو سمجھ کے اس کو قبول کریں۔ جب یہ قبول کریں گے اسلام کی تعلیم زیادہ جلدی تعلیم پھیلنی شروع ہو جائے گی ان شاء اللہ۔ اور یہ مطلب بھی ہے تم کہہ رہی ہو یہ بھی ٹھیک ہے کوئی ایسی بات نہیں، لے سکتی ہو یہ مطلب۔ ماشاء اللہ بڑا اچھا پردہ کیا ہوا ہے۔

ایک اَور لجنہ نے سوال کیا کہ مینٹل ہیلتھ کی بیماری کو اس طرح اہمیت نہیں دی جاتی جس طرح دیگر امراض کو دی جاتی ہے اور اس سلسلہ میں حضور انور کی راہنمائی کی درخواست ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی تھوڑا بہت ذہنی ڈپریشن ہو جاتا ہے کسی کو یا کوئی اور ذہنی بیماری ہو جاتی ہے کسی وجہ سے بعض آٹسٹک (autistic) ہو جاتے ہیں بچے یا بڑی عمر میں آ کر بعض دفعہ آٹسٹک ہو جاتے ہیں تو ان کا صحیح طرح علاج ہونا چاہئے ان کی صحیح طرح نگہداشت ہونی چاہئے ان کا خیال رکھنا چاہئے ان کی فکر

کرنی چاہئے اور جو ممکن علاج ہے اس کو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ان کے جذبات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ جو نہیں کرتے وہ بیوقوف لوگ ہوتے ہیں۔ میں تو یہی کہہ سکتا ہوں اور کیا کہوں۔

ایک ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ کیا حضور ہمارے ساتھ اپنی بچپن کی کوئی یاد جو آپ کو اکثر یاد آتی ہو وہ شیئر کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں بچپن کی یادیں بھول گیا ہوں۔ بچپن کی ایسی یادیں نہیں۔ تم لوگوں کی طرح میں یادیں نہیں رکھا کرتا بچپن کی۔ آج کل کے بچوں کو بڑا شوق ہے یادیں رکھنا بچپن کی لیکن بہر حال ایک دفعہ میں چھوٹا سا تھا تو ہمارے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے کہا حضرت خلیفہ ثانی کو ملنا ہے تو مجھے ساتھ لے گئے وہ۔ دن کا وقت تھا اور حضرت خلیفہ ثانی اوپر اپنے گھر کے اوپر فرسٹ فلور میں رہتے تھے نیچے سے مجھے بھیجا جا کے اطلاع کرو۔ یہ نہیں ہے کہ چھوٹا بھائی ہو تو گھر چلے گئے ایک دم۔ جا کے اطلاع کرو کہ میں آیا ہوں ملنے کیلئے۔ حضرت خلیفہ ثانی تھوڑے سے بیمار تھے لیٹے ہوئے تھے تو حضرت چھوٹی آپا تھیں وہاں ان کو میں نے کہا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے بلا لاؤ۔ کرسی رکھ دی۔ حضرت خلیفہ ثانی وہاں لیٹے ہوئے تھے حضرت مرزا شریف احمد صاحب آئے۔ وہ آ کے تو ان سے باتیں کرنے لگے کرسی پہ نہیں بیٹھے انہوں نے کرسی پیچھے ہٹا دی۔ خلیفہ ثانی پلنگ پہ لیٹے ہوئے تھے۔ نیچے دری بچھی ہوئی تھی نیچے بیٹھ گئے مرزا شریف احمد صاحب اور باتیں کرتے رہے اور باتیں تو مجھے یاد نہیں میں چھوٹا سا تھا آٹھ نو سال کا یا دس سال کا ہوں گا۔ تو بہر حال وہ باتیں کر کے اسی طرح اٹھے اور الٹے قدموں واپس چلے گئے بڑا ادب اور احترام اور لحاظ تھا خلیفہ وقت کا باوجود بھائی ہونے کے احترام اور لحاظ کرتے تھے۔ تو ایسی باتیں بعض جو تربیت والی ہیں وہ ذہن میں رہ جاتی ہیں تو یہ بڑی مجھے اچھی طرح نقش ہے میرے ذہن میں اور اسی طرح اور بعض باتیں۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مجھے قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے۔ ان کے پاس تو قرآن شریف نہیں ہوتا تھا لیکن جہاں کہیں میں زبر زیر پیش کی غلطی کرتا تھا نہ فوراً مجھے کہتے تھے یہاں تم نے اس طرح نہیں پڑھا یہاں پیش ہے یہاں زبر ہے اس کو 'آ' کرنا ہے یا اُو کرنا ہے جو آواز نکالنی ہے اس طرح ان لوگوں کو زبانی قرآن کریم (یاد تھا) حافظ نہ ہونے کے باوجود ہر بات اس طرح زبانی یاد تھی۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں تھیں تو یہ پہلا واقعہ تو میں پہلے بھی کہیں بیان کر چکا ہوں۔ پھر یہ کہ ہمارے ہاں بڑے ہیں بغیر اجازت لیے بچوں کو لے جاتے ہیں۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ہمارے دادا نے کبھی مجھے اپنے ساتھ باہر لے کے جانا ہوتا تھا ناں تو پہلے آ کے ہماری والدہ سے پوچھتے تھے کہ اس کو میں ساتھ لے جاؤں باہر۔ انہوں نے اجازت دے دی تو پھر ٹھیک ہے پھر ساتھ لے کر گئے۔ اب یہاں بچوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں دادا دادی نانا نانی اور پتہ بھی نہیں لگتا کہ کہاں گئے بچے۔ تو اس قسم کی حرکتیں نہیں کرتے تھے وہ بزرگ۔

ایک اَور ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ تھیوری آف ایوولیوشن کے بارے میں اسلامی نظریہ کیا ہے اور اس کو ہم ان لوگوں کو کیسے سمجھا سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ ایوولیوشن تو ہوا انسان کا۔ یہ نہیں ہم مانتے جو ڈارون کی تھیوری ہے کہ کیڑا تھا یا بندر تھا یا بیٹل تھا یا جانور تھا تو اس سے انسان بن گیا۔ انسان تھا لیکن اس کی اپنی stages تھیں شروع کی۔ Initial stages میں اسکی بالکل حرکتیں ایسی تھیں جیسے وہ بندر والا cave میں رہنے والا یا جنگلوں میں رہنے والا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کو عقل آتی رہی ڈیویلپمنٹ ہوتی رہی لیکن بندر جو تھا اس سے بندر کی نسل چلی ہے جو انسان تھا اس سے انسان کی نسل ہی چلی۔ تو ایوولیوشن کو تو ہم مانتے ہیں کہ ہوا قرآن کریم میں بھی ہے لکھا ہوا ہے ایوولیوشن ہے اور یہ انسان جو ہے اس حالت میں پہنچا اور ابھی تک ایولیوشن ہو رہا ہے اس لیے ہم تو یہ نہیں کہتے کہ ایوولیوشن نہیں ہوا انسان کا ایوولیوشن ہوا اور اس سٹیج پر پہنچا ابھی مختلف حالتیں پیدا ہوتی جا رہی ہیں لیکن جو بندر تھے وہ بندر تھے، جو بیٹل تھے وہ بیٹل تھے، جو جانور تھے وہ جانور تھے۔ یہ ہم نہیں مانتے کہ ڈارون کی تھیوری صحیح ہے لیکن یہ ہم مانتے ہیں کہ ایوولیوشن ضرور ہوا۔

ایک اَور ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق کیسے جوڑ سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ اپنی روزمرہ کی پنجوقتہ نمازیں اس طرح ادا کریں کہ آپ کو لذت محسوس ہو۔ اگر آپ تیزی سے اپنی نمازیں ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ کسی سہیلی کے گھر جاتی ہیں اور ان کے گھر کی گھنٹی بجاتی ہیں اور باہر کھڑے کھڑے ہی ان کو ملتی ہیں اور تیزی سے واپس چلی جاتی ہیں تو آپ کی وہ سہیلی بھی حیران ہوگی کہ یہ کس قسم کی سہیلی ہے کہ باوجود اس کو اندر بلانے کے یہ اندر نہیں آئی، چائے نہیں پی اور ساتھ میں وقت بھی نہیں گزارا۔ یہ ایک سہیلی کیسے ہوسکتی ہے۔ وہ ہرگز اچھی سہیلی نہیں ہوسکتی۔ اچھے دوست وہ ہوتے ہیں جو اکٹھے بیٹھتے ہیں اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں اور اپنی خوشیاں اور غم ایک دوسرے سے شیئر کرتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ کی عبادت کرنا ہماری تخلیق کا مقصد ہے اس لیے ہمیں اس مقصد کو پورا کرنا چاہئے اور بہترین طریق اس کا یہ ہے کہ تم اپنی پنجوقتہ نمازیں اس طرح ادا کرو کہ تمہیں محسوس ہو کہ تمہارا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اور اللہ تعالیٰ تمہاری دعائیں سن رہا ہے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10/دسمبر 2021)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 11383: مَیں کہکشاں زمزم زوجہ مکرم نعمت اللہ نواز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 8/جون 1992 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ مسرور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے: حق مہر مبلغ -/50,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعمت اللہ نواز | الامۃ: کہکشاں زمزم | گواہ: ایوب علی خان

مسل نمبر 11515: میں عشرت جاوید زوجہ مکرم حشمت جمال راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 14 جولائی 1995 پیدائشی احمدی ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: حق مہر 3 لاکھ روپے اس میں سے خاکسار نے 20000 روپے حاصل کئے ہیں باقی خاوند کے ذمہ ہیں۔ زیور طلائی: 4 عدد انگوٹھیاں 22 کیریٹ قیمت تقریباً 45000 روپے، کانوں کے جھمکے 22 کیریٹ قیمت 40000 روپے، دوعدد کانوں کی بالیاں 22 کیریٹ قیمت 10000 روپے زیور نقرئی: تین عدد انگوٹھیاں 40 گرام قیمت تقریباً 1800 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حشمت جمال | الامۃ: عشرت جان | گواہ: محمد مقبول حامد

مسل نمبر 11516: میں قرن رزاق ولد مکرم محمود احمد آخون صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 5 اپریل 2002 پیدائشی احمدی ساکن کوریل کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02 اگست 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد نائک | العبد: میں قرن رزاق | گواہ: واجد احمد کمہار

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

کریں گے لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوں گے۔ دوسرے اس زمانہ کے مسلمانوں کی حالت بتائی ہے کہ وہ کام کی بجائے کل کی امیدوں پر آ جائیں گے اور ہمیشہ یہ کہیں گے کہ ہم کل یہ کر دکھائیں گے یعنی قوت عملیہ مفقود ہو جائیگی اور ڈراوے اور دھمکیاں رہ جائیں گی اور ہمیشہ کل کا لفظ بولتے رہیں گے کبھی وہ کل آج کی صورت اختیار نہ کرے گا۔ چنانچہ دیکھ لو کہ اس زمانہ میں یہ صداقت ساری مسلمان اقوام کے اعمال سے اس طرح ظاہر ہو رہی ہے کہ افسوس بھی آتا ہے اور تعجب بھی۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ کہہ کر یہ بتایا کہ اگر کبھی جوش میں آ کر ان قوموں کے مقابلہ کا خیال تمہارے دل میں پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو یاد کر لیا کرو کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایک دن مسلمانوں کو ان کے حملہ سے بچائے گا اور غیب سے مسلمانوں کی نجات کے سامان پیدا کرے گا۔ اس لئے الٰہی تدابیر کے سوا دوسری تدابیر کا خیال دل سے نکال دینا چاہئے۔

وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا میں بھی یہ سبق دیا کہ تمہاری ظاہری تدابیر تو سینکڑوں سالوں میں ان اقوام کو تباہ نہیں کر سکتیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بہت جلد ایسے سامان پیدا کر دیگا کہ تم فتنوں سے محفوظ ہو جاؤ۔

افسوس مسلمانوں نے اس نصیحت سے بھی فائدہ نہ اٹھایا اور یورپین اقوام کے مقابلہ پر بار بار جہاد کے اعلانات کر کے اسلام کے رعب کو اور بھی مٹا دیا بلکہ جن خیر خواہوں نے ان کو اس قسم کی باتوں سے روکا ان کو اسلام کا دشمن قرار دیا اور یہ نہ سمجھے کہ جو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف بلاتے ہیں وہ اسلام کے دشمن نہیں بلکہ وہ دشمن ہیں جو باوجود قرآن کریم کے منع کرنے کے پھر بھی غلط طریقہ کو استعمال کرتے چلے جاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 439، مطبوعہ 2010 قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے''

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا''

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

قرآنِ کریم کی پیروی سے انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے جس گہرائی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں قرآن کریم کے مقام اور اہمیت سے آگاہی دی ہے وہی ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کا فہم وادراک دیتی ہے

حقیقت میں روح کی تسلی اور سیری کا سامان اور وہ بات جس سے روح کی حقیقی احتیاج پوری ہوتی ہے قرآن کریم ہی میں ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3 ؍مارچ 2023 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: قرآن کریم کی پیروی سے انسان کو کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قرآنِ کریم کی پیروی سے انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے جس گہرائی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں قرآن کریم کے مقام اور اہمیت سے آگاہی دی ہے وہی ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کا فہم وادراک دیتی ہے۔

سوال: حضور انور نے قرآن مجید کی معرفت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کون سا شعر بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اُس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

سوال: مزید قرآن مجید کی پیروی سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کی پیروی کے نتیجہ میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ تفصیل بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''قرآن شریف کی معجزانہ تاثیرات سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی کامل پیروی کرنے والے درجہ قبولیت کا پاتے ہیں اور ان کی دعائیں قبول ہو کر خدا تعالیٰ اپنی کلامِ لذیذ اور پُررُعب کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دیتا ہے اور خاص طور پر دشمنوں کے مقابل پر ان کی مدد کرتا ہے اور تائید کے طور پر اپنے غیب خاص پر ان کو مطلع فرماتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ دین کس کو قرار دیا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اگرچہ میں دنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور ان کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف اسلام کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہب کی کیا تعریف کی؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے نزدیک مذہب وہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور زندہ اور تازہ قدرتوں کے نظارے سے خدا کو دکھلاوے ورنہ صرف دعویٰ صحت مذہب ہیچ اور بلا دلیل ہے۔

سوال: حقیقی روح کی تسلی اور سیری کا سامان کس سے حاصل ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حقیقت میں روح کی تسلی اور سیری کا سامان اور وہ بات جس سے روح کی حقیقی احتیاج پوری ہوتی ہے قرآن کریم ہی میں ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی بابت لالہ بھیم سین کے نام کیا خط لکھا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی بابت لالہ بھیم سین کے نام خط لکھا کہ: ابھی تھوڑے دن کی بات ہے کہ لیکھرام نامی ایک برہمن جو آریہ تھا، قادیان میں میرے پاس آیا اور کہا کہ وید خدا کا کلام ہے۔ قرآن شریف خدا کا کلام نہیں ہے۔ میں نے اُس کو کہا کہ چونکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ وید خدا کا کلام ہے مگر میں اُس کو اُس کی موجودہ حیثیت کے لحاظ سے خدا کا کلام نہیں جانتا کیونکہ اُس میں شرک کی تعلیم ہے اور کئی اور ناپاک تعلیمیں ہیں۔ مگر میں قرآن شریف کو خدا کا کلام جانتا ہوں کیونکہ اس میں شرک کی تعلیم ہے اور نہ کوئی اور ناپاک تعلیم ہے اور اُس کی پیروی سے زندہ خدا کا چہرہ نظر آجاتا ہے اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں۔

سوال: قرآن کریم کی کون سی چار خوبیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی خوبیوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن کریم کی چار اعجازی خوبیاں ہیں: قرآن شریف کی اعجازی خوبیوں میں سے ایک بلاغت فصاحت بھی ہے جو انسانی بلاغت فصاحت سے بالکل ممتاز اور الگ ہے کیونکہ انسانی بلاغت فصاحت کا میدان نہایت تنگ ہے اور جب تک کسی کلام میں مبالغہ یا جھوٹ یا غیر ضروری باتیں نہ ملائی جائیں تب تک کوئی انسان بلاغت فصاحت کے اعلیٰ درجہ پر قادر نہیں ہو سکتا۔ دوسرے قرآن شریف کی ایک معجزانہ خوبی یہ ہے کہ جس قدر اس نے قصے بیان کئے ہیں درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں ہیں جن کی طرف جابجا اشارہ بھی کیا ہے۔ تیسرے قرآنِ شریف میں یہ معجزانہ خوبی ہے کہ اسکی تعلیم انسانی فطرت کو اسکے کمال تک پہنچانے کیلئے پورا پورا سامان اپنے اندر رکھتی ہے اور مرتبہ یقین حاصل کرنے کیلئے جن دلائل اور نشانوں کی انسان کو ضرورت ہے سب اس میں موجود ہیں۔ چوتھے ایک بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ وہ کامل پیروی کرنے والے کو خدا سے ایسا نزدیک کر دیتا ہے کہ وہ مکالمہ الٰہیہ کا شرف پالیتا ہے اور کھلے کھلے نشان اس سے ظاہر ہوتے ہیں اور تزکیہ نفس اور ایمانی استقامت اس کو حاصل ہوتی ہے اور قرآن شریف کا یہ نکتہ نہایت ہی یادداشت کے لائق ہے کہ مومن کامل پر جو فیضان آسمانی نشانوں کا ہوتا ہے۔

سوال: قرآن مجید کس سے نجات کا ذریعہ ہے؟

جواب: قرآن کریم شرک سے نجات کا ذریعہ ہے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: جو کچھ قرآن شریف نے توحید کا تخم بلاد عرب، فارس، مصر، شام، ہند، چین، افغانستان، کشمیر وغیرہ بلاد میں بویا ہے اور اکثر بلاد سے بت پرستی اور دیگر اقسام کی مخلوق پرستی کا تخم جڑھ سے اُکھاڑ دیا ہے یہ ایک ایسی کارروائی ہے کہ اسکی نظیر کسی زمانہ میں نہیں پائی جاتی۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں ہمیں کیا حاصل ہوگا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مَیں نے آنحضرت ﷺ کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا اس کو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اس کو دکھلاتا ہے کہ مَیں وہی خدا ہوں جس نے زمین وآسمان پیدا کیا تب اسکا ایمان بلندی میں دُور دُور کے ستاروں سے بھی آگے گذر جاتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کون سی چار علتوں کا ذکر کیا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر شے کی چار علتیں ہوتی ہیں: علّتِ فاعلی، علّتِ صُوری، علّتِ مادی، علّتِ غائی۔ اس مقام پر قرآنِ شریف کی چار علتوں کا ذکر کیا۔ علّتِ فاعلی تو اس کتاب کی الٓمّٓ ہے اور الٓمّٓ کے معنے میرے نزدیک اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ یعنی میں اللہ ہوں جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں اور علّتِ مادی ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ہے یعنی یہ کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اور علّتِ صُوری لَا رَيْبَ فِيْهِ ہے یعنی اس کتاب کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا شک وشبہ ہی نہیں۔ جو بات ہے مستحکم اور جو دعویٰ ہے وہ مدلل اور روشن اور علّتِ غائی اس کتاب کی هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ہے یعنی اس کتاب کے نزول کی غرض وغایت یہ ہے کہ متقیوں کو ہدایت کرتی ہے۔

سوال: حضور انور نے بنگلہ دیش، پاکستان، برکینا فاسو اور الجزائر پر جو احمدیوں پر ظلم وستم کر رہے ہیں ان کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اُن کے شر سے بھی محفوظ رکھے اور ان کی پکڑ کے بھی سامان کرے، اب تو ان کیلئے کوئی ہدایت کی دعا نہیں ہو سکتی اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا والی دعا ہی ہے جو ان کیلئے ہمارے منہ سے نکلتی ہے، دل سے نکلتی ہے۔

......☆......☆......☆......

یہ فخر قرآن شریف ہی کو ہے کہ جہاں وہ دوسرے مذاہب باطلہ کا رد کرتا ہے اور ان کی غلط تعلیموں کو کھولتا ہے وہاں اصلی اور حقیقی تعلیم بھی پیش کرتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 10 ؍مارچ 2023 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا اعجاز بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ قرآن شریف کا اعجاز یہ ہے کہ اس میں سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہیں کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہیں جا سکتا لیکن اس کے باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت وبلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔

سوال: قرآن شریف کو کیا فخر حاصل ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ فخر قرآن شریف ہی کو ہے کہ جہاں وہ دوسرے مذاہب باطلہ کا رد کرتا ہے اور انکی غلط تعلیموں کو کھولتا ہے وہاں اصلی اور حقیقی تعلیم بھی پیش کرتا ہے۔

سوال: جب انسان قرآن مجید پر ایمان لا کر اسے اپنی ہدایت کے لیے دستور العمل بناتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب انسان قرآن مجید پر ایمان لا کر اسے اپنی ہدایت کیلئے دستور العمل بناتا ہے تو وہ ہدایت کے اُن اعلیٰ مدارج اور مراتب کو پالیتا ہے جو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (البقرۃ: 3) میں مقصود رکھے ہیں۔ قرآن شریف کی اس علت غائی کے تصور سے ایسی لذت اور سرور آتا ہے کہ الفاظ میں ہم اس کو بیان نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور قرآن مجید کے کمال کا پتہ لگتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیا وید میں کوئی ایسی شرتی ہے جو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کا مقابلہ کرے۔ اگر زبانی اقرار کوئی چیز ہے یعنی اس کے ثمرات اور نتائج کی حاجت نہیں تو پھر ساری دنیا کسی نہ کسی رنگ میں خدا تعالیٰ کا اقرار کرتی ہے۔ اور بھگتی، عبادت، صدقہ خیرات کو بھی اچھا سمجھتی ہے اور کسی نہ کسی صورت میں ان باتوں پر عمل بھی کرتی ہے۔

سوال: قرآن کریم کی تعلیم ایک کامل تعلیم ہے اس بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زمانہ ضرورت بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اَور دلیل ہے اور انجام اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ میں فرما دیا۔ گویا یہ بابِ نبوت کی دوسری فصل ہے۔ اکمال سے یہی مطلب نہیں کہ سورتیں اتار دیں بلکہ تکمیل نفس اور تطہیر قلب کی۔ وحشیوں سے انسان پھر اس کے بعد عقلمند اور بااخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنا دیا اور تطہیر نفس، تکمیل اور تہذیبِ نفس کے مدارج طے کرا دیئے اور اسی طرح پر کتاب اللہ کو بھی پورا اور کامل کر دیا۔ یہانتک کہ کوئی سچائی اور صداقت نہیں جو قرآن شریف میں نہ ہو۔ میں نے اگنی ہوتری کو بارہا کہا کہ کوئی ایسی سچائی بتاؤ جو قرآن شریف میں نہ ہو مگر وہ نہ بتا سکا۔ ایسا ہی ایک زمانہ مجھ پر گذرا ہے کہ میں نے بائبل کو سامنے رکھ کر دیکھا۔ جن باتوں پر عیسائی ناز کرتے ہیں وہ تمام سچائیاں مستقل طور پر اور نہایت ہی اکمل طور پر قرآن مجید میں موجود ہیں مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کو اس طرف توجہ نہیں۔ وہ قرآن شریف پر تدبر ہی نہیں کرتے اور نہ ان کے دل میں کچھ عظمت ہے ورنہ یہ تو ایسا فخر کا مقام ہے کہ اسکی نظیر دوسروں میں ہے ہی نہیں۔

سوال: کیا قرآن کریم حدیث پر قاضی ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ قرآنِ کریم حدیث پر قاضی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے: ایک اَور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں حالانکہ یہ غلط بات ہے۔ قرآن شریف ایک یقینی مرتبہ رکھتا ہے اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے۔ حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے۔ ہاں حدیث قرآن شریف کی تشریح ہے۔ اس کو اپنے مرتبہ پر رکھنا چاہئے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے کہ قرآن شریف کے مخالف نہ پڑے اور اس کے مطابق ہو لیکن اگر اس کے مخالف پڑے تو وہ حدیث نہیں بلکہ مردود قول ہے۔ لیکن قرآنِ شریف کے سمجھنے کے واسطے حدیث ضروری ہے۔ قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عملی رنگ میں کر کے اور کرا کے دکھا دیا اور ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا تو اسلام سمجھ میں نہ آ سکتا لیکن اصل قرآن ہے۔ بعض اہلِ کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ایسی احادیث سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوئیں یا موجودہ احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فصاحت قرآن کے بارے میں کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن شریف ...... عبارت میں اس قدر فصاحت اور موزونیت اور لطافت اور نرمی اور آب و تاب رکھتا ہے کہ اگر کسی سرگرم نکتہ چین اور سخت مخالفِ اسلام کو کہ جو عربی کی املاء انشاء میں کامل دستگاہ رکھتا ہو حاکم باختیار کی طرف سے یہ پُرتہدید حکم سنایا جائے کہ اگر تم مثلاً بیس برس کے عرصے میں کہ گویا ایک عمر کی میعاد ہے۔ اس طور پر قرآن کی نظیر پیش کر کے نہ دکھلاؤ کہ قرآن کے کسی مقام میں سے صرف دو چار سطر کا کوئی مضمون لے کر اسی کے برابر یا اس سے بہتر کوئی نئی عبارت بنا لاؤ۔ جس میں وہ سب مضمون معہ اپنے تمام دقائق حقائق کے آ جائے اور عبارت بھی ایسی بلیغ اور فصیح ہو جیسی قرآن کی تو تم کو اس عجز کی وجہ سے سزائے موت دی جاوے گی تو پھر بھی باوجود سخت عناد اور اندیشہ رسوائی اور خوف موت کی نظیر بنانے پر ہرگز قادر نہیں ہو سکتا اگرچہ دنیا کے صدہا زبان دانوں اور انشا پردازوں کو اپنے مددگار بنا لے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید قرآن کریم کی فصاحت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگوں کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس میں سوائے قافیہ بندی کے اَور کچھ نہیں ہوتا۔ جیسے ایک عرب نے لکھا ہے سَافَرْتُ اِلٰی رُوْمٍ وَ اَنَا عَلٰی جَمَلٍ مَاْلُوْمٍ۔ میں روم کو روانہ ہوا اور میں ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جسکا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہیں۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے کہ اس میں سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہیں کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہیں جا سکتا لیکن اسکے باوجود اسکے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔

سوال: سیدھی اور سچی اور سادہ عام فہم منطق کس میں ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: سیدھی اور سچی اور سادہ عام فہم منطق وہ ہے جو قرآن شریف میں ہے اس میں کوئی پیچیدگی نہیں۔ ایک سیدھی راہ ہے جو خدا تعالیٰ نے ہم کو سکھلا دی ہے۔ چاہئے کہ آدمی قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ اسکے امر اور نہی کو جدا جدا دیکھ رکھے اور ان پر عمل کرے اور اسی سے وہ اپنے خدا کو خوش کر لے گا۔

سوال: قرآن کریم حقیقی خدا کو پیش کرتا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہیں کیا جو ایسی ناقص صفات والا ہو کہ نہ وہ روحوں کا مالک ہے نہ ذرات کا مالک ہے نہ ان کو نجات دے سکتا ہے نہ کسی کی توبہ قبول کر سکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کی رو سے اس خدا کے بندے ہیں جو ہمارا خالق ہے ہمارا مالک ہے، ہمارا رازق ہے، رحمان ہے، رحیم ہے، مالک یوم الدین ہے، مومنوں کے واسطے یہ شکر کا مقام ہے کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اس کی صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ ☆☆☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/جولائی 2023ء بروز سوموار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم چودھری بشیر احمد صاحب (Bristol، یو.کے)

20/جولائی 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم تقریباً ڈیڑھ سال پہلے پاکستان سے آئے تھے۔ آپ نے شورکوٹ میں بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء میں آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ شورکوٹ کی مسجد اور مربی ہاؤس اپنی زمین پر بنا کر جماعت کو پیش کیا۔ جب وہاں قبرستان کا مسئلہ ہوا تو آپ نے نو کنال زمین خرید کر جماعت کو پیش کی۔ آپ پیشہ کے لحاظ سے پٹواری تھے۔ آپ کو ربوہ میں جماعتی دفاتر میں بھی خدمت کا موقع ملا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم محمد افضل ظفر صاحب (مربی سلسلہ کینیا) کے سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم بشارت اللہ مہر صاحب
ابن مکرم الحاج اللہ بخش صاحب (کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ)

27/مارچ 2023ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، قبولیت دعا پر یقین رکھنے والے، دینی اور اخلاقی لحاظ سے اعلیٰ پائے کے شفیق اور نیک مخلص انسان تھے۔ آپ نے مظفر گڑھ اور ملتان میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1976-1975ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سٹوڈنٹ یونین کے صدر بھی رہے۔ خلافت سے بے حد محبت تھی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے اور 20 بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم بشیر احمد پرویز صاحب
ابن مکرم راج ولی صاحب (دوالمیال حال امریکہ)

13/مئی 2023ء کو 89 سال کی عمر میں امریکہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے نانا مکرم مستری غلام احمد صاحب (آف دوالمیال) کے ذریعہ سے آئی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، صابر و شاکر، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ 1979ء میں جرمنی آ گئے تھے اور وہاں مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ گو مبلغ نہ تھے مگر زندگی ایک سادہ اور فدائی مبلغ کی طرح گزاری۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(3) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ
اہلیہ مکرم پیر افتخار احمد تاج صاحب مرحوم (ربوہ)

3/جون 2023ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، جماعتی خدمت میں پیش پیش رہنے والی ایک نیک پارسا مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔ آپ مکرم چودھری نصیر احمد صاحب (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ) کی خالہ اور مکرم چودھری ناز احمد ناصر صاحب (واقف زندگی کارکن دفتر وکالت تبشیر یوکے) کی ماموں زاد بہن تھیں۔

(4) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ (آسٹریلیا)

10/جون 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت غلام محمد گوندل صاحب رضی اللہ عنہ (چک نمبر 99 شمالی سرگودھا) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، چندوں میں باقاعدہ، نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ 2008ء سے آسٹریلیا میں اپنے بیٹے کے پاس رہ رہی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرمہ امۃ المجیب طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان احمد قمر صاحب (کارکن جامعہ احمدیہ جرمنی)

12/جون 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم فہیم الدین ناصر صاحب (مبلغ سلسلہ رومانیہ) کی بہن تھیں۔

(6) مکرمہ نصیرہ رشید صاحبہ
اہلیہ مکرم ملک محمد عبدالرشید صاحب (مسی ساگا، کینیڈا)

15/جون 2023ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کے والد مکرم نذر محمد صاحب مرحوم (آف بھاٹی گیٹ لاہور) حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے خود احمدی ہوئے تھے۔ مرحومہ کے بڑے بھائی جمال احمد 17 برس کی عمر میں 1953ء کے فسادات میں شہید ہو گئے تھے۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور خلافت سے والہانہ محبت و عقیدت رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مختلف جماعتی خدمات کے علاوہ ایک طویل عرصہ تک مسی ساگا جماعت میں بطور سیکرٹری ضیافت خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے شامل ہیں۔ ایک بیٹے مکرم شمعون رشید صاحب (واقف زندگی) جماعت کینیڈا کے شعبہ جائیداد میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(7) مکرمہ مسعودہ خانم صاحبہ
اہلیہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب (میری لینڈ امریکہ)

23/جون 2023ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ملک علی حیدر صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، محنتی، نافع الناس، ایک نیک ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ لمبی بیماری کو بہت صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆☆☆

HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا　اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE
(SINCE 1964) ﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾
قادیان دارالامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔
(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)
contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681
e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 28 - September - 2023 Issue. 39

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ○ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ○

اہل روم مغلوب کئے گئے قریب کی زمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر ضرور غالب آجائیں گے

یہ کیسی حیرت انگیز اور جلیل القدر پیشگوئی ہے، جس طرح یہ پیشگوئی کی تھی اسی طرح بدر کے روز یہ پوری ہوگئی ادھر رومی غالب آئے اور ادھر مسلمانوں کو فتح ہوئی (حضرت مسیح موعودؑ)

تاریخ روم کے مصنفین کو کیا معلوم کہ اس خونی معرکہ سے دُور ایک پیغمبرانہ ہاتھ رومیوں کی مدد کیلئے دراز تھا اور وہی اس انقلاب اور تغیر کا سب سے بڑا روحانی سبب تھا (ایڈورڈ گبن)

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/ستمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کچھ عرصہ پہلے غزوۂ بدر کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق میں واقعات بیان کیے تھے۔ آج بدر کے حوالے سے ہی بعض متعلقہ واقعات پیش کروں گا جن کا تاریخ میں ذکر ہے اور جاننا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ پہلے خطبات میں ذکر ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک میدان بدر میں مقیم رہے اور تیسرے روز آپؐ نے سواریوں کے کجاوے کسنے کا ارشاد فرمایا۔

میدان بدر سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ کو مدینے کی جانب بدر کی فتح کی خوشخبری کا پیغام دیتے ہوئے بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف واپسی کا سفر شروع کیا۔

اس فتح نصیب قافلے میں قریش مکہ کے ستر قیدی بھی ساتھ تھے۔ کتب تاریخ میں مذکور ہے کہ ان میں سے دو قیدیوں نَضر بن حارِث اور عُقبَہ بن اَبی مُعَیط کو جنگی جرائم کے تحت راستے میں ہی قتل کر دیا گیا لیکن اس پر سب تاریخ دانوں کا اتفاق نہیں ہے۔ علامہ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام صَفْراء پر پہنچے تو نَضر بن حارِث کو حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا۔ ان کی بہن نے اپنے بھائی کی موت پر دردناک اشعار کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان اشعار کا علم ہوا تو آپؐ بہت روئے اور فرمایا کہ اگر یہ اشعار نَضر کے قتل سے پہلے مجھ تک پہنچتے تو میں اُس کو معاف کر دیتا۔ بعض سیرت نگار اس کی تردید کرتے ہیں اور بعض نضر کے قتل کے واقعہ کی ہی تردید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے سیرت خاتم النبیین میں ذکر کیا ہے کہ بعض مؤرخین نے قید ہونے والے رؤساء میں عُقبَہ بن اَبی مُعَیط کا نام بھی بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ حالت قید میں قتل کیا گیا تھا مگر یہ درست نہیں ہے۔ حدیث اور تاریخ میں نہایت صراحت کے ساتھ یہ وضاحت آتی ہے کہ عُقبَہ بن اَبی مُعَیط میدان جنگ میں قتل ہوا تھا اور اُن رؤسائے مکہ میں سے تھا جن کی لاشیں ایک گڑھے میں دفن کی گئی تھیں البتہ نَضر بن حارِث کا قتل ہونا اکثر روایات سے ظاہر ہوتا ہے اور اس کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مکہ میں بے گناہ مسلمانوں کے قتل کے براہ راست ذمہ دار تھے لیکن یہ یقینی ہے کہ اگر کوئی شخص قتل ہوا تو وہ نَضر بن حارِث تھا جو قصاص میں قتل ہوا۔

غزوۂ بدر میں مشرکین کے بڑے بڑے سرداروں سمیت ستر کفار مارے گئے اور ستر ہی قیدی بنائے گئے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے بدر کے دن ایک سو چالیس آدمیوں کا نقصان کیا تھا یعنی ستر قیدی اور ستر مقتول ہوئے۔

صحابہ کرام ان قیدیوں سے بہت حسن سلوک سے پیش آتے تھے اور ان میں سے کچھ خوش نصیب قیدی ایسے تھے جو اسلام کی تعلیمات اور صحابہ کے اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے تھے۔

بدر کی جنگ کیساتھ ایک تعلق رومی سلطنت کی فتح کا بھی ہے۔ نبوت کے پانچویں سال سے سورۃ روم نازل ہوئی جس میں رومی سلطنت کے غلبہ کی بابت پیشگوئی کی گئی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ کے اطراف میں اس سورۃ کی ان آیات کو پڑھتے ہوئے اعلان کرنے لگے کہ الٓمّٓ ○ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ○ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ○ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ۔ یعنی اہل روم مغلوب کئے گئے قریب کی زمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر ضرور غالب آجائیں گے تین سے نو سال کے عرصہ تک۔

مشرکین مکہ پسند کرتے تھے کہ اہل فارس، اہل روم پر غالب آجائیں کیونکہ دونوں بت پرست تھے۔ اور مسلمان پسند کرتے تھے کہ اہل روم اہل فارس پر غالب آجائیں اس لئے کہ دونوں اہل کتاب تھے۔ حضرت ابوبکر نے اس کا ذکر مشرکین سے کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کر لو یعنی شرط رکھ لو۔ اگر ہم غالب آ گئے تو ہمارے لئے یہ اور یہ ہوگا اور اگر تم غالب آ گئے تو تمہارے لئے یہ اور یہ ہوگا تو انہوں نے پانچ سال کی مدت رکھی اور ایک روایت کے مطابق چھ سال کی مدت رکھی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر اور ابوجہل کے درمیان شرط لگ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں بِضْعٌ کا لفظ ہے اور بِضْعٌ تو نو برس یا سات برس پر اطلاق پاتا ہے۔ پس مدت کو بڑھا دو۔ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اہل روم غالب آ گئے۔

شعبی کہتے ہیں کہ اس وقت شرط لگانا حلال تھا۔ حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن واقعات کی پیشگوئی کی ہے ان میں ایک صاف اور صریح اور معرکۃ الآراء غلبہ روم کی پیشگوئی تھی۔ عرب کے دونوں اطراف میں روم اور فارس کی حکومتیں قائم تھیں اس وقت تہران کا تاجدار خسرو اور روم کا فرمانروا ہرقل تھا۔ ان دونوں سلطنتوں میں ایک مدت سے معرکہ آرائیوں کا سلسلہ قائم تھا۔ بعثت نبوی کے پانچویں سال 614 عیسوی میں ان دونوں ہمسایہ سلطنتوں میں ایک خونریز جنگ شروع ہوگئی۔ ایرانیوں نے دوطرفہ حملہ کیا۔ ایک طرف تو وہ دجلہ اور فرات کے کنارے سے شام کی طرف بڑھے اور دوسری طرف ایشیائے کوچک کی جانب آذربائیجان سے آرمینیہ ہو کر موجودہ اناطولیہ میں داخل ہو گئے اور دونوں طرف سے رومیوں کو پیچھے ہٹاتے ہٹاتے سمندر میں ان کو دھکیل دیا۔ شام کی سمت میں انہوں نے یکے بعد دیگرے اس ارض مقدس کا ایک ایک شہر رومیوں سے چھین لیا۔ 614 عیسوی میں فلسطین اور اس کا مقدس شہر یروشلم ایرانیوں کے زیر سایہ آ گیا۔ کلیسوں کو مسمار کر دیا گیا۔ مذہبی شعائر کی توہین کی گئی۔ ایرانی فتوحات کا سیلاب اس سے آگے بڑھ کر 616 عیسوی میں پورے وادی نیل یعنی مملکت مصر پر محیط ہو گیا اور آخر اسکندریہ کے ساحل پر جا کر تھما اور دوسری طرف تمام ایشیائے کوچک کو زیروزبر کرتا ہوا باسفورس کے ساحل پر جا کر رکا اور قسطنطنیہ کی دیواروں سے جا ٹکرایا۔ اور اب رومیوں کے بجائے عراق و شام اور فلسطین و مصر و ایشیائے کوچک کے وسیع علاقوں میں ایرانی حکومت قائم ہوگئی۔ رومی سلطنت کی اس تباہی کو دیکھ کر رومی شہنشاہ کی وسیع مملکت میں بغاوتیں کھڑی ہو گئیں۔ افریقہ میں بھی شورش ہوئی۔ خود قسطنطنیہ کے قریب یورپ میں مختلف قومیں قتل و غارت گری میں مصروف ہو گئیں۔ غرض اس وقت سلطنت روما کے پرزے پرزے اڑ گئے تھے۔ جنگ کا نتیجہ جب ایسا خلاف امید ظاہر ہوا تو مسلمانوں کو یقیناً رنج اور کفار کو مسرت حاصل ہوئی اور انہوں نے مسلمانوں کو طعنہ دیا کہ جس طرح ہمارے بھائی غالب ہوئے ہیں اسی طرح اگر تم ہم سے لڑتے تو ہم بھی غالب ہوتے۔ اس وقت رومیوں کی افسوسناک حالت تھی وہ اپنے مشرقی مقبوضات کا ایک ایک چپہ کھو چکے تھے۔ خزانہ خالی تھا فوج منتشر تھی ملک میں بغاوتیں پیدا تھیں۔ شہنشائے روم ہرقل ہمہ تن عیاش بے پرواہ سست اور مبتلائے اوہام تھا۔ رومی قاصد شہنشائے ایران کے دربار میں مصالحت کا پیغام لے کر گیا تو مغرور خسرو نے جواب دیا کہ خود ہرقل زنجیروں میں بندھا ہوا میرے تخت کے نیچے چاہئے۔ مَیں اس وقت تک صلح نہیں کروں گا جب تک شہنشائے روم اپنے مصلوب خدا کو چھوڑ کر سورج دیوتا کے آگے سر نہ جھکائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تفصیل میں نے اس لئے بیان کی ہے کہ پیشگوئی کی جو شان ہے اس کا پتہ لگے۔ جب رومیوں کی حالت بد سے بدتر تھی تب اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کی کہ: میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ اہل روم مغلوب کئے گئے قریب کی زمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر ضرور غالب آجائیں گے۔ تین سے نو سال کے عرصہ تک۔ حکم اللہ ہی کا چلتا ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی اور اس دن مؤمن بھی اپنی فتوحات سے بہت خوش ہوں گے جو اللہ کی نصرت سے ہوگی۔ وہ نصرت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہ کامل غلبہ والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اس پیشگوئی کا پورا ہونا ناقابل یقین تھا۔ مسلمانوں اور کافروں کو بڑی شدت سے واقعات کے پہلو کا انتظار تھا۔

عرب کے نبی امی کی پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی اور عین اس وقت جب مسلمانوں نے بدر کے میدان میں قریش کو شکست دی رومیوں نے ایرانیوں پر غلبہ حاصل کیا۔ مشرقی مقبوضات کا ایک ایک شہر واپس لے لیا اور ایرانیوں کو باز فورس اور نیل کے کناروں سے ہٹا کر پھر دجلہ و فرات کے ساحلوں کی طرف دھکیل دیا۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کی صداقت کے اثر نے دنیا کو محو حیرت کر دیا۔ قریش کے بہت سے لوگ اس صداقت کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے اور واقعہ کے ساڑھے بارہ سو برس کے بعد ایڈورڈ گبن اس حیرت ناک پیشگوئی کی سچائی سے متحیر ہو کر کہتا ہے۔

اس حیرت ناک تغیر اور اس کے اسباب کی تفصیل میں تاریخ روم کے مصنفین نے عجیب عجیب باتیں پیدا کی ہیں لیکن انہیں کیا معلوم کہ اس خونی معرکہ سے دور ایک پیغمبرانہ ہاتھ رومیوں کی مدد کے لئے دراز تھا اور وہی اس انقلاب اور تغیر کا سب سے بڑا روحانی سبب تھا۔ علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں: اس فتح کی تکمیل کے بعد ہرقل وہی سست اور عیاش قیصر بن گیا جو پہلے تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دست قدرت نے صرف اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے چند سال کے واسطے اس کے دل و دماغ کو بیدار کیا اور دست و بازو کو ہوشیار کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: غور کر کے دیکھو کہ یہ کیسی حیرت انگیز اور جلیل القدر پیشگوئی ہے ایسے وقت میں یہ پیش گوئی کی گئی جب مسلمانوں کی کمزور اور ضعیف حالت خود خطرے میں تھی نہ کوئی سامان تھا نہ طاقت تھی ایسی حالت میں مخالف کہتے تھے کہ یہ گروہ بہت جلد نیست و نابود ہو جائے گا مدت کی قید بھی اس میں لگا دی اور پھر یومئذ یفرح المؤمنون کہہ کر دوہری پیشگوئی بنا دی یعنی جس روز رومی فارسیوں پر غالب آئیں گے اسی دن مسلمان بھی بامراد ہو کر خوش ہوں گے چنانچہ جس طرح یہ پیشگوئی کی تھی اسی طرح بدر کے روز یہ پوری ہو گئی ادھر رومی غالب آئے اور ادھر مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم فراز عبدالواحد صاحب آف یوکے کا ذکر خیر فرمایا جو عراق الاصل تھے اور 2012ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad